یا ایہا النبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ...

... رسولہ الکریم

... اللہ واشہد

... بروز پیر

... ہوئی -

... اور

خطباتِ نبوی

جس میں

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ تمام خطبات متبرکہ جو مدت العمر میں آپ نے مختلف موقعوں پر ارشاد فرمائے

(مع ضروری حالات وواقعات)

مرتبہ و مترجمہ

مولوی محمد سعید صاحب مؤلف مکتوبات نبوی

۱۹۴۳ء

کارپردازان دائرۃ المعارف لاہور نے شائع کی

بار اول — تعداد ۱۰۰۰ — قیمت ۸/

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام مولوی عبدالرشید منیجر کے چھپی۔

Marfat.com

سیم

...وعدہ کیا تھا کہ عنقریب ...
...حمد للہ کہ آج یہ وعدہ وفا ہوتا ہے،
...یں پیش کرتا ہوں،
...م کے خطبات کی تدوین سے میری غرض
...نصائح کو غور سے پڑھیں، ان کو عمل میں لائیں، اور ان
...نتائج سے مستفید ہوں کہ امت مسلمہ کیلئے آنحضرت ہی کے کل...
...ت سب سے بڑھکر موجب ہدایت و برکت ہیں، ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
ہندوستان کی مساجد میں ہر جمعہ نماز ہوتی ہے، امام خطبہ دیتا ہے،
وہ خطبات جو قرآن مجید و حدیث پر مبنی ہوں، موجب رشد و ہدایت ہیں، مگر کیا
اچھا ہو کہ مساجد کے خطیبوں کے خطبے خطبات نبوی کے انداز پر ہوں اور سب
خطیب مشکوٰۃ نبوی ہی سے اقتباس کیا کریں، اس لئے میں چاہتا ہوں، کہ
ہندوستان کی ہر ایک مسجد کے امام صاحب کے پاس خطبات نبوی کی ایک جلد ہو
وہ ان خطبات کو غور سے پڑھیں، اور حسب ضرورت لوگوں کو ارشادات نبوی سمجھائیں،
آخیر میں التجا ہے کہ اگر کسی صاحبدل کو میری یہ خدمت پسند آئے
تو وہ میرے لئے دعا خیر کریں، کہ یہی حاصل دنیا ہے،

مگر صاحبدلے روزے برحمت
کند بر حال این مسکین دعائے

نیاز مند محمد عبد اللہ خاں مینیجر بیت العلوم و دائرۃ المعارف پوسٹ بکس ۱۵ لاہور

135847

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَلحَمدُ لِاَھلِہٖ وَالصَّلٰوۃُ لِاَھلِھَا ۔ اَشھَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ

حضور خاتم الانبیا محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۶۱۶۳ھ [1] بعد از ہبوط آدم علیہ السلام بمقام مکہ [2] ظہور پذیر ہوئی۔ اور خدمت قابلہ اس دُرِ بے بہا کی خدا نے ایک بانصیب عورت شفا نامی مادر عبد الرحمٰن بن عوف کو عنایت کی۔

جوں ہی قابلہ کا ہاتھ مولود مسعود کے جسم اطہر پر پڑا تو غیب سے ندا آئی۔ یَرحَمُکِ اللّٰہُ رَبُّکِ (تیرا خدا تیرے پر رحم کرے) اور معًا اس کو ایک ایسا نور دکھائی

[1] بعض مؤرخین نے آپکی ولادت ۹۔ ربیع الاول بعض نے ۱۷ ربیع الاول قرار دی ہے۔ مگر ہم نے مشہور روایت پر اعتماد کرکے ۱۲ ربیع الاول لکھی ہے اور بعض نے شب جمعہ لکھا اور بعض نے پیر کا دن قبل از طلوع آفتاب لکھا۔ جیسا کہ ہم نے بھی پیر کا دن ہی لکھا ہے ۱۲ منہ

[2] آپ کی ولادت علی الصباح بتاریخ مذکورہ بالا ۲۸ نیساں۔ ۲۰ دیں شباط رومی اور ۱۷ دیماہ فرس واقعہ فیل سے پچپن روز بعد۔ کوچہ ارقاق المولد میں جو کہ بنی ہاشم کے محلہ کی ایک گلی ہے۔ مکان محمد بن یوسف نامی میں واقعہ ہوئی۔ چنانچہ یہ مکان حضور کو وراثت میں ملا۔ اور آپ نے عقیل بن ابی طالب کو اپنی زندگی میں بخشدیا۔ عقیل کی اولاد نے اس مکان کو یوسف ثقفی برادر حجاج (گورنر بغداد) کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ چنانچہ یوسف مذکور نے اس مکان کو اپنے مکان بیضا نامی میں شامل کرلیا۔ جب ہارون الرشید تخت پر متمکن ہوا۔ (بقیہ حاشیہ برصفحہ ۲)

6598

دیا کہ جو زمین و آسمان پر چھا گیا۔ ازیں قبیل اور بہت سے امور وقوع پذیر ہوئے جنکو ہم بخوفِ طوالت ترک کرتے ہیں۔ ایک بُت کو تین دفعہ گرنے پر نصب کیا گیا بالآخر تیسری دفعہ بتوں کی زبانِ حال کی شرح اشعارِ ذیل میں غیب سے ہوئی۔

تَرَدَّی لِمَوْلُوْدٍ اَضَاءَتْ بِنُوْرِہٖ — ہم غیرت میں ڈوبے جاتے ہیں اس مولود کے کہ جس
جَمِیْعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ — کے نور سے شرق غرب کی وادیاں منور ہوگئیں۔
وَخَرَّتْ لَہُ الْاَوْثَانُ طُرًّا وَّاَرْعَدَتْ — اور سب کے سب بت مُنہ کے بل گر پڑے
قُلُوْبُ مُلُوْکِ الْاَرْضِ جَمْعًا مِّنَ الرُّعْبِ — اور اس کے رعب سے روئے زمین کے بادشاہ کانپ رہے ہیں +

اس رات کو مکہ و مدینہ میں اس قدر شہب ثواقب ہُوا کہ لوگ تماشہ دیکھتے اور حیرت میں ڈوبے جاتے۔ اہل علم کسی بڑے تغیر کو یقینی خیال کرتے۔ چنانچہ قریش نے ولید بن مغیرہ سے اس کی بابت دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ کوئی عظیم معاملہ یا واقعہ ہونے والا ہے یا ہو چکا ہے۔ اور یوسف یہودی نے جو مکہ معظمہ میں مقیم تھا اُس نے ان شہب ثواقب سے یہ نتیجہ نکالا کہ یہ تمام علامات پیغمبر آخر الزمان کے پیدا ہونے کی ہیں۔ چنانچہ اُس نے بعد تفتیش معلوم کر لیا کہ آج قریش میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ اور اُس نے اُس مولود سعید کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ دیکھ کر بول اُٹھا۔ ھٰذا نبی السیف یہ تلوار والا نبی ہے۔ اور کہا کہ اب نبوۃ بنی اسرائیل کی رخصت ہوئی۔

بقیہ حاشیہ صلہ اور یوسف کی معاند ہونے سے مکہ معظمہ میں حج کو گئی تو ہارون نے اس سے وہ مکان خرید کر اس میں مسجد بنادی اور ۵۷۶ھ میں ملک مظفر والی یمن نے اس مسجد کی عمارت کو اور بھی مکمل اور مزین کیا اور اب تک ساکنین خیر البلاد مکہ معظمہ یوم ولادت حضور کو اس مسجد میں مناتے اور زیارت کو جاتے اور غربا و فقرا میں کھانا تقسیم کرتے اور خوشی مناتے ہیں۔ ناسخ التواریخ

Marfat.com

انہیں دنوں میں وہ عاشق رسول جو اسلامی دنیا میں حسان بن ثابت کے نام سے معروف ہوا۔ سات برس کی عمر میں مدینہ منورہ کی گلیوں میں پڑا کھیلا کرتا۔ اُس نے ایک روز کیا دیکھا کہ یہود کا ایک مقتدر عالم نہایت بلند آہنگی سے لوگوں کو جو اُس کے گرد جمع تھے کہہ رہا ہے کہ لوگو کل ستارہ احمد نکل آیا ضرور ہے کہ وہ یعنی احمد نام پانیوالا آج پیدا ہو

طرفہ بات یہ ہے کہ اس عالم شخص نے حضور کا دعوٰے نبوۃ سُنکر انکار کیا اور انکار پر ہی مرا۔ سچ ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست　　تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اسیطح ابوقیس بن عدی مدنی نے جو عیسائی مذہب اختیار کر چکا تھا۔ یہ خبر سنی۔ تو کہا کہ بیشک ستارہ احمدؐ نکل چکا۔ اور اسی کے انتظار میں میں نے رہبانیت کر رکھی ہے چنانچہ یہ بانصیب شخص حضور کی ہجرت پر مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا۔ اور عمر کے لحاظ سے پیرِ فرتوت تھا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط

حاصل الامر بعد از ولادت ابوطالب نے اس گوہر بے بہا کا (بروایت بعض) عقیقہ کیا۔ دادا نے آپ کا نام محمدؐ اور والدہ نے ایک رویا کی بنیاد پر احمد رکھا۔

آپ اپنی والدہ ماجدہ (آمنہ) کا دودھ نوش فرماتے۔ بعد از عقیقہ ثوبیہ نامی ابولہب کی لونڈی نے آپ کو دودھ پلایا۔ جبکہ اس کی گود میں اس کا لڑکا مسروحؓ نامی تھا اور حضور کا رضاعی بھائی قرار پایا

اسی ثوبیہ نے ابولہب کو اس مولود مسعود کی ولادت کی اطلاع اور مبارکباد دی جسپر ابولہب نے اس خوشخبری میں اس کو آزاد کیا۔ ثوبیہ نے آپکو محض تین

مہینے دودھ پلایا۔ اور ازاں بعد حسب دستور عرب حلیمہ نامی قبیلہ بنی سعد کی ایک عورت کے بغرض رضاعت آپ سپرد کئے گئے۔ حلیمہ کے آنے اور واپس جانے میں جو کچھ برکات اور نشانات اُس نے اور دوسرے لوگوں نے دیکھے وہ کتب سیرت میں مسطور ہیں۔ جنکو بخوف طوالت نظر انداز کیا جاتا ہے۔

بزرگ عبدالمطلب نے جب اس مرضعہ کا نام اور قبیلہ دریافت کیا تو اُس نے حلیمہ سعدیہ بتلایا تب عبدالمطلب نے تفاؤل کے طور پر فرمایا

بَخٍ بَخٍ خَصْلَتَانِ جَیِّدَتَانِ سَعْدٌ وَحِلْمٌ فِیْهِمَا عِزُّ الدَّهْرِ وَعِزُّ الْاَبَدِ } واہ واہ دونوں خصلتیں سعد و حلم ایسی ہیں جن میں دائمی عزت ہے۔

آپ نے اسکو چار ہزار درہم اور دس چادریں اور چار کنیزیں عطا کیں اور بچہ کو اُٹھا کر سات دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کرایا۔ اور خدائے واحد کو شاہد کرتے ہوئے حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا۔ وہ دو سال کی مدت رضاعت پوری کر کے آپ کو واپس مکہ میں لائی۔ مگر آپ کی والدہ مکرمہ نے مکہ کی نسبت وہاں کی آب و ہوا کو ترجیح دیتے ہوئے حلیمہ کے ہمراہ پھر واپس بھیجدیا۔ یہ آفتاب برج نبوت چندے اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریاں بھی چراتا رہا۔

وہاں سے واپس ہو کر ماں کی گود کی چندے بہار دیکھی اور جب چھٹا سال سنہ شریف کا آیا تو آپ کی والدہ ماجدہ نے سفر یثرب اختیار کیا۔ اور وہاں سے واپسی کے وقت اُس نیک خاتون کا بمقام ابواء انتقال واقع ہوگیا۔

وہ پاک بچہ جو اب تک بے پدر یتیم تھا۔ اب ماں کی طرف سے بھی کامل یتیم کا نمونہ بن گیا۔ دادا عبدالمطلب نے ان کی نگرانی اور داشت میں کوئی کسر نہ رکھی۔ آخر یہ خود بھی چونکہ سن رسیدہ تھے۔ ان کو اس نو بادہ گلشن اقبال کا اپنے بعد

کی نسبت یہ خیال ہوا۔ کہ خدا جانے میرے بعد اس کو کیا کچھ صورتیں پیش آئیں اور اس کی غور و پرداخت کوئی خاطر خواہ کرے یا نہ کرے۔

لہٰذا انہوں نے تمام میں سے آپ کے حقیقی چچا ابو طالب کو ان کی خبر گیری کے لئے منتخب کیا۔ اور خود بچہ نے بھی انہیں کو پسند کیا۔ غرضیکہ جب آپ کا سنہ شریف آٹھ سال کو پہنچا۔ تو بزرگ عبد المطلب نے ۸۲ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ جناب ابو طالب نے بچہ کو کامل طور پر اپنی نگرانی میں لیکر بچپن سے جوانی تک اس طرح کی خبر گیری اور خدمت کی کہ جس کی نظیر معدوم ہے۔

بلند اقبال بچہ نے جوں ہی جوانی میں قدم رکھا۔ تو اپنی صداقت راستی اور حلم و صبر امانت و دیانت کا قوم کے دل میں سکہ بٹھا دیا۔ اور قوم میں یہ بلند اقبال جوان الامین الصادق کے نام سے ملقب و مخاطب ہوا۔ جب عالم شباب یعنی بیس پچیس برس کی عمر کو جناب کا سنہ شریف پہنچا۔ اور ظاہری حسن و جمال اور باطنی حسن اخلاق نے ہر ایک قبیلہ میں شہرت پائی۔ تو چچا نے اپنے جوان بھتیجے کے اعلےٰ اخلاق کو مد نظر رکھتے ہوئے چاہا کہ اب اس کے نکاح کا بندوبست ہو جائے۔ تو اچھا ہے۔ چنانچہ ابو طالب نے مشورۃً اپنے بھتیجے سے کہا کہ مجھے تمہارے نکاح کی اب فکر ہے۔ مگر قبل از نکاح ضروری ہے کہ کچھ مال یا روزگار ہو تاکہ رشتہ کے تلاش میں ممد و معاون ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ خدیجہ بنت خویلد جو قریش میں ایک بڑی مالدار اور تاجرہ ہے اس کے پاس تم کو بطور شریک کار کسیقدر سرمایہ سے لگایا جائے تاکہ مالی حالت کے سدھر جانے سے نکاح کا بندوبست ہو سکے۔ لائق بھتیجا نے چچا کے مشورہ کو بہ نظر استحسان دیکھا۔

خدیجہ بنت خویلد۔ قبیلہ قریش کے معزز اور تاجر خاندان کی ایک

Marfat.com

قابل فخر خاتون تھیں۔ نہایت حسین اور پاک طینت۔ فطرۃً عفت اور پاکیزگی ان کی طبیعت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ان کی پاکی و عفت ہی کا سبب تھا۔ کہ آپ اپنی قوم میں طاہرہ کے معزز لقب سے ملقب تھیں۔ ان کے والد خویلد نے ان کی پہلی شادی ابا ہالہ نباش بن زرارہ تمیمی سے کی۔ اس شادی سے ان کے دو لڑکے ہالہ اور ھند پیدا ہوئے۔ اور ابا ہالہ انتقال کر گیا اور پھر دوسرا نکاح اس کا عتیق بن عائذ مخزومی سے ہوا۔ جس سے ایک لڑکی ہندہ پیدا ہوئی۔ اس کے بعد عتیق کا بھی انتقال ہو گیا۔ اور یہ عالم بیوگی میں اپنے اور اپنے باپ کے تجارت کے کام کو سمبھال بیٹھیں اور دنیا کی طرف سے گونہ مایوس ہو گئیں۔ چونکہ عفیفہ اور فطرۃً پاک باطن واقعہ ہوئی تھیں اسواسطے بسا اوقات اپنے دلی جذبات کا اشعار میں نہایت خوبی سے اظہار کیا کرتیں۔ روحانیت سے آپ کو ایک گہرا تعلق تھا۔ راہبوں اور قبیلہ بنو ہاشم سے جو کعبہ کے کلید بردار اور اس روحانی گھر کے جائز وارث تھے۔ آپ کو نہایت عقیدت تھی۔ گو خود ان کا دل اب نکاح کی طرف بالکل مائل نہ تھا تاہم عرب کے رؤسا اور قبیلہ قریش کے اکثر مالدار عمرو بن ہشام (ابو جہل) جیسے بہت دفعہ پیغام نکاح ان کو دے چکے تھے۔ اور اس پاک خاتون سے تعلق نکاح کو مغتنمات میں سے سمجھتے تھے۔ مگر یہ پاک بی بی ہمیشہ ایسی ایسی درخواستوں کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیتی۔ مکہ کے امرا کو بوجہ ان کے فسق و فجور کے پسند نہ کرتیں اور ان کو نجس محض سمجھتیں۔ اگر کبھی نکاح کا خیال بھی ہوتا تو ان کے فسق و فجور کو مد نظر رکھتے ہوئے اس خیال سے ٹل جاتیں۔

ایک روز یہ پاک بی بی اپنے بالا خانہ میں بیٹھی ایک راہب سے روحانی

Marfat.com

باتوں کے لطف اُٹھا رہی تھیں کہ ہماری سرکار حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقاً وہاں سے گزرے۔ راہب نے خدیجہ سے کہا کہ تم اس جوان کو بھی جانتی ہو۔

یہ پاکباز جوان کسی دن بڑی چیز ہونیوالا ہے جس کے سامنے مشرق و مغرب جھک جائیگا۔

انہیں دنوں میں پھر یہ واقعہ ہوا کہ خدیجہ نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ میری جھولی میں چاند گرا ہے اور اس کی روشنی سے مشرق و مغرب منوّر ہو گئے ہیں بحیرہ راہب نے اس کی تعبیر کی کہ تمہارا نکاح غالباً نبی عرب سے ہو۔

ایسی تحریکات قدرتی تھیں کہ خدیجہ کو اپنے نکاح کی دل میں گدگدی ہونے لگی۔ اور اب وہ نکاح کے لئے ایک پاک ہستی کی متلاشی تھی جو اس کی دلی تسلی کا باعث ہو۔ ایک طرف تو خدیجہ کے دل میں نکاح کی تحریک پیدا ہو گئی اور دوسری طرف ابو طالب اپنے بھتیجے کو اس کے پاس لیجانے کے لئے مشورہ کر رہے تھے۔

چنانچہ ابو طالب اور عباس دونوں ایک روز اسی خواہش کو اپنے دل میں لئے ہوئے خدیجہ کے دولت سرا پر تشریف لائے۔ اور خدیجہ اپنے کسی خیال میں یہ شعر پڑھ رہی تھی۔

کما استترا لوجد والاجفان تھتکہ	میں کتنا اپنے غم کو چھپاؤں پلکیں اسکو ظاہر کر رہی ہیں
واطلق الشوق والاعضاء تمسکہ	میں اپنی شوق کو چھوڑتی ہوں مگر دل چھوڑتا نہیں
جفان القلب لما ان تملکہ	مجھ پر میرے دل نے ظلم کیا جبکہ اس کا یعنی دل کا غیر شخص
غیری۔ فوا اسفاً لو کنت املکہ	مالک ہو چکا ہے۔ کاش میرا دل پر قابو ہوتا۔

Marfat.com

مَا ضَرَّ مَنْ لَمْ يَدَعْ مِنِّی سِوٰی رَمَقِی — اس کا کچھ حرج نہیں کہ اُس نے میرے
لَوْ کَانَ یَسْمَحْ بِالْبَاقِی فَیَتْرُکُہٗ — پاس بجز رمق کے کچھ نہیں چھوڑا اگر باقی کو رہنے دے تو اسکی مہربانی ہے

اسی اثنا میں کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ اس دستک سے خدیجہ کو ایک قسم کی مسرت سی محسوس ہوئی۔ کنیز سے کہا دریافت کرو کون ہے اور سرور کے عالم میں یہ شعر فی البدیہہ زبان پر جاری ہوئے۔

اَیَا رِیْحَ الْجَنُوْبِ لَعَلَّ عِلْمٍ
مِنَ الْاَحْبَابِ یَطْفِی بَعْضَ حَرِّیْ
وَلِمَ لَا تَحْمِلُوْا اِلَیَّ مِنْهُمْ
سَلَامًا اَشْتَرِیْہِ وَلَوْ بِعُمْرِیْ
وَحَقِّ وِدَادِهِمْ اِنِّیْ کَتُوْمٌ
وَاِنِّیْ لَا اَبُوْحُ لَهُمْ بِسِرِّیْ
اَرَانِی اللّٰهُ وَصْلَهُمْ قَرِیْبًا
وَکَمْ یُسْرٍ اَتٰی مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ
فَیَوْمٌ مِنْ فِرَاقِکُمْ کَشَهْرٍ
وَشَهْرٌ مِنْ وِصَالِکُمْ کَدَهْرٍ

اے باد جنوب اگر تجھے محبوب کی خبر ہی تو بتا تاکہ میرے دل کی کچھ آگ تو فرو ہو۔
تو اُن کا سلام میرے پاس کیوں نہیں لاتی جس کی میں جان و دل سے خریدار ہوں۔
مجھے انکی خوئے محبت کی قسم ہے کہ میں ان کی محبت کو چھپا رکھونگی اور اس پوشیدہ بھید کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دونگی
خداوند میری انکی جلد ملاقات کرے اور اکثر ہوتا ہے کہ تنگی کے بعد فراخی آتی ہے۔
تمہارے فراق میں ایک دن ایک مہینہ کے برابر معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک ماہ تمہاری ملاقات کا ہمیشہ کی ملاقات کا لطف دیتا ہے۔

کنیز نے آکر خبر دی کہ عرب کے بزرگترین قبیلہ عبد المطلب کے آدمی ہیں۔ جو تشریف لائے ہیں۔ خدیجہ نے بڑی خوشی سے حکم دیا۔ کہ میسرہ (مختار عالم) کو کہو کہ وہ جلد سے جلد فرش فروش بچھا کر ان عزیز مہمانوں کو بٹھائے۔ اور انکے فواکہ وغیرہ سے سامان جمع کرے۔ اور پھر یہ اشعار فی البدیہہ کہے

اَلَذُّ حَیَاتِیْ وَصْلُکُمْ وَلِقَاکُمْ	میری وہ زندگی بہترین زندگی ہے جس میں تمہارا
وَلَیْسَتْ اَلَذُّ الْعَیْشِ حَتّٰی اَرَاکُمْ	وصل اور ملاقات نصیب ہو۔ تمہارے بدوں

میری زندگی تلخ ترین زندگی ہے۔

وَمَا اسْتَحْسَنَتْ عَیْنِیْ مِنَ النَّاسِ غَیْرَکُمْ	تمہارے بغیر کوئی آدمی میری آنکھوں میں نہیں جچتا
وَلَا لَذَّ لِیْ قَلْبِیْ حَبِیْبٌ سِوَاکُمْ	اور تمہارے بغیر کوئی اور محبوب میرے دل میں نہیں رہ سکتا
عَلَی الرَّاسِ وَالْعَیْنَیْنِ جُمْلَۃَ سَعْیِکُمْ	تمہارا آنا اس کا ایک ایک قدم میری سر آنکھوں پر
وَمَنْ ذَا الَّذِیْ فِیْ فِعْلِکُمْ عَصَاکُمْ	کون وہ (بدنصیب ہے) جو تمہارے آنے کو برا سمجھے۔
فَھَا اَنَا مَجْنُوْنٌ عَلَیْکُمْ یَا جَمِیْعِیْ	میں تم سب پر فریفتہ اور عاشق ہوں۔
وَرُوْحِیْ وَمَالِیْ یَا حَبِیْبِیْ فِدَاکُمْ	میرا مال و جان تمہارے پر فدا ہے۔
وَمَا غَیْرُکُمْ فِی الْحُبِّ یَسْکُنُ مُھْجَتِیْ	تمہارے بغیر کوئی چیز میرے شوق کی آگ
وَاِنْ شِئْتُمْ تَفْتِیْشُ قَلْبِیْ فَھَاکُمْ	کو بجھا اور دل کو تسکین نہیں دے سکتی۔

اگر تم چاہو تو میرے دل کی تلاشی لے لو کہ اس میں تمہارے بغیر اور کوئی نہیں ہے۔

اس کے بعد اہل انجمن کھانے پر بیٹھ گئے اور نہایت ادب سے خدیجہ نے سبب تشریف آوری دریافت کیا۔ ابوطالب نے جواب دیا کہ اپنے عزیز بھتیجے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے واسطے تمہارے پاس آئے ہیں۔

خدیجہ نے محمد (صلعم) کا نام سنتے ہی اپنی مراد پوری ہوتی دیکھکر فی البدیہہ کہا۔

بِذِکْرِکُمْ یُطْفِی الْفُؤَادُ مِنَ الْوَقَدْ	تمہارے ذکر سے میرے دل کی دھکتی آگ بجھتی ہے
وَرُؤْیَتُکُمْ فِیْھَا شِفَاءُ اَعْیُنِ الرَّمَدْ	اور تمہارے دیدار سے بیمار آنکھیں شفا پاتی ہیں
وَمَنْ قَالَ اِنِّیْ اَشْتَفِیْ مِنْ ھَوَاکُمْ	جو تمہاری محبت سے شفا پانیکا خواہشمند ہو وہ جھوٹا عاشق
فَقَدْ کَذَبَ لَوْ مِتُّ فِیْہِ مِنَ الْوَجَدْ	ہے میں تو یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں اسی غم محبت میں مرجاؤں

Marfat.com

وَمَالِی لَا اُمْلِی سُرُوْرًا بِقُرْبِکُمْ — میں تمہارے پاس ہونے سے کیوں خوشی میں شرابور نہ ہو جاؤں
وَقَدْ کُنْتُ مُشْتَاقًا اِلَیْکُمْ مِنَ الْبُعْدِ — جبکہ میں دوری میں بھی تمہاری پہچان و مل سے عاشق ہوں
تَشَابَا سِرِّیْ فِیْ هَوَاکُمْ وَخَاطِرِیْ — میرا دل تمہارے عشق میں ایسا بیتاب ہے کہ میں پوشیدہ
فَاَبْدٰی الَّذِیْ اُخْفِیْ وَاُخْفِیْ الَّذِیْ اُبْدِیْ — بھید کو ظاہر کر رہی ہوں اور ظاہر بات کو چھپا رہی ہوں

خدیجہ نے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ . . . خاص محمد صلعم سے انکی یہ خواہش اور آرزو سنوں چنانچہ عباس آپکو بلانے گئے اور غار حرا سے تلاش کر کے ساتھ لائے

جب آپ آکر بیٹھ گئے تو خدیجہ نے کھانا بھیجا اور پردہ کے پیچھے بیٹھکر دریافت کیا کہ اے سردار میرے کلبہ احزان کو کسطرح اور کس مطلب کے لئے منور کیا۔ اور کیونکر مجھے اس خاص امتیاز سے ممتاز فرمایا۔ اور خود ہی کہنے لگی کہ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کو امین اور مختار عام کروں اور آپ میرے اموال میں جس طرح چاہیں۔ متصرف ہوں۔ اور جس تجارت کو چاہیں اختیار کریں

محمد صلعم نے جواب دیا کہ مجھے منظور ہے۔ اور میں شام کی تجارت کو پسند کرتا ہوں۔ خدیجہ نے کہا کہ ہاں آپ کو اختیار ہے اور موجودہ کارواں جو شام کو جانے والا ہی اس کے ساتھ تشریف لے جائیں اس سفر کی تنخواہ آپکو سو اشرفی سو روپیہ اور دو اونٹ معہ انکے مال محمولہ کے تجویز کرتی ہوں۔ کیا آپ راضی ہیں؟ ابوطالب بولے نہ صرف یہی راضی ہیں بلکہ ہم بھی راضی ہیں اور کہا خدیجہ در اصل تمکو ایسا ہی آدمی مختار عام چاہیے جس کی امانت و دیانت اور تقوی طہارت ملک میں مسلم ہو۔

خدیجہ نے محمد (صلعم) سے دریافت کیا کہ آپ اونٹ پر پالان ڈال سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔

خدیجہ نے حکم دیا کہ ایک اونٹ لاؤ جسپر کہ محمد (صلعم) پالان ڈالیں۔ میسرہ ایک ایسے اونٹ کو لایا کہ جو منہ زور سرکش اور کسی سے رام نہ ہوتا تھا۔ حضرت عباس تاڑ گئے اور بولے کہ میسرہ ایسا شریر اونٹ لایا ہے کوئی امتحان کی بات

ہے ۔ محمد (صلعم) نے کہا کہ لاؤ کوئی ہرج کی بات نہیں ۔ اور آگے بڑھ کر اس کی پیٹھ پر محمد (صلعم) نے ہاتھ پھیرا اور وہ ایسا رام اور نرم ہوا کہ آپنے پالان ڈال لیا ۔

عورتیں جو خدیجہ کے پاس تھیں وہ سب حیران رہ گئیں اور کہنے لگیں کہ یہ تو کوئی جادوگر ہے جس نے ایسے سرکش اونٹ کو رام کر لیا ہے ۔ خدیجہ بولیں نہیں نہیں جادوگر نہیں بلکہ اسحٰق ان کی کرامت ہے ۔ اور فی البدیہہ یہ شعر پڑھے ۔

نَطَقَ الْبَعِیْرُ بِفَضْلِ اَحْمَدَ مُخْبِرًا — احمد کی تعریف میں گویا اونٹ بھی بول اُٹھا یعنی رام

هٰذَا الَّذِیْ شَرُفَتْ بِہٖ اُمُّ الْقُرٰی — ہو گیا یہ وہی شخص ہے کہ جس سے مکہ معظمہ روشن ہے ۔

هٰذَا مُحَمَّدٌ خَیْرُ مَبْعُوْثٍ اَتٰی — یہ محمد (صلعم) بہترین لوگوں کا ہے جو دنیا میں آئے

فَهُوَ الشَّفِیْعُ وَخَیْرُ مَنْ وَطِیَٔ الثَّرٰی — (وہ غریبوں کا) سفارشی اور بہترین لوگوں کا ہے جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں ۔

یَا حَاسِدِیْہِ تَمَیَّزُوْا مِنْ غَیْظِکُمْ — او حاسدو اپنے غصہ میں مر جاؤ ۔ یہی میرا

فَهُوَ الْحَبِیْبُ وَلَا سِوَاہُ فِی الْوَرٰی — محبوب ہے ۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی نہیں

یہ تو ظاہر ہے کہ خدیجہ نے آپکو بغرض تجارت ہی بلایا اور اُدھر قافلہ بھی تیار بیٹھا تھا ۔ خدیجہ آپ کا لباس دیکھکر کہنے لگی کہ یہ تمہارا لباس قابل سفر نہیں ۔ آپنے فرمایا کہ اس کے بغیر میرے پاس اور لباس نہیں ہے ۔ خدیجہ پر اس لفظ سے خاص اثر ہوا اور آبدیدہ ہو کر حکم دیا ۔ کہ آپ کو مصری قمیص عدنی اور یمانی چادریں اور عراقی عمامہ دو دو جوڑے دیے جائیں اور جرابیں اور خیزران کی لاٹھی بھی ہاتھ کے لئے پیش کی جائے ۔ چنانچہ تعمیل ہوئی اور اسیوقت آپنے ایک جوڑہ زیب تن کیا ۔ جس سے آپ کا حسن و جمال دوبالا ہو گیا ۔ اور دیکھکر خدیجہ کے منہ سے بیساختہ مندرجہ ذیل اشعار نکلے ۔

Marfat.com

اُوْتِیْتَ مِنْ شَرَفِ الْجَمَالِ فُنُوْنًا	تو ہر ایک قسم کے جمال سے حصہ دار تو نے اس
وَلَقَدْ فَتَنْتَ بِهَا الْقُلُوْبَ فُتُوْنًا	جمال سے لوگوں کے دلوں کو مفتوں کر لیا
قَدْ كُوِّنَتْ لِلْحُسْنِ فِيْكَ جَوَاهِرُ	حسن کا جوہر تیری سرشت میں رکھا گیا ہے اور اسی واسطے
فَبِهَا دُعِيْتَ الْجَوَاهِرِ الْمَكْنُوْنَا	تجھے دریکدانہ کہنا بجا ہے۔
يَا مَنْ أَعَادَ الظَّبْيَ مِنْ فَلَتَاتِهٖ	اے وہ شخص جو ہرنی کو اپنی عشوہائی حسن سے شرمسار کرتا ہے
لِلْحُسْنِ جِيْدًا سَامِيًا وَجُفُوْنًا	تو حسن کیلئے بہترین ساز و سامان ہے
اُنْظُرْ إِلٰى جِسْمِ النَّحِيْلِ وَكَيْفَ قَدْ	میرے کمزور اور نحیف جسم کو دیکھ
أَجْرَيْتَ مِنْ دَمْعِ الْعُيُوْنِ عُيُوْنًا	کہ تیرے عشق میں آنکھوں سے پانی کے چشمے بہا دیئے ہیں
أَسْهَرْتَ عَيْنِيْ فِيْ هَوَاكَ صَبَابَةً	تو نے میری آنکھوں کو اپنے عشق میں بے خواب کر دیا ہے
وَمَلَأْتَ قَلْبِيْ لَوْعَةً وَجُنُوْنًا	اور میرے دل کو سوزش عشق اور جنون سے بھر دیا ہے

چونکہ قافلہ تیار تھا۔ خدیجہ نے اپنی ناقہ صہبا نامی کو آپ کی سواری کے لئے تجویز کیا۔ اور اپنے دونوں غلاموں میسرہ اور ناصح کو آپ کے ہمرکاب ہونے کی ہدایت کی کہ یہ نوجوان میرا امین اور مختار عام ہے یہ مکہ اور اہل مکہ کا بادشاہ اور سردار ہے۔ یہ سب سے عزت و حرمت میں اول ہے تم کو لازم ہوگا کہ اس کے ہر ایک حکم اور امر کی تعمیل اور اس کے ساختہ پرداختہ کو بدل و جان قبول کرو۔ یہ مال میں جس طرح چاہے تصرف کر سکتا ہے۔ میسرہ نے جواب میں کہا کہ میرے دل میں اس کی پہلے سے ہی محبت ہے۔ میں پھر کیوں آپ کے حکم کی تعمیل نہ کرونگا غرضیکہ آپ خدیجہ کو وداع ہوئے اور میسرہ اور ناصح ساتھ ہو لئے اور خدیجہ نے فرط شوق سے یہ شعر پڑھے

قَلْبُ الْمُحِبِّ إِلَى الْأَحْبَابِ مَجْذُوْبُ	عاشق کا دل معشوق کی طرف کھچا
وَجِسْمُهٗ بِيَدِ الْأَسْقَامِ مَنْهُوْبُ	اور اس کا جسم کمزوری کے ہاتھوں لٹا جاتا ہے

Marfat.com

وَقَائِلٍ كَيْفَ طَعْمُ الْحُبِّ قُلْتُ لَهُ — پوچھنے والے نے پوچھا کہ عشق میں کیا مزا ہے

اَلْحُبُّ عَذْبٌ وَلٰكِنْ فِيْهِ تَعْذِيْبٌ — میں نے کہا یہ ایک میٹھی چیز ہے مگر تکلیف اسمیں بہت ہے

اَفْدِي الَّذِيْنَ عَلٰى خَدِّيْ لِبُعْدِهِمْ — میں اپنے قربان جاؤں کہ جن کے ہجر میں میرے

دَمِيْ وَدَمْعِيْ مَسْفُوْحٌ وَّمَسْكُوْبٌ — رخسار پر آنسو اور خون بہ رہا ہے۔

مَا فِي الْخِيَامِ وَقَدْ سَارَتْ رَكَائِبُهُمْ — ان شقدفوں[1] میں جنکی اونٹنیاں چل رہی ہیں ایک محبوب

اِلَّا مُحِبٌّ لَهُ فِي الْقَلْبِ مَحْبُوْبٌ — ہے جس کی طرف سب کے دل کھچ رہے ہیں۔

كَاَنَّمَا يُوْسُفُ فِيْ كُلِّ نَاحِيَةٍ — گویا ہر ایک کنارہ میں یوسف

وَالْحَيُّ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ فِيْهِ يَعْقُوْبٌ — اور قافلہ کی ہر ایک طرف میں یعقوب ہے

اہل مکہ قافلہ کو الوداع کہنے کے لیے میدان مکہ میں جمع ہوئے جب آپ میدان میں پہنچے تو دوستوں کو خوشی ہوئی اور آپ کے چچا عباس نے یہ شعر فی البدیہہ کہے۔

يَا مُخْجِلَ الشَّمْسِ وَالْبَدْرِ الْمُنِيْرِ اِذَا — اے سورج اور بدر منیر کو اپنے حسن سے شرمندہ کرنیوالے

تَبَسَّمَ الثَّغْرُ لَمْعُ الْبَرْقِ مِنْهُ اَضَا — جبکہ تو ہنستا ہے تو ایک بجلی سی کوند جاتی ہے

كَمْ مُعْجِزَاتٍ رَاَيْنَا مِنْكَ قَدْ ظَهَرَتْ — بہت سی کرامات ہیں جو ہمنے تجھ سے دیکھی ہیں

يَا سَيِّدًا ذِكْرُهُ يَشْفِيْ بِهِ الْمَرْضٰى — اے سردار تیرا ذکر بیماروں کو اچھا کرتا ہے

جب آپ نے دیکھا کہ ابھی تک مال اونٹوں پر لادا نہیں گیا۔ تو آپ نے سبب دریافت کیا۔ ملازمین نے کہا کہ ہم تھوڑے ہیں۔ اور اسباب زیادہ۔ آپ فوراً اونٹنی سے کود پڑے اور ان کے ساتھ شامل ہوکر مال لدوا دیا۔ تمازت آفتاب سے آپ کے چہرہ پر پسینہ آگیا قدرت نے یاری کی اور بادل آگئے۔

[1] اونٹ پر جو خیمے گرمی سے بچنے کے لیے حالت سفر میں بنائے جاتے ہیں انکو اہل عرب شقدف کہتے ہیں ۱۲

Marfat.com

الحاصل کوچ ہوا اور جحفۃ الوداع میں کارروان آ اترا۔ رات کو مطعم بن عدی نے منادی کی لوگو! سفر دور دراز درپیش ہے کوئی قاید اعظم تجویز کرنا چاہیئے۔ جس کے ماتحت تمام کارواں بسہولت منزل مقصود پر پہنچ سکے چنانچہ مختلف لوگوں نے مختلف قائد انتخاب کئے

بنو مخزوم نے عمر بن ہشام (ابو جہل) کو تجویز کیا

بنو عدی نے مطعم کی رائے دی

بنو النضر نے نضر بن حارث کو پیش کیا۔

بنی زہرہ نے اخنس بن جلاح کو انتخاب کیا۔

بنی لوی نے ابوسفیان کو اس کام کا اہل سمجھا۔

میسرہ نے محمدؐ بن عبداللہ کو سب سے افضل بیان کیا

بنو ہاشم سب کے سب محمدؐ بن عبداللہ صلعم کے انتخاب پر متفق ہوگئے۔

عمر بن ہشام (ابو جہل) نے جب بنو ہاشم کا یہ اجتماع دیکھا۔ تو بول اٹھا کہ میں ابھی تلوار سے خودکشی کرلونگا جبکہ تم ایک بنو ہاشم کے لڑکے کو قائد اعظم قرار دینے پر متفق ہوگئے۔ حمزہ نہایت خفا ہوئے اور بولے کہ تم ہم کو خودکشی کی دھمکی دیتے ہو میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹے دیتا اور آنکھیں نکالتا ہوں۔

تب محمد صلے اللہ علیہ وسلم بولے۔ کہ

اَغْمِدْ سَیْفَکَ یَاعَمَّاہُ وَلَا تَسْتَفْتِحُوْا سَفَرَکُمْ بِالشَّرِّ۔ دَعُوْھُمْ یَسِیْرُوْنَ اَوَّلَ النَّھَارِ وَنَحْنُ نَسِیْرُ اٰخِرَہٗ فَاِنَّ التَّقْدِیْمَ لِقُرَیْشٍ۔

چچا اپنی تلوار میان کرلو اور اپنے سفر کو لڑائی جھگڑے سے نہ شروع کرو۔ ان کو (ابو جہل) کو کہدو کہ وہ پہلے کوچ کریں اور ہم پیچھے۔ بہرحال تقدیم قریش کی ہی ہے

(یعنی ابوجہل بھی قریش ہی ہے۔

ابوجہل نے بنوہاشم سے علیحدہ اسی موقعہ پر اپنے آدمیوں میں یہ شعر پڑھے۔

لَقَدْ ضَلَّتْ حَلِيفُ بَنِيْ قُصَيٍّ — بنی قصی کے حلیف گمراہ ہوگئے۔

وَقَدْ زَعَمُوْا بِتَائِيْدِ الْيَتِيْمِ — جنہوں نے ایک یتیم کی تائید پر بھروسا کیا۔

وَرَامُوْا لِلْخِلَافَةِ غَيْرَ كُفْوٍ — انہوں نے ایک غیر کفو کو سرداری کیلئے منتخب کیا

فَكَيْفَ يَكُوْنُ فِي الْأَمْرِ الْعَظِيْمِ — اور پھر خاصکر ایسے عظیم الشان معاملہ میں۔

وَإِنِّيْ فِيْهِمْ لَيْثٌ حَمِيٌّ — باوجودیکہ میں ان میں ایک شیر بہادر شمشیر دار ہوں

بِمَصْقُوْلٍ وَلِيْ جَدٌّ كَرِيْمٌ — اور میرا دادا عظیم الشان شخص ہے۔

عباس نے جب یہ شعر سُنے تو کہا۔

أَلَا أَيُّهَا الْوَغْدُ الَّذِيْ رَامَ ثَلْبَنَا — او وغلے جو ہماری ہجو کا ارادہ کرتا اور ہماری

أَتَثْلِبُ قَرْنًا فِي الرِّجَالِ كَرِيْمٌ — نکتہ چینی پر تلا ہوا ہے کیا تو ایسے لوگوں

پر عیب لگاتا ہے جو ہمیشہ سے کریم ہیں۔

وَلَوْلَا رِجَالٌ قَدْ عَرَفْنَا مَحَلَّهُمْ — اگر ہم کو ان لوگوں کی جو ہمارے ہمیشہ سے

وَهُمْ عِنْدَنَا فِيْ مُجْدِبٍ وَمُقِيْمٌ — مہربان ہیں عزت کا پاس نہ ہوتا

لَدَارَتْ سُيُوْفٌ يَفْلِقُ الْهَامَ حَدُّهَا — تو ایسی تلواریں چلتیں جو سروں کی کھوپریوں

بِأَيْدِيْ رِجَالٍ كَاللُّيُوْثِ تُقِيْمٌ — کو پارہ پارہ کر دیتیں۔ ایسے شیروں کے

ہاتھوں سے جو میدان میں پیچھے ہٹنا نہیں جانتے

یہ پہلا موقعہ ہے کہ ابوجہل نے آپ سے اپنے بغض وحسد کا اظہار کیا جسپر وہ تمام عمر اپنی بدنصیبی سے مصر رہا۔

حاصل کلام قافلہ روانہ ہو کر منزل مقصود پر پہنچا۔ اثنار راہ میں آنحضرت سے

Marfat.com

بہت سے ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے جنکو معجزہ کہنا چاہئے۔ اور اس سے قافلہ پر نہایت عمدہ اثر مترتب ہوا۔

تمام لوگوں نے منڈی میں اپنا مال ابو جہل کی حمایت میں آپ سے پہلے پہلے فروخت کر لیا۔ اور آپ کے مال کو ابو جہل نے کھولنے کی اجازت بھی نہ دی جس سے اس کا منشاء تھا کہ کسی طرح ثابت ہو کہ خدیجہ کا جدید مختار عام اس کام کا اہل نہیں ہے۔ اور وہ سب سے پیچھے سستے داموں مال فروخت کرنے پر مجبور ہو۔

اگرچہ ابو جہل نے یہ تدبیر کی مگر قدرت کے ہاتھ کو کون روک سکتا ہے وہاں معاملہ ہی دگرگوں ہوا۔ دوسرے لوگوں یعنی ابو جہل کے حمایتوں نے جب مال فروخت کر لیا۔ تو مفصلات میں کارواں کے آنے کی خبر پہنچی کہ مکہ والوں کا قافلہ مال لیکر آیا ہوا ہے۔ لوگ مفصلات سے دریا کی طرح امنڈ آئے۔ اب تو محمد صلعم نے اپنا مال کھولا اور منہ مانگے داموں پر فروخت کیا جس میں نفع کثیر حاصل ہوا۔ اور قافلہ واپس ہوا۔ راستے کے واقعات نہایت دلچسپ تھے جن کو ہم نے بخوف طوالت چھوڑ دیا ہے۔

کارواں واپس ہو کر جحفۃ الوداع میں آ اترا۔ اور سب نے اپنے اپنے آدمی واپسی کی خبر و منافع مال کی اطلاع کے لئے مکہ کو روانہ کئے۔ میسرہ کے قرارداد کے بموجب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خود ناقہ صہبا پر سوار ہو کر خدیجہ کو اطلاع دینے کے لئے روانہ ہو گئے۔

اتفاق سے خدیجہ بالاخانہ پر بیٹھی ہوئی راوی ملکہ کو دیکھ رہی تھی کہ غبار اٹھتا ہوا نظر آیا۔ اور اپنی اونٹنی صہبا کو پہچان کر ظن غالب ہوا کہ شاید محمد صلعم

آتے ہیں۔ آپ نے سواری سے اتر کر خدیجہ کے دروازہ پر دستک دی۔ اور خدیجہ نے ننگے پاؤں بالاخانہ سے آکر دروازہ کھولا۔ محمد صلعم نے السلام علیکم یا اہل البیت کی آواز دی۔ خدیجہ نے مناسب جواب دیا۔ آپؐ نے خدیجہ کو مال کے نفع اور بخیر و عافیت واپسی کی مبارکباد دی۔ خدیجہ بولیں کہ مجھے تمہاری سلامتی اُس مال کے نفع سے ہزار گنا مبارک اور بابرکت ہے اور فی البدیہ کہا

جَاءَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ اَهْوَاهُ مِنْ سَفَرٍ | (الحمدللہ) کہ میرا محبوب جسکو میں چاہتی ہوں
وَالشَّمْسُ قَدْ اَثَّرَتْ فِیْ وَجْهِهٖ اَثَرًا | سفر سے (بخیر و خوبی) واپس آیا۔ اور دھوپ

کی شعاعوں نے اس کے رخساروں پر اثر کر دیا ہے۔

عَجِبْتُ لِلشَّمْسِ مِنْ تَقْبِیْلِ وَجْنَتِهٖ | مجھے تعجب ہے کہ سورج نے اس کے
وَالشَّمْسُ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَا | رخساروں کو کس طرح بوسے دیئے حالانکہ

سورج قمر تک نہیں پہنچ سکتا۔

خدیجہ نے اس کے بعد آپ سے کہا کہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ واپس جحفۃ الوداع میں جاکر دوسرے قافلوں کے ہمراہ داخل مکہ ہوں۔ چنانچہ آپ واپس جاکر اور شامل کارواں ہو کر داخل مکہ معظمہ ہوئے۔ خدیجہ نے اپنے لوگوں کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجا۔ اور بڑی شان و شوکت سے لوگ اپنے اپنے گھروں میں واپس پہنچے۔

آپ نے آتے ہی تمام مال و نفع وغیرہ خدیجہ کے حوالہ کیا۔ خدیجہ نے پس پردہ بیٹھکر اظہار مسرت کیا۔ اور اپنے باپ خویلد کو تجارتی نفع کثیر پر مبارکباد بھیجی۔

پھر میسرہ سے تمام واقعات سفر اور محمد صلعم کے حالات دریافت کئے میسرہ نے پرزور الفاظ میں آپ کی تعریف کی اور کہا کہ یہ شخص اپنے اخلاق

Marfat.com

وآداب میں مافوق العادت ہے یہانتک کہ خدیجہ بول اُٹھیں کہ اب بس کر تم نے میری آتش شوق کو اور زیادہ بھڑکا دیا اور میسرہ سے خوش ہو کر اسکو اور اس کے بال بچہ کو آزاد کیا اور خلعت اور دو اونٹ اور دو سو روپیہ انعام دیا۔ اور کہا کہ محمدؐ کو بلا لاؤ۔

چنانچہ آپ تشریف لائے تو یہ شعر اُسکے مُنہ سے بیساختہ نکل گئے۔

فَلَوْ اَنَّنِیْ اَمْسَیْتُ فِیْ کُلِّ نِعْمَۃٍ
وَدَامَتْ لِیَ الدُّنْیَا وَمُلْکُ الْاَکَاسِرَۃْ
فَمَا سَوِیَتْ عِنْدِیْ جَنَاحُ بَعُوْضَۃٍ
اِذَا لَمْ یَکُنْ عَیْنِیْ لِعَیْنِکَ نَاظِرَۃْ

اگر مجھ کو تمام دنیا کی نعمتیں اور ہمیشہ کے لئے سلطنت کسرے وقیصر کی مل جائے اور تو میری آنکھوں کے سامنے نہ ہو تو پھر یہ تمام چیزیں میرے نزدیک پر پشہ کی قدر بھی نہیں رکھتیں۔

پھر آپ سے مخاطب ہو کر خدیجہ کہنے لگیں کہ آپ کو مبارکباد کے عوض میں کچھ ہدیہ دینا چاہتی ہوں اگر کہو تو لاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے چچا صاحب سے مل آؤں تب آتا ہوں۔ چنانچہ اپنے چچا سے ملاقات کی اور حالات سفر بیان کیے۔ اور کہا کہ جو کچھ مال مجھے اس سفر میں حاصل ہوا ہے۔ وہ آپ کا ہے جس طرح چاہیں تصرف اور خرچ کریں۔ ابو طالب نے آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ اور کہا کہ مجھے آرزو ہے کہ جو کچھ تم لائے ہو۔ اس سے تمہاری کسی اچھے خاندان میں شادی کردوں آپؐ نے فرمایا کہ آپ کو اختیار ہے پھر آپ نے غسل کیا اور کپڑے بدلے اور خدیجہ کے پاس تشریف لائے۔ خدیجہ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور یہ شعر پڑھے

دَنَیٰ فَرَمیٰ مِنْ قَوْسِ حَاجِبِہٖ سَہْمًا
فَصَادَفَنِیْ حَتّٰی قَتَلْنَ بِہٖ ظُلْمًا

میرا معشوق مجھ سے ملا اور اُس نے اپنی ابرو سے ایسا تیر پھینکا کہ جسنے مجھے مظلوم کیطرح قتل کردیا

Marfat.com

وَاَسْفَرَ عَنْ وَجْهِهٖ وَاَسْبَلَ شَعْرَهٗ — اس نے اپنا چہرہ کھولا اور زلفیں چھوڑیں

فَبَاتَ یُبَاهِی الْبَدْرَ فِی لَیْلَةٍ ظُلْمَا — تو بالکل ایسی ہی مثال تھی کہ جس طرح بدر کمال

اندھیری رات میں اپنی روشنی بکھراتا ہے

وَلَمْ اَدْرِ حَتّٰی زَارَ مِنْ غَیْرِ مَوْعِدٍ — مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ وہ مجھ سے بدوں کسی وعدہ کے آملا

عَلٰی رَغْمِ وَاشٍ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمَا — چغلباز کے منشاء کے برخلاف اور اسکو بھی علم تک نہ ہوا

وَعَلَّمَنِیْ مِنْ طِیْبِ حُسْنِ حَدِیْثِهٖ — اُسنے اپنی حسن بیان سے ایسی گفتگو مجھ سے کی کہ جس سے

مُنَادَمَةً یَسْتَنْطِقُ الصَّخْرَةَ الصَّمَّا — ٹھوس پتھر بھی (اگر سن لے) تو بولنے لگ جائے

اس کے بعد فرط انبساط سے خدیجہ بولیں کہ اے میرے آقا اگر کوئی آپ کو ضرورت ہو تو فرمائیے کہ میں اس کو بطیب خاطر پورا کروں۔ جس سے حضور شرمسار سے ہو گئے۔ اور کچھ نہ بولے۔ خدیجہ نے پھر اپنی تقریر کا پہلو بدل کر کہا کہ یہ جو مال آپؐ نے اس سفر میں کمایا ہے اور یا میرے پاس آپ کا مال ہے آپ اسکو کہاں اور کس طرح خرچ کرینگے۔ آپؐ نے فرمایا کہ چچا صاحب کا خیال ہے۔ کہ وہ اس مال سے میرے لئے دو اونٹ بغرض سفر خریدیں اور باقی سے میری شادی کا انصرام کریں۔

خدیجہ نے عرض کیا کہ اگر میں آپکو ایک عورت کا پتہ دوں اور اس کی طرف سے خطبہ کروں تو آپ پسند کرینگے۔ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ تب خدیجہ نے کہا کہ ایک عورت آپ کے قبیلہ میں سے ہے۔ سخاوت جمال عفت اور کمال طہارت میں مکہ کی تمام عورتوں سے خاص امتیاز رکھتی ہے۔ نسب میں بھی تمہارے قریب اور تمہارے ہر ایک کام میں مدد کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔ اور اگر نان ونفقہ میں بھی تمہاری طرف سے کمی ہوگی تو اسپر بھی وہ ناراض نہ ہوگی۔ ہاں اس میں دو عیب

بھی ہیں ایک تو یہ کہ وہ اس سے پہلے دو شوہر دیکھ چکی ہے اور دوسرے عمر میں بھی آپ سے بڑی ہے۔ محمد صلعم اس بات کے سننے سے مارے شرم کے پسینہ پسینہ ہو گئے۔ اور کچھ جواب نہ دیا۔ خدیجہ بولیں میرے آقا میرے مولا۔ آپ کیوں جواب نہیں دیتے۔ مجھے خدا کی قسم ہے کہ آپ میری جان کا سکھ میرے دل کی مراد ہیں۔ میں کبھی آپ کی خدمت اور تابعداری میں کوتاہی نہ کروں گی۔ اور یہ شعر فی البدیہہ کہے۔

یَا سَعْدُ اِنْ جُزْتَ بِوَادِی اُلْاَرَاکٖ
بَلِّغْ قُلَیْبًا ضَاعَ مِنِّیْ ھُنَاکَ
وَاسْتَفْتِ غِزْلَانَ الْفَلَا سَائِلًا
ھَلْ لِاَسِیْرِ الْحُبِّ مِنْھُمْ فِکَاکٗ
وَاِنْ تَرٰی رَکْبًا بِوَادِی الْحِمٰی
سَائِلْھُمْ عَنِّیْ وَمَنْ لِیْ بِذَاکَ

اے سعد اگر تو وادی اراک میں جائے۔ تو پوچھنا میرا چھوٹا سا دل وہاں کھویا گیا ہے جنگل کی ہرنیوں سے پوچھنا کہ محبت کے قیدی کبھی رہا بھی ہو سکتے ہیں یا نہیں) اگر وادی حما میں تم کوئی سواریاں دیکھو۔ تو ان کو میری طرف سے پوچھنا کہ تم میں سے میرے لئے کوئی ہے (یعنی تمہاری میں سے کسپر عاشق ہوں اور کس کے لئے میں تڑپ رہی ہوں)

نَعَمْ سَارُوْا وَاسْتَصْحَبُوْا نَاظِرِیْ
وَاِلَّا عَیْنِیْ تَشْتَھِیْ اَنْ تَرَاکَ

(خود ہی عاشق جواب دیتا ہے) ہاں جب انہوں نے (یعنی میرے معشوق کی سواریوں نے) کوچ کیا تو میری آنکھیں اُن کے ساتھ ہی چلی گئیں (یعنی میں دیکھتے دیکھتے رہ گئی اب میری آنکھیں پھر تمہارے دیکھنے کو ترستی ہیں۔

مَا فِیَّ مِنْ عُضْوٍ وَمَفْصَلٍ
اِلَّا وَقَدْ رَکِبَ مِنْہُ ھَوَاکَ

میرا کوئی عضو اور کوئی جوڑ ایسا نہیں ہے۔ کہ جس میں تمہاری محبت سرایت نہیں کر گئی

Marfat.com

عَذَّبْتَنِیْ بِالْهَجْرِ بَعْدَ الْجَفَا	تو نے بعد از جفا عذاب دینا شروع کر دیا۔
یَا سَیِّدِیْ مَاذَا جَزَاءُ بِذِیْ لَهٗ	میرے سردار مجھ پر ایسی سزا کیوں روا رکھی گئی۔
فَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ وَمَا تَرْتَضِیْ	جو تو چاہے اور جس سے خوش ہو وہی کر
فَالْقَلْبُ لَا یَرْضِیْهِ اِلَّا رِضَاءٗ	میرا دل تو تیری رضا چاہتا ہے۔

شعر سننے کے بعد آپ نے فرمایا اے میری چچا کی بیٹی بھلا آپ کا اور میرا کیا تطابق؟ میں فقیر تم دولتمند۔ میں عاجز تم تونگر مجھے تو ایسی بیوی چاہیے کہ جس کی دنیوی بضاعت میرے موافق ہو۔ آپ ماشاء اللہ ملکہ ہیں اور بادشاہوں کے لائق ہو۔

خدیجہ نے کہا کہ اے محمد صلعم اگر تمہارے پاس مال نہیں تو میرے پاس تو ہے۔ جب میں آپ کے لئے جان دینے کو تیار ہوں تو پھر تمہارے سے مال کو کیوں دریغ کروں گی۔ لو میں ابھی آپ سے کہتی ہوں کہ میں اور میرا مال آپ کا اور آپ کے حکم کے ماتحت ہے۔ میں آپ کو کعبہ اور صفا مروہ کی قسم دیتی ہوں کہ آپ میری اس استدعا کو رد نہ کریں۔ اور یہ کہہ کر خدیجہ رو پڑیں۔ اور کہا

وَاللّٰهِ مَا هَبَّتْ نَسِیْمُ الشِّمَالِ	اللہ کی قسم کبھی نسیم شمال نہیں چلی
اِلَّا تَذَکَّرْتُ لَیَالِی الْوِصَالِ	کہ جس میں میں نے تمہاری وصل کی راتوں کو یاد نہ کیا
وَلَا اَضَاءَ مِنْ نَحْوِکُمْ بَارِقٌ	کبھی کوئی بجلی نہیں چمکی۔
اِلَّا تَوَهَّمْتُ لَطِیْفُ الْخَیَالِ	کہ جسکو میں نے تمہارا ہی لطیف خیال نہ سمجھا

ہو۔ یعنی ہر ایک روشنی جو نظر میں آتی ہے تمہارا ہی حسن و جمال مجھے دکھائی دیتا ہے

اَحْبَابُنَا مَا خَطَرَتْ خَطْرَةٌ	کوئی خیال میرے دل میں بجز تمہاری صبح وصل کے
مِنْکُمْ غَدَاةُ الْوَصْلِ مِنِّیْ بِبَالٍ	نہیں آتا یعنے میرے دل میں تمہارے وصل کے خیالات ہی سمائے رہتے ہیں

Marfat.com

جُورُ اللّیَالِی خَصَّنِی بِالْجَفَا (تمہارے خیالات میں) میری راتیں ظلم وستم
مِنْکُمْ وَمَنْ یَّاْمَنْ جُوْرَ اللَّیَالِی کی راتیں ہوگئی ہیں۔کون ہے جو ان ظلم کی
راتوں سے مجھے امن بخشے یعنی تم ہی ان بے چین راتوں کو چین سے بدل سکتے ہو۔

رِقُّوْا وَجُوْدُوْا وَارْحَمُوْا وَاعْطِفُوْا (دیکھو) مہربان ہو جاؤ سخاوت سے کام لو
لَابُدَّ لِیْ مِنْکُمْ عَلٰی کُلِّ حَالٍ رحم اور شفقت کرو ہر حال مجھے تمہاری بغیر
چارہ نہیں ہے۔یعنی زندگی اب تمہارے الطاف و رحم پر موقوف ہے۔

جو شخص رحمۃ للعالمین ہو جسکی طبیعت میں رحم اور مروت فوق العادۃ ہو وہ ایسی دردانگیز داستان سے کس طرح متاثر ہوئے بغیر رہ سکتا تھا۔

خدیجہ نے کہا کہ آپ اپنے چچا کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ وہ میرے باپ خویلد سے آپ کے لئے میرے رشتہ کی درخواست کریں۔آپ یہ بات سنکر چچا کے پاس گئے اور ماجرا کہہ سُنایا۔سب نے تعجب کیا اور کہا کہ اُسنے ہنسی اور استہزاء سے ایسا کہا ہوگا۔رفع اشتباہ اور اصل حقیقت دریافت کرنے کے لئے صفیہ بنت عبدالمطلب کو خدیجہ کے گھر بھیجا گیا۔صفیہ سے خدیجہ نے ساری بات کہدی اور اسپر یہ بات ایزاد کی کہ میں اپنا مہر خود اپنے پاس سے ادا کرونگی۔صفیہ کے واپس آنے پر سب کو خوشی ہوئی مگر ابولہب اندر ہی اندر جل بھن کر رہ گیا۔

چنانچہ اسیوقت اعمام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) خویلد کے گھر تشریف لیگئے خویلد نے بڑی عزت سے ان کو اتارا اور تشریف آوری کا سبب دریافت کیا۔

ابو طالب بولے کہ آپ اور ہم جدی لوگ ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ آپ میں اور ہم میں سمدھانا کے تعلق قائم ہوں۔خویلد نے کہا کون سا لڑکا اور کونسی لڑکی۔چنانچہ انہوں

135847

Marfat.com

نے خدیجہ اور محمد کا نام پیش کیا۔ خویلد نے کہا کہ مجھے امید نہیں کہ خدیجہ اس بات کو قبول کرے اسواسطے میں اس کو قبول نہیں کر سکتا۔ بنو ہاشم وہاں سے رنجیدہ خاطر ہو کر واپس آ گئے۔ جب خدیجہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ بہت مغموم ہوئیں

اسی اُدھیڑ بن میں خدیجہ نے اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل کو بلا بھیجا اور مجملاً اپنا ارادہ نکاح ظاہر کر کے باپ کی طرف سے مایوسی کا اظہار کیا۔ ورقہ نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تمہارے اس طرح کا تعلق تو بہت لوگ کرنے کو تیار ہیں۔ خدیجہ نے کہا مگر میں مکہ سے باہر نہیں جاتی۔ تب ورقہ نے شیبہ بن ربیعہ عقبہ بن ابی معیط عمر بن ہشام (ابو جہل) کے نام پیش کئے۔ جو مکہ کے رہنے والے تھے۔ خدیجہ نے کہا کہ یہ لوگ فاسق و فاجر جاہل اور گمراہ ہیں ان کے علاوہ کسی اور کا نام بتلاؤ۔ ورقہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ محمد بن عبداللہ بھی خواہش کرتے ہیں۔ تب خدیجہ نے کہا کہ اچھا اس کے اگر تم کو کچھ عیب معلوم ہوں تو وہ بیان کرو۔ ورقہ نے جواب میں کہا۔

اَصْلُهٗ اَصِیْلٌ وَفَرْعُهٗ طَوِیْلٌ وَطَرْفُهٗ کَحِیْلٌ وہ اصل کا اصیل شریف ہے۔ وہ بڑی خُلْقُهٗ جَمِیْلٌ وَفَضْلُهٗ عَمِیْمٌ جُوْدُهٗ عَظِیْمٌ۔ برادری والا۔ اُس کی آنکھیں سرگیں اس کا خلق دلربا۔ اس کی بزرگی مسلم۔ اس کی بخشش بیحد ہے۔

خدیجہ نے کہا تم تو اس کی تعریف کرتے ہو۔ اس کے عیب بھی کچھ بیان کرو۔

بولا۔ وَجْهُهٗ اَقْمَرُ وَجَبِیْنُهٗ اَزْهَرُ طَرْفُهٗ اس کا چاند سا چہرہ۔ اس کی پیشانی روشن اَحْوَرُ۔ وَرِیْحُهٗ اَذْکیٰ مِنَ الْمِسْکِ الْاَذْفَرِ اس کی آنکھیں سیاہ سفید وہ کستوری لَفْظُهٗ اَحْلیٰ مِنَ السُّکَّرِ وَاِذَا مَشیٰ کَاَنَّهٗ خالص سے زیادہ معطر۔ اس کی بات چیت میٹھی اَلْبَدْرُ اِذَا بَدَرَ وَالْوَبْلُ اِذَا مَطَرَ۔ وہ چلتا ہوا بدر کامل معلوم ہوتا ہے۔ وہ ابر

رحمت ہے جو برس جاتا ہے۔

خدیجہ بولیں میں عیب پوچھتی ہوں آپ تعریفیں کرتے ہیں۔ ورقہ بولا۔

یاخدیجة۔ هو مخلوق من الحسن الشامخ   اے خدیجہ وہ انتہائی حسن کی مخلوق ہے

والنسب الباذخ۔ وهو احسن العالم سیرةً   وہ عالی نسب۔ وہ دنیا میں بہترین خلق

واصفاهم سریرةً۔ اذا مشٰی ینحدر من   کا مالک وہ باطنی خوبیوں کا مجموعہ جب

صبیب شعره کالغیہب۔ وخده ازهر   وہ چلتا ہے تو اس کے لٹکتے ہوئے بالوں

من الورد الاحمر وریحه ازکی من   سے سیاہی ٹپک ٹپک پڑتی ہے اسکی

المسك الاذفر۔ لفظه اعذب من   رخسارے گل گلاب سے زیادہ خوبصورت۔ وہ

الشهد والسکر۔ کستوری خالص سے زیادہ معطر اسکی باتیں شہد و شکر سے زیادہ میٹھی اور دلکش ہیں۔

خدیجہ نے پھر وہی اعتراض کیا کہ میں کیا پوچھتی ہوں۔ اور آپ کیا کہتے ہیں۔

آخر ورقہ نے کہا خدیجہ میں کون کہ اس کی انتہائی تعریف کرسکوں اور اس کے مکارم اخلاق کو لفظی جامہ پہنا سکوں۔ وہ میری تعریف و توصیف سے بالاتر ہے اور یہ شعر پڑھا۔

لقد علمت کل القبائل والملا   تمام قبیلے اور ساری خلقت جان چکی ہے کہ وہ

بان حبیب اللہ اطهرهم قلبیا   خدا کا پیارا سب سے پاک دل رکھتا ہے۔

واصدق من فی الارض قولاً وموعدًا   وہ تمام دنیا سے وعدے اور بات میں سچا ہے

وافضل خلق اللہ کلهم قربیا   اور خدا کے قرب میں سب سے آگے نکلا ہوا ہے۔

خدیجہ نے کہا کہ میں نے اس کو اور اس کے مکارم اخلاق کو خوب جانچا اور دیکھا ہے میں تو اس کے سوا کسی اور کو اپنا شوہر ہونے کے لئے پسند نہیں کرتی۔

ورقہ نے کہا کہ خوب میں آج ہی کوشش کرونگا کہ تمہارا اور اس کا نکاح ہوجائے

چنانچہ ورقہ خویلد کے پاس گیا۔ اور اس امر کی تحریک کی اور قریش کی خفگی اور خدیجہ کی رضامندی کا ذکر کیا۔ تب تو خویلد پشیمان ہوا اور خود اعمام محمد کے پاس جاکر عذر خواہ ہوا اور کہا کہ جب میری لڑکی ہی راضی ہے۔ تو پھر مجھے انکار کی گنجائش نہیں۔ چنانچہ ورقہ خدیجہ کی طرف سے وکیل ٹھہرا۔ اور دوسرے روز عمائد عرب خدیجہ کے مکان پر جمع ہوئے۔ اور باستر ضائے جانبین ابوطالب نے خطبہ نکاح پڑھا جو ذیل میں درج ہے۔

الحمد للہ رب ھذا البیت الذی جعلنا من زرع ابراھیم وذریۃ اسمعیل وانزلنا حرما امنًا وجعلنا الحکام علی الناس وبارک لنا فی بلدنا الذی نحن فیہ ثم ان ابن اخی ھذا لا یوزن برجل من قریش الا رجح بہ ولا یقاس بہ رجل الا عظم عنہ ولا عدل فی الخلق وان کان مقلاً فی المال فان المال رفد حائل وظل زائل ولہ فی خدیجۃ رغبۃ ولھا فیہ رغبۃ ولقد جئنا لنخطب ھا الیک برضاھا وامرھا والمھر علی فی مالی الذی سئلقوہ عاجلۃ واٰجلۃ ولہ ورب ھذا البیت حظ عظیم ودین شائع ورأی کامل

ترجمہ اس خدا کی تعریف ہی جو اس گھر (کعبہ) کا رب ہے اور جسنے ہمکو ابراہیم اور اسمٰعیل کی اولاد سے پیدا کیا۔ اور ہمکو حرم محترم میں جگہ دی۔ اور ہم کو لوگوں کا حاکم ٹھہرایا۔ اور جس شہر میں ہم رہتے ہیں اسکو برکت والا کیا۔ بعد ازاں یہ میرا بھتیجا ایسا ہے کہ کوئی آدمی قریش کا اس کی برابری نہیں کرسکتا جسکے ساتھ اسکا مقابلہ کرو اس سے برتر ثابت ہوگا قریش پر کیا حصر ہے دنیا کا کوئی آدمی بھی اس کی برابری نہیں کرسکتا۔ خواہ اس کے پاس مال کم ہے مال ایک آنی جانی چیز اور ڈھلتا سایہ ہے۔ اسکو خدیجہ اور خدیجہ کو اس سے رغبت ہے۔ اور اسی لئے ہم اس کی اجازت سے خطبہ کرتے ہیں۔ اور اس کا مہر عاجلہ اور آجلہ میرے ذمہ ہے۔ مجھے اس گھر کے خدا کی قسم ہے کہ وہ (محمد) ایک بڑی چیز ہے۔ اس کا طور وطریق بہتر اور اس کی عقل کامل ہے۔

Marfat.com

بعض روایات میں یہ خطبہ قدرے تغیر الفاظ کے ساتھ یوں بیان ہوا ہے۔

الحمد لله الذی جعلنا من ذریة
ابراهیم وزرع اسمٰعیل وضئضئ
معد وعنصر مضر۔ وجعلنا حضنة
بیته وسواس حرمه۔ وجعل لنا
بیتا محجوجا۔ وحرما امنا وجعلنا
الحکام علی الناس۔ ثم ان ابن اخی
هذا محمد ابن عبد الله لا یوزن برجل
الا رجح به فان کان فی المال قل فان
المال ظل زائل وامر حائل ومحمد
من قد عرفتم قرابته وقد خطب
خدیجة بنت خویلد وبذل لها
اجله وعاجله من مالی کذا و
اصدق عشرین بکرة وهو والله بعد
هذا له نبأ عظیم وخطر جلیل جسیم
الحمد لله الذی جعلنا کما ذکرت
وفضلنا علی ما عددت فنحن سادة
العرب وقادتها وانتم اهل ذلك
كله ولا تنكر العشيرة فضلكم ولا
یرد احد من الناس فخرکم وشرفکم

اس خدا کی تعریف ہے جسنے ہم کو ابراہیم
اور اسمٰعیل کی اولاد اور معد کے اصل اور مضر
کی سرشت سے پیدا کیا۔ اور اپنے گھر کا مربی
اور مدبر ٹھہرایا۔ اور ہمارے لئے ایک ایسا
گھر بنایا جس کا لوگ حج کرتے ہیں اور اللہ
نے اسکو باعزت اور محفوظ کیا ہے۔ ازاں بعد
یہ میرا بھتیجا محمد بن عبداللہ سب سے افضل ہے
اگرچہ مال میں کم ہے۔ لیکن مال ایک ڈھلتا
سایہ اور آنی جانی چیز ہے۔ محمد (صلعم) وہ
شخص ہے۔ کہ جس کی قرابت سے
تم خوب واقف ہو۔ خدیجہ بنت خویلد سے
اس کا نکاح ہوا ہے۔ اور اس کا مہر موجل
وغیر موجل میرے مال سے ادا کر دیا۔
بخدا اس کے بعد اسکے لئے بڑا کام ظاہر ہوگا۔
اس خدا کا شکر ہے جسنے ہم کو ایسا بنایا جیساکہ
مینے ذکر کیا۔ اور ہمکو جیساکہ میں نے بیان کیا
سب پر فضیلت عطا کی۔ پس ہم سب لوگ
عرب کے سردار اور پیشوا ہیں۔ اور تم سب لوگ
اسکی یعنی سرداری اور پیشوا ہونے کی اہلیت

وقد رغبنا فی الاتصال بحبلکم وشرفکم فاشهدوا علی معاشر قریش بانّی قد زوجتا خدیجۃ بنت خویلد بمحمد بن عبد اللہ علی اربعمایۃ دینار وشهد علی ذلك صنادید قریش وزوجها ابوها خویلد۔

رکھتے ہو۔ اور کوئی قبیلہ تمہاری فضیلت فخر اور شرف کا انکار نہیں کرسکتا۔ اور ہم نے تمہارے شرف اور اتصال میں مسابقت کی ہے۔ اے گروہ قریش تم گواہ رہو کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کا محمدؐ بن عبد اللہ سے نکاح کیا۔ اور چار سو دینار مہر مقرر ہوا ہے۔ اس موقعہ نکاح پر بڑے بڑے لوگ قریش کے حاضر تھے اور خویلد خدیجہ کے باپ نے اس نکاح کو قبول کیا۔

چونکہ خطبہ میں ورقہ ہی زیادہ تر مخاطب تھا اور وہ جواب جیسا کہ چاہیئے نہ دے سکا تو خدیجہ بولیں کہ ای ورقہ اگرچہ تجھے اس مقام پر بولنا چاہیئے۔ مگر اب میں خود ہی بولتی ہوں۔ اور کہا کہ ای محمد (صلعم) مینے اپنے نفس کو آپ کی زوجیت میں دیا اور میں اپنا مہر خود اپنی ہی مال سے ادا کروں گی۔ آپ اپنے چچا صاحب سے کہیں کہ وہ ولیمہ کے لئے اونٹ ذبح کریں۔ اور جس وقت آپ چاہیں میرے پاس تشریف لا سکتے ہیں۔

ابوطالب نے کہا کہ لوگ گواہ رہیں کہ خدیجہ نے محمد کو اپنی زوجیت میں قبول کیا اور خود ہی مہر کا ادا کرنا اپنے ذمہ لیا ہے۔

چونکہ ہمارا مقصد اور موضوع محض خطبات حضور ہیں اسواسطے ہم درمیانی واقعات چھوڑ کر اپنے مقصد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کہ خدیجہ کے نکاح کے بعد آپ بالکل فارغ البال ہو گئے اور قوم اور ملک اور تمام مخلوق الہی کا دل میں درد لئے ہوئے غار حرا میں تشریف لے جاتے اور تحمید و تقدیس الہی میں مصروف رہتے

Marfat.com

آخر رحمت الٰہی جوش میں آئی اور دعائے ابراہیم و بشارۃ عیسےٰ علیہ السلام پوری ہوئیں اس رحمۃ للعالمین شفیع المذنبیں کو خدا نے پیر کے روز ۱۲۔ ربیع الاول کو بذریعہ جبرئیل امین پہلا خطبہ اپنی خاص رحمت و فضل سے تعلیم کیا۔

جبرئیل نے کہا کہ اِقْرَأْ آپنے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کیا پڑھوں۔ اسیطرح جبرئیل نے تین دفعہ آپکو سینے سے لگایا اور اقرأ اقرأ کا تکرار کیا مگر آپکا جواب وہی تھا۔ تیسری دفعہ خوب زور سے آپ کو دبا کر کہا کہ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ؕ

اس واقعہ سے آپ پر ایک سخت خوف طاری ہوا۔ اور آپ کانپتے کانپتے دولت پر تشریف لائے۔ اور خدیجہ سے کہا۔ کہ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ۔ یہہ کلمات جناب باری کو ایسے پسند آئے کہ آپکو یا ایھا المزمل کہکر مخاطب کیا خدیجہ نے یہ حالت دیکھ کر پوچھا کہ کَیْفَ اَنْتَ یَا مُحَمَّدُ یعنے اے محمد (صلعم) آپ کیسے ہیں۔ اور پاس بیٹھ گئیں۔

جب آپ کو کچھ تسکین ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ خدیجہ مجھے تو جان کے لالے پڑ گئے اور سارا قصہ سنایا۔ خدیجہ نے کہا

لَا تَخَفْ فَاِنَّ رَبَّكَ لَا يُرِيْدُ بِكَ اِلَّا خَيْرًا	تو خوف نہ کر تیرا خدا تیرے سے بہتری بہتر
لِاَنَّكَ تَقْرِي الضَّيْفَ ۔ وَتَصَدَّقُ الْحَدِيْثَ	کرے گا۔ کیونکہ تو مہمانوں کا خدمتگار۔ راست
وَتُؤَدِّي الْاَمَانَةَ ۔ وَتُعِيْنُ النَّاسَ عَلَى	گفتار۔ امانت گزار۔ مصائب میں لوگوں
النَّوَائِبِ ۔ وَتَوَدُّ الْيَتِيْمَ ۔ وَتُحْسِنُ الْغَرِيْبَ	کا مددگار۔ یتیموں کا دوست غمگسار۔
وَتُحْسِنُ الْخُلُقَ ۔	و مسافروں کا یار۔ اور خلق خدا سے

خوش اخلاق ہے۔

اس کے بعد آپ کو وحی ہوئی۔ یا ایہا المدثر۔ قم فانذر و ربک فکبر۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اسوقت چند دفعہ زبان سے فرمایا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر
خدیجہ نے یہ نشانات ملاحظہ کر کے آپ سے کہا کہ اگر آپ فرمائیں۔ تو ورقہ بن نوفل کے پاس جا کر یہ قصہ بیان کروں۔ چنانچہ خدیجہ نے جا کر سارا قصہ بیان کیا۔ تو ورقہ بول اٹھا

قدوس قدوس والذی نفس ورقۃ	پاک ہے پاک ہے اللہ مجھے اس ذات کی قسم ہے
بیدہ لئن کنت صدقتنی یا خدیجۃ لقد	کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اے خدیجہ
جاءہ الناموس الاکبر الذی کان یاتی	اگر تو نے مجھے سچ کہا ہے تو اسپر وہی ناموس اکبر
موسیٰ فانہ لنبی ہذہ الامۃ	نازل ہوا ہے۔ جو موسیٰ نبی پر نازل ہوتا تھا اور وہ اس امۃ کا نبی ہے۔

اور اس کے بعد یہ شعر ورقہ کی زبان سے نکل گئے۔

فان یک حقا یا خدیجۃ فاعلمی	اے خدیجہ جو بات مجھ تو کہتی ہے اگر سچ ہے تو
حدیثک ایانا فاحمد مرسل	سمجھ لے کہ احمد اللہ کا رسول ہے۔
وجبرئیل یاتیہ ومیکال معہما	جبرئیل اور میکائیل دونوں خدا سے وحی لیکر
من اللہ وحی یشرح الصدر منزل	اس کے پاس نزول کرینگے۔
یفوز بہ من فاز عز الدینہ	جو اسکے دین کی عزت حاصل کریگا وہ کامیاب ہوگا۔
ویشقی بہ الغاوی الشقی المضلل	اور بہت سے بدبخت گمراہ اور شقی اس سے نیکبخت بنجائینگے
فریقان منہم فرقۃ فی جنانہ	لوگوں کے دو گروہ ہو جائینگے۔ کوئی تو خدا کی
واخری باغلال الجحیم تغلل	بہشت پالینگے اور کوئی دوزخ کی زنجیروں میں (اس کے انکار کے سبب) جکڑے جائینگے۔

خدیجہ یہ باتیں سنکر خوش خوش واپس آئیں اور نیز ایک دوسرے راہب

Marfat.com

عداس نامی سے بھی ذکر کیا تو اُس نے بھی وہی جوابدیا - جو ورقہ نے دیا تھا۔

انہیں دنوں میں ایک روز ورقہ طواف کعبہ کو آئے اور حضور کو دیکھ کر آپ کی طرف بڑھے اور آپ کے سر مبارک کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپ اسوقت کے پیغمبر ہیں ساور بہت جلد آپ کو جہاد کا حکم ہوگا۔ کاش کہ میں بھی زندہ رہوں اور آپ کی مدد کروں - چونکہ ورقہ بہت بوڑھا تھا۔ تھوڑے دنوں بعد انتقال کرگیا - اور آپ نے اس کے جنتی ہونے کی اطلاع دی

حضور علیہ السلام پھر دوسرے دن غار حرا میں تشریف لیگئے - اور دوبارہ نزول جبریل ہوا - اور کہا کہ اے محمدؐ آپ نبی ہیں - اور میں جبریل ہوں جو انبیا کے پاس آیا کرتا ہوں + چنانچہ جبریل علیہ السلام نے بعد وضو آپ کو نماز فریضہ ادا کرنے کی تعلیم دی۔

حاصل کلام آپ تین سال تک خفیہ تبلیغ اسلام میں لگے رہے - اور ایک خاصہ گروہ مسلمانوں کا آپکے ساتھ ہوگیا - اب وہ وقت آیا - کہ آپ کو جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے، وانذر عشیرتک الاقربین - چنانچہ حسب ارشاد آلہی آپ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے پکارا - جیسا کہ حدیث میں ہے۔

اولین خطبہ

عن ابن عباس لما نزلت هذه الاية	ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آپ پر آیت وانذر
وانذر عشيرتك الاقربين خرج رسول الله	عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو آپ باہر نکلے
صلى الله عليه وسلم حتى صعد على الصفا	تو کوہ صفا پر چڑھے اور آواز دی۔
فهتف ياصباحاه فقالوا من هذا	لوگوں نے کہا کون ہے جو پکارتا ہے۔
الذى يهتف قالوا محمد فقريابنى عبد المطلب	لوگوں نے کہا کہ محمدؐ - آپنے فرمایا اے بنی عبدالمطلب
يابنى عبد مناف يابنى قصى فاجتمعوا	اے بنی عبد مناف - اے بنی قصی - لوگ اکٹھے
اليه فقر ارأيتكم لو اخبرتكم ان خيلا	ہوکر آپکے پاس آئے آپنے فرمایا کیا اگر میں تم کو

تخرج بسفح هذا الجبل اکنتم مصدقی قالوا ما جربنا علیک کذبا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید۔

خبر دوں کہ اس پہاڑ کے دامن میں ایک فوج پڑی ہے (جو تم پر حملہ کرے گی) تو آپ میرے مصدق ہونگے یا نہیں؟ لوگوں نے کہا کہ چونکہ آپ نے کبھی کوئی جھوٹ نہیں بولا ہم تصدیق ہی کرینگے۔ تب آپ نے فرمایا۔ ڈرو اس سے جو وقت ہے آنیوالا یعنے عذاب شدید سے ڈر جاؤ۔

جب آپ الا نذیر لکم تک پہنچے۔ تو آپکے چچا ابولہب بولے (نقل کفر کفر نباشد) تبًالک الھذا دعوتنا۔ انہیں الفاظ کو ملحوظ رکھتے ہوئے خدا نے سورہ تبت نازل فرمائی۔ اور لوگوں سے کہا کہ میرا بھتیجا پاگل ہوگیا لوگ واپس اور قبائل منتشر ہو گئے۔

اس واقعہ کے بعد پھر آپکو حکم ہوا وانذر عشیرتک الاقربین تو آپنے کھول کھول کر سب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

آپ کا دوسرا خطبہ

اشتروا انفسکم لا اغنی عنکم من اللہ شیئًا۔ یا بنی عبد المطلب لا اغنی عنکم من اللہ شیئًا۔ یا صفیۃ عمۃ رسول اللہ لا اغنی عنک من اللہ شیئًا۔ یا فاطمہ سلی ما شئت من مالی لا اغنی عنک من اللہ شیئًا۔

(اے میرے کنبے والو) اپنے آپکو بچاؤ۔ میں خدا کے سامنے تمہارے آڑے نہیں آسکتا۔ اے بنی عبد المطلب میں تمکو بھی نہیں بچا سکتا۔ اے میری پھوپھی صفیہ میں تجھے بھی خدا کے حضور فائدہ نہیں پہنچا سکتا (اے میری بیٹی) فاطمہ میرے مال سے جو چاہو لے لو۔ مگر میں خدا کے سامنے تمہارے واسطے کچھ مفید نہیں۔ یعنی محض میرا رشتہ تمہارے لئے۔ باعثِ نجات نہیں ہوسکتا +

حدیث شریف میں اس واقعہ کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

Marfat.com

ثم دعا رسول الله صلعم علیًا وقال اصنع	پھر آپ نے علیؓ کو بولا کر کہا۔ کہ کھانا طیار کراؤ۔ اور
طعامًا واجمع لی بنی المطلب فدعاهم	بنی مطلب کو میرے کہنے سے بلاؤ۔ چنانچہ اُن کو بولالائے
وهم اربعون رجلاً وفیهم اعمامه حمزة	اور وہ قریبًا چالیس آدمی تھے۔ جنمیں آپ کے چچا حمزہ
وابوطالب وعباس فحضروا و	ابوطالب اور عباس بھی تھے۔ چنانچہ لوگ آئے۔ اور
اکلوا۔ ولما فرغوا من الاکل واراد	کھانا کھایا۔ جب کھانا کھایا اور آپ نے کچھ کہنے کا
النبی صلعم ان یتکلم۔ بدل ابو لهب	ارادہ کیا تو لوگوں کو ابولہب نے اپنی باتوں میں لگالیا
الی الکلام واعزاهم به فتفرقوا۔ ثم	حتے کہ لوگ چلے گئے۔
امر رسول الله صلعم علیا ان یصنع	دوسرے دن پھر علی کو آپ نے سامان دعوت کرنے
له طعامًا فی غدٍ وبعد ما فرغوا من	کو کہا۔ پھر جب لوگ کھانے سے فارغ ہوئے۔
الاکل قام رسول الله صلی الله علیه وسلم	تو آپ کھڑے ہوگئے
وقال یا بنی عبد المطلب انی والله ما	اور فرمایا کہ اے بنی عبد المطلب خدا کی قسم ہے کہ کوئی
اعلم شابًا فی العرب جاء قومه بافضل	عرب والا جوان میرے سے بہتر چیز تمہاری دنیا اور
ممّا جئتکم بخیر الدنیا والاخرة ۔ امرنی	عاقبت کے لئے مجھ سے بہتر نہیں لایا۔ میرے
اللّٰه ان ادعوکم الیه فایکم یوازرنی	مولا نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں تم کو اس کی طرف
علی هذا الامر فاحجم القوم جمیعًا	بولاؤں۔ کوئی تم میں سے ہے کہ جو میری اس معاملہ میں
قال علی انا یا رسول الله مع انی احدثهم	مدد کرے لوگ چپ بجیں ہوئے۔ تو حضرت علی بولے
سنًّا وارمصهم عینًا واحمشهم ساقًا عـــه	کہ ہاں یا رسول اللہ میں مدد کرونگا خواہ میں ان سے
فقام القوم یضحکون وذهبوا الی سبیلهم	چھوٹی عمر کا اور کمزور ہوں۔ (حضرت علی کے اس کہنے سے
واستمر النبی علی ما امره الله یعیب اصنامهم	قوم کے لوگ ہنستے ہوئے چلدیئے۔ آنحضرت
ویذکر اسههم فاجمعوا علی عداوته	خدا کے حکم پر قائم رہ کر انکے بتوں اور جھوٹے معبودوں کی

عـــه یہ دونو محاورے اہل عرب کمزوری کے موقعہ پر بولتے ہیں۔ منہ

وذب عنه عمه ابوطالب   مذمت پر مصر رہے اور لوگ عداوت پر تل گئے
مگر ابوطالب لوگوں کو ان کی تکلیف دہی سے روک دیتے۔

اب آپ کی ان کھلی کھلی باتوں پر سارے مکہ میں مخالفت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اور بالآخر لوگ آپ کے چچا ابوطالب کے پاس گئے۔ اور کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کی ہجو کرتا ہے آپ اس کو کہیں کہ اگر روپیہ کی ضرورت ہے وہ ہم دے سکتے ہیں اگر شادی کی ضرورت ہے تو بہتر سے بہتر قبیلہ سے ہم اس کا تعلق کرا سکتے ہیں چچا نے بھتیجے کو بلا کر لوگوں کی ناراضگی اور اُن کے انعامات کا ذکر کیا۔ اور حضورؐ نے نہایت ثبات و استقلال سے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ اے چچا کہ اگر میرے دائیں ہاتھ پر آفتاب اور بائیں ہاتھ پر مہتاب بھی تم رکھ دو تو میں اپنے کام سے ہرگز نہ ٹلونگا۔ اور اس فرض کی انجام دہی میں میری جان بھی اگر جاتی رہے تو مجھے دریغ نہیں۔

جوان اور بہادر بھتیجے کے استقلال و ثبات کو چچا نے استحسان کی نظر سے دیکھا اور کہا۔ اِفعَل مَا شِئتَ اور آپ کی تعریف میں یہ شعر فی البدیہہ فرمائے۔

وَاللہ لن یصلوا الیک بجمعھم	مجھے اللہ کی قسم ہے کہ تیری مخالفین ابتک تیرے تک نہیں پہنچ سکتے
حتےٰ اُوسدِّ فی التراب دفینا	جتنے کہ میں قبر میں دفن ہو جاؤں یعنی میری زندگی میں تیرا کوئی کچھ نہیں
فاصدع بامرک ما علیک غضاضۃ	بگاڑ سکتا۔ اپنی کام کو کھلے طور پر کر جا تجھے کوئی روک نہیں
وابشر بذلک وقرّ منہ عیونا	اور اس اپنے ادائیگی فرض میں خوش و خورم رہو۔
ودعوتنی و زعمت انک ناصحی	تونے اپنی ہمدردی سے مجھے بھی دعوتِ اسلام دی ہے۔
ولقد صدقت وکنت قبل امینا	بیشک تو سچا ہے کیونکہ تو ہمیشہ سے امین اور راستباز ہے۔
وعرضت دینا لا محالۃ انہٗ	بیشک جو دین تونے پیش کیا ہے سب لوگوں کے ادیان
من خیر ادیان البریّۃ دینا	سے بہتر اور افضل ہے۔

لولا الملامۃ او حذاری سُبّۃ" اگر مجھے لوگوں کی ملامت اور گالیوں کا خوف نہوتا
لوجدتنی سمحًا بذالک مبینًا تو مجھے بھی اسپر جوانمردی سے کھلے طور پر تو مقر پاتا
مگر ابو طالب نے لوگوں اور خود کنبے والوں کی مخالفت کو محسوس کر کے خیال کیا۔ کہ
کہیں خود کنبے والے ہی محمد (صلعم) کی مخالفت میں نہ اُٹھ کھڑے ہوں۔ اس واسطے
آپ نے قبائل کے تمام شرفاء کو حرم کعبہ میں بلا کر انجمن کی اور اس انجمن میں اسّی شعروں
کا ایک پُرزور قصیدہ لامیہ آپ کی شان میں پڑھا۔ تاکہ خود ہمارے لوگ تو اس سے
منحرف نہ ہو جائیں۔ اس قصیدہ کے چند شعر ہم بھی یہاں بغرض دلچسپی ناظرین
لکھدیتے ہیں ؛

وابیض یُستسقی الغمامُ بوجہہٖ وہ گورے چہرہ والا۔ جسکی طفیل ہم خدا سے بارش مانگ سکتے ہیں
ثمال الیتامی عصمۃٌ للارامل یتیموں کی جائے پناہ اور رانڈوں کا محافظ ہے۔
حلیمٌ رشیدٌ عادلٌ غیر طائشٍ بردبار۔ راستباز۔ عادل اور نہ بھڑکنے والا۔
یوالی الھًا لیس عنہ بغافلٍ خدا کا دوست جو اس سے ذرہ بھر غفلت نہیں کرتا
لکنّا اتبعناہ علیٰ کلّ حالۃٍ ہم کو ہمیشہ اس کی تابعداری کرنی چاہیئے۔
من الدّھر جدًّا غیر قول التھازلِ متانت سے نہ کہ فضول طور پر۔
لقد علموا ان ابننا لا مُکذّبٌ لوگ جانتے ہیں کہ ہم اپنے بیٹے کی تکذیب نہیں کرتے
لدینا ولا یعنی بقول الاباطلِ اور وہ بھی باطل باتوں کی پرواہ نہیں کرتا۔
فاصبح فینا احمد فی ارومۃٍ احمد ہمارے ہیں ایک مضبوط چٹان پر قائم ہے۔
تقصّر عنہا سورۃ المتطاولِ اور اسپر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا۔ میری جان اسپر قربان
فدیت بہ نفسی دونہ وحمیتہٗ میں نے اسکو اپنی حمایت میں لیا ہے اور لوگوں کے ضرر
ودافعت عنہ بالذّری والکلاکلِ کو پناہ دینے سے اپنی چھاتی کے بل اس کو دفع کیا ہے
پناہ دینا کوشش

Marfat.com

اب لوگ بہت سے آپ کے پاس آکر بحث مباحثے کرتے ۔ یہود الگ نصاریٰ الگ ۔ دہریہ مجوسی مشرکین غرضیکہ ہر ایک مذہب کا آدمی آپ سے بحث کرتا اور لاجواب ہوتا ۔ آپ کی فصیح و بلیغ تقریریں سب کو ساکت کر دیتیں ۔

مشرکین عرب نے جب احتجاج کیا تو آپ نے فرمایا دیکھو میرا آقا میرا مولا فرماتا ہے ۔ انا الملک الخافض الرافع المعنی المفقر (دیکھو) میں ہی مالک ۔ میں ہی نیچا اونچا کرنیوالا ہوں المعز المذل المصح المسقی وانتم ۔ ہی فقیر و غنی اور عزیز و ذلیل کرنیوالا اور میں ہی تندرست العبید ۔ لیس لکم الا التسلیم لی اور بیمار کرنے والا ہوں ۔ تم میرے غلام ہو ۔ تمہارا حق والانقیاد لحکمی فان سلمتم کنتم یہ ہے کہ تم میرے حکموں کی تعمیل و تسلیم کرو ۔ اگر تم مان جاؤ عبادًا مؤمنین ۔ وان ابیتم کنتم تو میرے مومن بندے ہو ۔ اور اگر انکار کرو تو تم میرے بی کافرین وبعقوباتی من الھالکین کافر اور میرے عذاب سے ہلاک کئے جاؤ گے ۔

ایک روز ابوجہل نے بڑا بھاری اعتراض اپنے خیال میں حضور علیہ السلام کے پیش کیا کہ ہم موسےٰ کی امت کی طرح تمہارے سے خدا کا دکھانا طلب کرتے ہیں اور اس پر ایک یہ امر اور زائد کرتے ہیں کہ تم خدا کے علاوہ فرشتے بھی ہم کو دکھاؤ ۔ اگر تم اپنے دعوئے نبوت میں موسےٰ کی طرح سچے ہو تو ہم پر پھر صاعقہ کیوں نہیں آتا ۔

آپ نے فرمایا کہ دیکھو جب ابراہیم کو ملکوت السمٰوٰت والارض دکھایا گیا جیسا کہ میرا مولیٰ فرماتا ہے ۔

نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت و (ترجمہ) ہم نے ابراہیم کو ملکوۃ السموۃ والارض الارض ولیکون من الموقنین دکھایا تاکہ وہ کامل یقین پائے ۔

ایسے عام نظارہ میں حضرت ابراہیم کو تین مرد اور تین عورتیں حالت زنا میں نظر آئیں ۔ تو معًا انہوں نے اُن کی ہلاکت کی دُعا کی جو قبول ہوئی ۔ پھر چوتھی پر نظر پڑی

Marfat.com

تو خدا نے ابراہیم کو مخاطب کر کے فرمایا۔

یا ابراھیم اکفف دعوتک عن عبادی
وامائی فانی انا الغفور الرّحیم۔ الجبار
الحلیم لا تضرنی ذنوب عبادی
وامائی فانما انت عبد نذیر لا شریک
فی المملکۃ ولا ھیمن علی ولا علی عبادی
وعبادی معی بین خصال ثلث۔
اِمّا تابوا الی فتبت علیہم وغفرت
ذنوبھم وسترت عیوبھم۔
واِمّا کففت عنھم عذابی لعلمی
بانہ سنخرج من اصلابھم ذریات
مؤمنین۔ فارفق بالاباء الکافرین
وَاَناْنی بالامھات الکافرات۔ و
ارفع عنھم عذابی۔ لیخرج ذلک المؤمنین
من اصلابھم۔ فاذا تزایلوا احلّ بھم
عذابی وحاق بھم بلائی۔
فان لم یکن ھذا ولا ھذا فان الذی
اعددتہ لھم من عذابی اعظم مما
تریدھم بہ۔ فانّ عذابی لعبادی
علی حسب جلالی و

اے ابراہیم میرے بندوں اور لونڈیوں سے اپنی بددعا کو روک رکھ میں بڑا بخشنے والا رحیم اور جبار بردبار ہوں۔ میرے بندوں اور میری لونڈیوں کے گناہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تو تو صرف ایک ڈرانیوالا ہے میری بادشاہت کا شریک نہیں اور نہ میری پر اور میری بندوں پر حاکم ہو۔ میری میرے بندوں کے ساتھ تین طرح کی سنت ہے، یا تو وہ توبہ کر لیتے ہیں اور میں ان کو معاف اور پردہ پوشی کرتا ہوں۔

اور یا اُن سے میں اپنے عذاب کو اُٹھائے رکھتا ہوں۔ کیونکہ مجھے علم ہوتا ہے کہ ان کی صلبوں سے مومن اولاد پیدا ہوگی۔ پس میں ان کافر باپوں اور ماؤں سے نرمی اور رفق روا رکھتا ہوں اور اپنا عذاب معلق کرتا ہوں۔ جب اُن کی صلبیں اُن سے خالی ہو جاتی ہیں تو میرا عذاب اور میری بلائیں اُن کو آلیتی ہیں۔

اور اگر یہ دونوں صورتیں مندرجہ بالا نہوں تو پھر میں جو عذاب اُن کے لئے تجویز کیا ہوا ہے وہ تیرے مزعومہ عذاب سے کہیں بڑھ کر ہے (ہاں) میرا عذاب میرے بندوں کے لئے میرے جلال او

کبریائی۔	اور کبریائی کے مناسب حال ہوتا ہے۔
یا ابراہیم فخلّ بینی وبین عبادی	اے ابراہیم۔ میرے اور میرے بندوں میں دخل نہ دے
فانی ارحم بہم منک فخلّ بینی و	میں تیرے سے زیادہ ان پر مہربان ہوں۔ مجھے اور میرے
بین عبادی فانی الجبار الحلیم	بندوں کو اپنے حال پر رہنے دے۔ میں اگر جبار ہوں۔
العلام الحکیم ادبّرھم بعلمی	تو بردبار اور بڑا جاننے والا بھی ہوں۔ میں انکے معاملات اپنے
وانفذ فیہم قضائی وقدری	علم کیموافق فیصل کرتا ہوں اور میری قضا وقدر انمیں کام کرتی ہے

پس اسیطرح سنت اللہ ہی ممکن ہے بلکہ یقینی ہے کہ تم سے ایسے لوگ پیدا ہوں جو مؤحد اور خداپرست شاندار مسلم ہوں۔ ان مباحثات سے جب لوگ قائل ہوجاتے تو بجائے سلجھنے کے اور الجھتے۔ اور آپ کے اصحاب اور ہمراہیوں کو سخت اذیتیں پہنچاتے۔ ایک دفعہ صحابہ تنگ آ کر مقابلہ کے لئے دل میں ٹھان بیٹھے مگر حضور علیہ السلام نے ان کے تیور پہچان کر مندرجہ ذیل آیات کو بطور خطبہ تلاوت فرمایا۔

فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرسل	تو (اے محمد صلعم) اولوالعزم انبیاء کی طرح صبر اختیار
ولا تستعجل لہم کانہم یوم یرون ما	کر اور اُن کے لئے جلدی نہ کر۔ جو اُن سے وعدہ ہے
یوعدون۔ لم یلبثوا الا ساعۃ	وہ اُنکے سامنے ہے (یعنی عذاب کا) ان کا ٹھہراؤ
من نہار۔ بلاغ۔ فہل یہلک	گوئی ایک گھڑی کا ہے۔ پہنچا دو۔ فاسق لوگ
الا القوم الفسقون ٥	ہلاک کئے جائینگے۔

صحابہ نے سر تسلیم خم کیا اور خاموش ہوگئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد صحابہ نے ہجرت کا سوال اُٹھایا۔ تو آپ نے حبشہ کی طرف جانے کی اجازت فرمائی۔

سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ نے آپ کے چچیرے

بھائی جعفر بن ابی طالب نے تہیہ کیا اور کل تراسی مرد عورت بچے ان کے ہمراہ حبشہ کو روانہ ہوئے۔

کفار قریش نے ان کے واپس لانے کے لئے شاہ حبشہ کے پاس پیغام دیکر لوگوں کو بھیجا۔ کہ ان لوگوں کو آپ ہمارے یہاں واپس بھیجدیں یہ ہمارے مذہبی مجرم ہیں۔ مگر شاہ حبشہ نے قرآن کریم سُنکر اور اُس کی پاک تعلیم سمجھکر ان لوگوں کے واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اور وفد ناکامیاب واپس آیا۔ اور بالآخر نجاشی شاہ حبشہ اسلام کے شرف سے مشرف ہوُا۔ جسکی خط و کتابت جو حضور علیہ السلام سے اُس نے کی۔ ہم اپنی کتاب مکتوبات نبوی میں لکھ چکے ہیں۔

قوم کی منصوبہ بازیاں آپ کی نسبت کم نہ ہوتی تھیں۔ اور طرح طرح کی تجاویز سے آپ کو دق کیا جاتا تھا چنانچہ قریش نے بنو ہاشم کے سارے قبیلہ کو شعب ابو طالب میں نظر بند رہنے پر مجبور کیا۔ اور آپ کو اور آپ کے قبیلے کو گونا گوں تکالیف دی جاتیں۔ مگر بقول بعض تین سال تک اس عملدرآمد کو جاری رکھکر خود ہی قریش نے اُس معاہدہ کو جو ان کے نظر بند کرنے کی بابت باہم کیا ہوا تھا۔ پھاڑ ڈالا۔ اور آپ آزاد ہوئے۔

اب وہ وقت آگیا کہ آپ کے چچا صاحب کو جو باپ سے زیادہ مہربان تھے داعی اجل نے پکارا۔ اور اسی سال کی عمر میں راہی ملک بقا ہوئے۔ اور اس سے تیسرے ہی روز آپ کی سچی عاشق اور مونس و غمخوار سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ جہان فانی سے رحلت کر گئیں (انا للہ وانا الیہ راجعون)

ان دو متواتر صدموں سے آپ کو سخت تکلیف پہنچی مگر صبر و استقلال کا بھی آپ نے ایسا نمونہ پیش کیا کہ دوست و دشمن سب قائل ہو گئے۔

اگرچہ اب گھر میں کوئی مونس و غمخوار نہ تھا جو کوفت اور تکان کے وقت دلجوئی کرتا۔ چچا صاحب جو باپ سے زیادہ مہربان تھے وہ بھی سامنے نہیں۔ مگر اللہ رے ثبات و استقلال کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ اپنے تبلیغی کاموں میں سرگرم نظر آتے۔ چنانچہ اسی دُھن میں آپ نے طایف کا سفر اختیار کیا۔ مگر وہاں بھی بجز اینٹ پتھر کے اور کوئی جواب نہ ملا۔ آپ کے پاؤں زخمی ہوگئے اور راستہ میں ایک باغ میں بیٹھکر اپنے حقیقی مونس اور غمخوار سے ہاتھ اُٹھاکر یوں ہمنوا ہوئے۔ طبری نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

ذکر الطبری ان المصیبۃ عظمت علی رسول اللہ صلعم بهلاک ابو طالبؓ خدیجۃ فی عام واحد قبل هجرته الی المدینۃ بثلث سنین وذلک الی مالم یکونوا یصلون الیه فی حیاته و ولما هلک ابو طالب خرج رسول اللہ صلعم الی الطائف یلتمس من ثقیف النصر والمنعۃ له من قومه وذکرانه لما انتهی الی الطائف فجعل ثقیف اعزوا به سفهاءهم وعبیدهم یسبونه ویصیحون به فرجم وعمد الی الظل جبلۃ من عنب فجلس فیه فلما اطمان فقر هنالک

طبری کہتا ہے کہ خدیجہ اور ابو طالب کے ایک ہی سال میں مرنے سے آپ پر جو ایک مصیبت ٹوٹ پڑی۔ اور یہ ہجرت سے تین سال پہلے کا واقعہ ہے اور وہ اس طرح کہ اب قریش ابو طالب کے بعد جو آپ کو تکلیف پہنچانے لگے وہ انکی زندگی میں نہیں پہنچا سکتے تھے جب ابو طالب فوت ہو گئے تو آپ طایف والوں کے پاس اس غرض سے تشریف لے گئے کہ قبیلہ ثقیف سے آپ نصرت اور مدد کی بمقابلہ اپنی قوم قریش کے درخواست کریں۔ کہتے ہیں کہ جب آپ طایف پہنچے تو قبیلہ ثقیف نے اپنے بچوں کو آپ کے پیچھے ڈالدیا اور انکے لڑکے آپکو گالیاں دیتے اور چیخنے اور چلاتے۔ پس آپ وہاں سے واپس ہوئے اور ایک انگورستان میں بیٹھکر اپنے مولے سے یوں ہمنوا ہوئے۔

Marfat.com

اللھم انی اشکو الیك ضعف قوتی و
قلة حیلتی وھوانی علی الناس انت
ارحم الرحمین ۔ انت رب المستضعفین
وانت ربی الی من تکلنی الی عمد
یجھمنی ۔ اوالی عدو
ملکتہ امری ۔ ان لم یکن علی
غضب فلا ابالی ولکن
عافیتک اوسع لی ۔
اعوذ بنور وجھک
الذی اشرقت له
الظلمت وصلح علیه
امر الدنیا والاخرۃ ۔ ان
ینزل بی غضبک او یحل
علی سخطك ۔ لك العتبی حتی
ترضی ۔ ولا حول ولا قوۃ الا بك

اے میرے مولا اپنی کمزوری ۔ کمی تدابیر اور لوگوں پر
اپنا اثر نہ ہونے کی تجھ سے شکایت کرتا ہوں ۔
اے بڑے رحمت کرنیوالے ۔ اے ضعیفوں کے
مربی ۔ تو میرا بھی مربی ہے ۔ تو نے مجھے کس پر چھوڑ
رکھا ہے ۔ ایسے دوست پر جو مجھے ترشروئی سے
دیکھتا ہے ۔ یا ایسے دشمن پر جو مجھ سے زیادہ
طاقتور ہے ۔ ہاں اگر تیرے غضب سے یہ باتیں
نہیں (بلکہ کسی اور مصلحت پر مبنی ہیں) تو پھر
مجھے کوئی پروا نہیں ۔ تیری معافی میرے لئے
کافی ہے ۔ میں تیرے غضب اور غصے سے تیرے
چہرۂ پاک کی پناہ چاہتا ہوں جس نے اندھیروں
کو روشن کر دیا اور دنیا کے کاموں کو درستی پر چلایا
تیری ہی رضا رضا ہے ۔ حتی کہ تو مجھ سے راضی ہو
جائے ۔ سب طاقتیں اور قوتیں تیرے ہاتھ
میں ہیں ۔

یہ کلمات ظاہر کر رہے ہیں کہ عاشق اپنے معشوق سے کس طرح سرگوشی کر رہا اور اس کی بے نیازی اور بے پرواہی کو اپنے لئے جائز قرار دیتا اور بالآخر تمام صعوبتوں کو برداشت کرنے کا وعدہ کر کے اصل مقصد اس کی رضا کو ٹھہراتا ہے ۔ اور کہتا ہے کہ تو جس طرح چاہے کر ۔ مگر میرے سے راضی ہو جا ۔ میں تیری رضا کا بھوکا ہوں ۔
معشوق کی برتری اور اس کی اعلیٰ شان اس کے حسن و جمال کی تعریف کا

Marfat.com

ایک نشہ ہے جو اس کی گفتگو سے ٹپک رہا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ تو اگر خفا نہ ہو بلکہ خوشی سے مجھے عتاب بھی کرے۔ تو مجھے وہ ہزاروں نعمتوں سے اعلیٰ و افضل ہو

آپ کا تیسرا خطبہ

ذکوان رسول اللہ لما انصرف من	بیان کیا گیا ہے کہ جب آنحضرت صلعم اللہ نے طائف
الطائف مریدًا مکۃ۔ مرّ بہ بعض	سے مکہ کی واپسی کا ارادہ کیا۔ تو ایک مکی آدمی آپ
اھل المکۃ فقولہ رسول اللہ ھل	سے ملا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ میں تجھے ایک پیغام دیتا
انت مُبلّغ عنی رسالۃ ارسلت بہا	ہوں کیا تو اس کو پہنچا دیگا؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ آپ
قال نعم ائت المطعم بن عدی فقل لہ ان	نے فرمایا کہ مطعم بن عدی سے کہو کہ محمد تجھ سے کہتا ہے
محمدًا یقول لک ھل انت مجیری حتی	کہ تم مجھے اپنی پناہ میں لو تا کہ میں خدا کا حکم لوگوں کو پہنچا
ابلغ رسالۃ ربی قال نعم فلیدخل	سکوں۔ چنانچہ پیغامبر نے اثبات میں آکر جواب
قال فرجع الرجل الیہ فاخبرہ واصبح	دیا۔ اور کہا کہ وہ کہتا ہے کہ آپ آجائیے۔ اور مطعم
المطعم بن عدی لبس سلاحہ ھو وبنوہ	بن عدی اور اس کے بیٹے اور بھتیجے سلاحات پہنکر
وبنو اخیہ فدخلوا المسجد فلما رأٰ	مسجد حرام میں آداخل ہوئے۔
ابو جھل قال امجیر ام متابع قال	ابو جہل نے دیکھکر کہا کہ کیا تم پناہ دیتے ہو یا اس کے
بل مجیر۔ قال قد اجرنا من اجرت	تابع بن گئے ہو مطعم نے کہا کہ نہیں بلکہ پناہ دینے
فدخل النبی صلعم مکۃ واقام بہا	والے ہیں۔ ابو جہل نے کہا کہ اچھا جسکو تم پناہ دیتے ہو۔
فدخل یومًا المسجد الحرام والمشرکون	ہم بھی پناہ دیتے ہیں۔ پھر آپ مکہ میں آکر ٹھہر گئے۔
عند الکعبۃ فلما راٰہ ابو جھل قال ھذا	ایکروز آپ خانہ کعبہ میں تشریف لائے تو مکہ کے مشرک بھی
نبیکم یا بنی عبد مناف قال عتبۃ	وہاں موجود تھے۔ ابو جہل بول اٹھا کہ اے عبد مناف یہی تمہارا
بن ربیعۃ وما تنکران یکون نبی او	نبی ہے عتبہ بن ربیعہ نے جوابدیا کہ تجھ کو انکار کی کوئی وجہ نہیں

Marfat.com

ملك منا فاخبر بذلك النبي صلعم او	کہ ہم میں سے پادشاہ یا کوئی نبی ہو۔ یعنی ممکن ہے ہم میں سے
سمعه فلقاهم فقال اما انت یا عتبة	نبی ہو یا پادشاہ ہو۔ جب آپنے اس بات کو سنا تو انکی
بن ربیعة فوالله ما حمیت لله ولا لرسوله	طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ای عتبہ تو نے یہ حمایت اللہ
ولکن حمیت لانفسك وانت یا ابوجهل	اور رسول کی خاطر نہیں کی بلکہ قومی حمایت ہے جسنے تیری منہ
بن هشام فوالله ما یأتی علیك غیر کبیر	سے یہ حمایت کا کلمہ کہلوایا ہے۔ لیکن اے ابوجہل بن ہشام اللہ کی
من الدهر حتی تضحك قلیلا وتبکی کثیرا	قسم ہے کہ وہ جلد وقت آتا ہے کہ تو بہت روئیگا اور کم ہنسیگا
واما انتم یا معشر الملاء من قریش فوالله	ای قریش کے سردار لوگو اللہ کی قسم ہے کہ تم بھی جلدی اس
لا یاتی علیکم غیر کبیر من الدهر حتی تدخلوا	(دین) میں داخل ہو گئے جس کو تم آج برا سمجھتے ہو۔
فیما تنکرون وانتم کارهون	اور ناپسند کرتے ہو۔
وعن ربیعة ابن عباد قال انی لغلام	ربیعہ بن عباد کہتے ہیں کہ میں بچہ ہوتا اور اپنے باپ کے ساتھ
شاب مع ابی بمنی ورسول الله یقف	منے میں جاتا تو دیکھتا کہ آپ قبائل عرب کے ڈیروں پر جاتے
علی منازل القبائل من العرب فیقول	اور فرماتے ای بنی فلاں میں خدا کا رسول ہو کر تمہاری طرف
یا بنی فلان انی رسول الله الیکم	آیا ہوں (دیکھو) میں حکم دیتا ہوں کہ تم خدا کی پرستش
یامرکم ان تعبدوا الله ولا تشرکوا به	کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور
شیئا وان تخلعوا ما تعبدون من	یہ جو تم نے اس کے شریک بنا رکھے ہیں ان کو
دونه من هذه الانداد وان تؤمنوا بی	چھوڑ دو۔ اور میرے پر ایمان لاؤ۔ میری
وتصدقوا وتمنعونی حتی ابین عن	تصدیق اور حمایت کرو۔ تاکہ میں جو کچھ خدا
الله ما بعثنی به وکان رسول الله	سے لایا ہوں۔ بیان کرسکوں۔ رسول اللہ
صلعم یعرض نفسه فی المواسم	صلے اللہ علیہ وسلم میلوں کے موقعوں پر لوگوں
اذا کانت علی قبائل العرب	کے سامنے اپنے آپ کو پیش کرتے

Marfat.com

یدعوهم الی الله ویخبرهم انه نبی اور خدا کیطرف انکو بولاتے اور خبر دیتے کہ میں نبی رسول ہوکر
مرسل ویسألهم ان یصدقوه ویمنعوه تمہاری طرف آیا ہوں میری تصدیق اور حمایت کرو جو لایا
حتے یبیّن عن الله ما بعثه به ہوں لوگوں کو کھول کر بیان کرسکوں ٭

آپ کا چوتھا خطبہ

عبیداللہ بن عباس وہی ربیعہ بن عباد کے قصہ کو انکی روایت سے دھراتے ہیں۔

عن مسلم بن شهاب الزهری انّ (ترجمہ) مسلم بن شہاب زہری سے روایت ہی کہ آنحضرت
رسول الله صلے الله علیه وسلم صلعم (قبیلہ) کندہ کے پاس اُنکے ڈیروں میں آئے اور ان
اتی کندة فی منازلهم وفیهم سید لهم میں انکا سردار ملیح تھا پھر آپنے انکو پیغام الٰہی سنایا اور انکو
یقال له ملیح فدعاهم الی الله عزوجل آپ کو اُن پر پیش کیا۔ مگر انہوں نے انکار ہی کیا
وعرض علیهم نفسه فابوا علیه اور نہ مانا۔

عن عبدالله بن حصین انه عبداللہ بن حصین سے روایت ہے کہ آپ قبیلہ بنی
اتی کلبا فی منازلهم الی بطن منهم کلب کے ڈیروں میں بنو عبداللہ کے قبیلہ کے پاس
یقال لهم بنو عبدالله فدعاهم الی تشریف لائے اور ان کو دعوة اسلام دی اور اپنے
الله عزوجل وعرض علیهم نفسه آپ کو پیش کیا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ ای بنو عبداللہ
حتے انه یقول لهم یا بنی عبدالله خدا نے تمہارے باپ کا نام بہترین نام بنایا۔ پس تم اُسی
ان الله قد احسن اسم ابیکم خدا کے حکم کی اطاعت کرو۔ لیکن انہوں نے
فاطیعوا امره فلم یقبلوا عنه ما عرض علیهم بھی انکار ہی کیا

کان رسول الله علی ذلك من امره حاصل کلام کہ آپ اسیطرح اپنے کام میں لگے رہتے
کلما اجتمع له الناس بالموسم اتاهم جب کبھی میلے ٹھیلے عربوں کے ہوتے تو آپ
یدعوا القبائل الی الله والی الاسلام قبیلہ قبیلہ کے پاس تشریف لاتے اور پیغام الٰہی پہنچاتے

ویعرض علیہم نفسہ وما جاء بہ الی اللہ	اور جو کچھ خدا سے لائے۔ وہ اور اپنا آپ پیش
من الہدی والرحمۃ لا یسمع بقادم من العرب	کرتے۔ کسی بڑے شریف عرب کے آنے کو سنتے
لہ اسم وشرف الا تصدی لہ فدعاہ الی	تو جھٹ اُس کے پاس پہنچتے اور جو کچھ آپ
اللہ وعرض علیہ ما عندہٗ۔	کو اللہ سے ملتا تھا پیش کرتے۔

پانچواں عام خطبہ

عنْ مسلم بن شہاب الزہری انہ	مسلم بن شہاب زہری سے روایت ہے کہ آپ بنو
اتی بنی عامر بن صعصعۃ فدعاہم	عامر بن صعصعہ کے قبیلہ کے پاس تشریف لائے اور
الی اللہ عزّ وجلّ وعرض علیہم نفسہ	خدا کیطرف ان کو دعوت دی اور اپنا آپ پیش کیا
فقال رجل منہم یقال لہ بحیرۃ فراس	ایک آدمی اُن میں بحیرہ فراس کے نام سے مشہور
واللہ لو انی اخذتُ ہذا الفتی من قریش	تھا۔ اُسنے کہا کہ اگر یہ قریشی جوان میری ساتھ ہوجائے
لاکلتُ بہ العرب ثم قال لہ ارأیت	تو میں سارے عرب کو کھا جاؤں (یعنے رام کرلوں) پھر وہ
ان نحن تابعناک علی امرک ثم اظہرک	آپ سے کہنے لگا کہ اگر ہم تیرے تابعدار ہوں اور
اللہ علی من خالفک ایکون لنا الامرُ	پھر خدا تیری مخالفون کے خلاف مدد کرے (یعنے
من بعدک۔ قال الامر الی اللہ یضعہ	تو غالب ہوجائے تو ایسی صورت میں) حکومت
حیث یشاء قال فقال لہ فنہدف	ہمارے نام ہوگی۔ آپنے فرمایا کہ یہ خدا کا کام ہے
نحورنا للعرب دونک فاذا اظہرک	وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ پھر وہ بولا کہ ہم تو
کان الامرُ لغیرنا لا حاجۃ بامرک	اپنے سینے تیری خاطر عرب سے چھلنی کرائیں اور جب غالب
فابوا علیہ۔	ہوں تو حکومت ہمارے غیر لیجائیں پھر ہمکو تمہاری تابعداری
فلما صدر الناس	کی ضرورت نہیں۔ اسی بنا پر یہ لوگ آپ سے منکر ہوئے
رجعت بنو عامر الی شیخ لہم	جب میلا بکھر گیا تو بنو عامر اپنے ایک بوڑھے ضعیف کے پاس پہنچے

قد كانت ادركته السن حتى لا يقدر على ان يوافي معهم الموسم فكانوا اذا رجعوا اليه حدثوه بما يكون فيه ذلك الموسم فلما قدموا عليه ذلك العام سألهم عما كان في موسمهم فقالوا جاءنا فتى من قريش احد بني عبد المطلب يزعم انه نبي ويدعوا الى ان نمنعه ونقوم معه ونخرج به معنا الى بلادنا۔

کہ جو اپنی پیرانہ سالی کے سبب انکے ساتھ میلے نہیں جاسکتا تھا۔ جب کبھی یہ لوگ اس کے پاس واپس آتے تو میلے کے تمام کوایف اس سے سناتے اور بیان کرتے۔ ایک سال جب وہ واپس آئے تو اسنے ان سے اس کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ (اب کے سال) ہمارے پاس قبیلہ عبد المطلب کا ایک قریشی جوان آیا اور اسنے بیان کیا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔ اور اس نے ہم سے چاہا کہ ہم اس کی حمایت کریں اور اس کے ساتھ ہو کر اپنے ہی شہروں پر یورش کریں۔

كذلك كان رسول الله يعرض نفسه في المواسم اذا كانت على قبائل العرب يدعوهم الى الله ويخبرهم انه نبي مرسل ويسألهم ان يصدقوه و يمنعوه حتى يبين عن الله ما بعثه به

غرضکہ اسیطرح آپ میلوں میں اپنا آپ قبائل عرب کے پیش کرتے اور خدا کی طرف ان کو دعوۃ دیتے اور انکو بتاتے کہ میں نبی رسول ہوں اور آپ انسے چاہتے کہ میری تصدیق کرو اور حمایت کرو کہ میں جو کچھ خدا سے لایا ہوں اس کو کھول کر بیان کروں۔

چھٹا عام خطبہ

عن عمرو بن قتادة الظفري عن اشياخ من قومه قالوا قدم سويد بن صامت اخو بني عمرو بن عوف مكة حاجا او معتمرا قال وكان سويد انما يسميه قومه فيهم

عمر بن قتادہ ظفری اپنی قوم کے شیوخ سے روایت کرتا ہے کہ سوید بن صامت عمرو بن عوف کا بھائی مکہ میں حج یا عمرہ کے لئے آیا۔ سوید کو اس کی قوم کے لوگ اس کی ہوشیاری شعر اور شرف

Marfat.com

الکامل لجلدہٖ وشعرہٖ ونسبہٖ و
شرفہٖ وھوالذی یقول ؎
الارب من تدعو صدیقاً ولوتری
مقالتہ بالغیب ماءلک مایفری
مقالتہ کالشحم ما کان شاھدًا
وبالغیب ماثور علی ثغرۃ النحر[1]
یسرک بادیہٖ وتحت ادیمہ
نمیمۃ غش تبتری عقب الظہر
تبین لک العینان ماھو کاتم
وماجن بالبغضاء والنظر الشزر
فرشنی بخیرٍ طال ماقد بریتنی
وخیر الموالی من یریش ولا یبری

نسب کے سبب سے کامل کے نام سے موسوم
کرتے۔ یہ شعر اُسی کے ہیں۔ (ترجمہ اشعار)
بہت سے لوگ ایسے ہیں جنکو تم صدیق سمجھتے ہو۔ لیکن پیٹھ
پیچھے وہ تمہارا پانی گندہ کرتے ہیں (یعنی تمہاری ہجو کرتے ہیں)
اسکی تمہارے سامنے کی باتیں چربی کی سی (چرب) ہوتی
ہیں۔ پیٹھ پیچھے وہ باتیں بیان کرتا ہے جو عیب کو
ظاہر کریں۔ اسکا ظاہر تمکو خوش کرتا ہے۔ مگر اسکے اندر چغلی
اور غیبت کا کھوٹ ہے جو بعد میں خراب ظاہر ہوگا
اسکی شرارت انگیز نظر اس کی دونوں آنکھوں سے اُس کے
چھپے ہوئے بغض اور شرارت کو تمہارے سامنے ظاہر کر رہی ہے
جب تک تم مجھ سے نیک سلوک کرتے رہے تو گویا پر لگا
کا فرش کر دیا۔ (اسواسطے) بہتر دوست وہی ہے جو نیکی کرے
اور برائی نہ کرے۔

معراشعار لہ کثیرۃ یقول لھا۔ قال ابن
قتادۃ فتصدی لہ رسول اللہ حین
سمع بہٖ فدعاہ الی اللہ والی الاسلام
قال فقال لہ سُوید فلعل الذی معک
مثل الذی معی فقال لہ رسول اللہ

علی ہذا القیاس اسکے اور بھی بہت سے شعر ہیں
قتادہ کہتا ہے کہ جب آنحضرت صلعم نے اس
آنا سُنا تو آپ اُس کے پاس تشریف لے گئے
اور اسلام اُس کے سامنے پیش کیا۔ سوید نے
کہا کہ شاید تیرے پاس وہی ہو جو میرے پاس ہے

---

[1] ثغرۃ النحر گویا وہ باتیں جو عیب ظاہر کریں۔ جسجگہ
ثغرۃ مغاکچہ سینہ تشتر کہ جاے نحر است ۱۲ منتہی الارب
ذبح کرتے ہیں۔ وہاں ایک چھوٹا سا گڑھ ہوتا ہے۔ اس کو ثغرۃ النحر کہتے ہیں۔ ہموار کے مقابل نشیب
ایک عیب ہے۔ اسواسطے عیب کو ثغرۃ النحر سے اہل عرب تعبیر کرتے ہیں ۔ ۱۲

Marfat.com

ما الذی معک قال مجلة لقمان	آپ نے فرمایا کہ تیرے پاس کیا ہے۔ اُس نے کہا
یعنی حکمة لقمان فقال رسول اللہ صلعم	نے کہا کہ لقمان کی حکمت آپنے فرمایا کہ اسکو میرے
اعرضها علیّ فعرضها علیہ فقال انّ	سامنے بیان توکرو۔ چنانچہ اُس نے بیان کیا۔
ھذا الکلام حسن معی افضل من	آپنے فرمایا کہ یہ جو آپنے بیان کیا ہے اچھا ہے لیکن
ھذہ قرآن انزلہ اللہ علیّ ھدی و نور	میرے پاس اس سے بھی اچھا قرآن ہے۔ جو اللہ تعالیٰ
قال فتلاء علیہ رسول اللہ القرآن	نے میرے پر نازل کیا وہ ہدایت اور نور ہے راوی
ودعاہ الی الاسلام فلم یقبل منہ و	کہتا ہے کہ آپنے اسکو قرآن شریف پڑھ کر سنایا اور
قال ان ھذا القول حسن ثم انصرف	اوراسلام کی دعوۃ دی۔ لیکن اُسنے نہ مانا۔ ہاں اتنا
عنہ وقدم المدینة فلم یلبث ان	ضرور کہا کہ بہت اچھا کلام ہے اور واپس
قتلہ الخزرج۔	مدینہ میں چلا گیا۔ تھوڑا عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ
	اس کو قبیلہ خزرج کے لوگوں نے قتل کر دیا

ساتواں خطبہ قبل از ہجرت

فلمّا اراد اللہ عزّ وجلّ	جب خداوند جل وعلا نے دین کا غلبہ اور اپنے
اظہار دینہ واعزاز نبیہ و	نبی کی عزت اور اپنے وعدہ کے پورا کرنے کا ارادہ
انجاز موعدہ لہٗ خرج رسول	کیا۔ تو آنحضرت صلعم حسب دستور اس میلہ
اللہ صلعم فی الموسم الذی	میں تشریف لے گئے جس میں آپ انصار کے
لقی فیہ النفر من الانصار	لوگوں سے ملے تو اپنا آپ اُن کے سامنے
فعرض نفسہ علی قبائل کما کان یصنع	پیش کیا۔ جیسا کہ آپ ہمیشہ ہر ایک میلہ میں کیا
فی کل موسم فبینما ھو عند العقبة	کرتے۔ اس اثناء میں کہ آپ عقبہ میں تھے آپکو
اذ لقی رھطا من نفر من الخزرج	ایک گروہ خزرج کا ملا۔ جونہی آپکی نظر اُن پر پڑی۔ تو

قال اراد الله بهم خيرًا لما لقيهم رسول الله - قال لهم من انتم قالوا نفر من الخزرج أمن موالی یهود قالوا نعم - قال افلا تجلسون حتى أكلمكم - قالوا بلى فجلسوا معه فدعاهم الى الله عز وجل وعرض عليهم الاسلام - وتلا عليهم القرآن - وكان مما صنع الله لهم به فی الاسلام - ان یهود كانوا معهم ببلادهم وكانوا اهل كتاب وعلم وكانوا اهل شرك اصحاب اوثان وكانوا قد عزوهم ببلادهم فكانوا اذا كان بينهم شیٔ قالوا لهم ان نبيًا الان مبعوث قد اظل زمانه نتبعه ونقتلكم معه قتل عاد وارم فلما كلم رسول الله أولئك النفر ودعاهم الى الله قال بعضهم لبعض تعلمن والله انه للنبي الذي توعدكم به يهود فلا يسبقنكم اليه فاجابوه فيما دعاهم

آپ نے فرمایا کہ خداوند جل و علا ان سے بہتری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تب آپ نے پوچھا کہ آپ کون لوگ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم قبیلہ خزرج کے لوگ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا یہود کے غلام ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ بیٹھتے نہیں کہ آپ سے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کیوں نہیں تب سب لوگ بیٹھ گئے۔ آپ نے ان کو خدا کی طرف دعوت دی اور دین اسلام پیش کیا۔ اور قرآن مجید پڑھ کر سنایا۔ خدا نے انکو اسلام میں لانے کا یہ سبب کیا۔ کہ یہ لوگ ایسے تھے کہ جنکے ساتھ انکے شہروں میں یہود رہتے اور وہ اہل کتاب اور اہل علم مشرک اور انکے شہروں میں بہت معزز گنے جاتے تھے۔ یہود اور ان لوگوں میں جب کوئی بات ہوتی تو یہود کہتے اب وہ نبی آنیوالا ہے اس کا زمانہ اب سایہ افگن ہے۔ ہم اس کی تابعداری کرینگے اور تم سے عاد اور ارم والی لڑائیاں لڑینگے۔ جب آنحضرت صلعم نے اُن سے یہ بات کہی اور اللہ کی طرف ان کو دعوت دی تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے یارو معلوم رہے کہ اللہ کی قسم یہ وہی نبی ہے جس کا وعدہ تم سے یہود کرتے تھے۔ پھر ہم کیوں اُن سے سبقت نہ کریں۔ پس انہوں نے دین کو

Marfat.com

قبول کیا اور تصدیق کی اور اسلام پر پختہ ہو گئے۔ الیہ بانّ صدّقوہُ وقبلوہُ منہُ ما عَرَضَ علیہم من الاسلام

جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے حضور علیہ السّلام کے جدّ و جہد سے وہ بھی دن آیا کہ مکہ معظمہ کے مٹھی بھر مسلمانوں کے علاوہ مفصّلات میں بھی یہ نور کام کرنے لگا۔

چنانچہ اگلے سال پھر یہ لوگ اور مسلمانوں کے ہمراہ مکہ میں آئے (یہی وہ سال ہے۔ کہ جس کے اندر حضور علیہ السّلام کو دولت معراج نصیب ہوئی) اور قریباً ستر مدنی آدمی عقبہ میں آپ کی خاطر جمع ہوئے۔ چنانچہ اپنے چچا عباس کی معیت میں اُن سے آکر ملے۔ اور اُن کو تبلیغ اسلام کی اور قرآن شریف سنایا۔ اس کے بعد سلسلہ گفتگو یہاں تک پہنچا کہ مدنی لوگوں نے آپ سے استدعا کی کہ آپ ہمارے شہر کو شرف اقامت بخشیں اور ہم ہر طرح سے آپ کی خدمت اور خاطر داری میں کوتاہی نہیں کرینگے آپ نے اظہار رضامندی کیا۔ مگر حضور علیہ السّلام کے چچا عباس لوگوں سے مخاطب ہو کر بولے اور آپ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ انکی عزت و حرمت اپنے قبیلہ میں کافی ہے۔ اب یہ قریش سے خفا ہو کر تمہارے ساتھ چلنے کی بات تسلیم کر چکے ہیں کیا آپ لوگ بھی ان کی حفاظت اور خاطر میں ہمہ تن ساعی ہوگے؟ دیکھو اس وقت ان کی موجودگی کے سبب لوگ کسی قدر دبے ہوئے ہیں۔ ممکن ہے کہ جب آپ کے شہر میں چلے جائیں تو یہ لوگ زیادہ جوش میں آکر لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچائیں اور معاملہ طول کھینچے اور خونریزی تک نوبت پہنچے۔ تو اُسوقت تم لوگ ان کی مدد کے لئے تیار ہو جاؤ گے؟

براء ابن معرور بولے کہ خدا کی قسم جو ہماری زبان پر وہی دل میں ہے۔ اور حضور علیہ السّلام سے مخاطب ہو کر بولے کہ جس قسم کا ہم سے عہد چاہتے ہیں

Marfat.com

لے لیں۔ تب آپ نے فرمایا۔

یایعونی علی السمع والطاعة فی النشاط والکسل والنفقة فی العسر والیسر وعلی الامر بالمعروف والنہی عن المنکرو ان تقولوا فی اللہ حق لاتخافون لومة لائم وعلی ان تنصرونی و تمنعونی بالحق اذا قدمت علیکم مما تمنعون منہ انفسکم وابناءکم وازواجکم۔	مجھ سے عہد کرو۔ میری بات کے سننے اور اطاعت کا۔ خوشی اور غم میں۔ اور خرچ اخراجات کا تنگی اور فراخی میں اور نیک اور بُرے کاموں کی نسبت میرے حکم کی تعمیل کا۔ اور سچی بات کہنے میں کسی کی پروا نہ کرنے کا۔ اور ضرورت کے وقت میری مدد کا۔ جبکہ میں تمہارے میں جار ہوں۔ اور میری حفاظت کا جسطرح کہ تم اپنی اور اپنے بال بچہ و بیوی کی حفاظت کرتے ہو۔

براء بن معرور نے آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر ان تمام باتوں کی قسم اٹھائی۔ اور اس کے بعد کہا۔ کہ ایک میں بھی عرض کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کہو۔ براء نے کہا۔ کہ جب معاملہ لڑائی اور جہاد تک پہنچے۔ اس وقت ضرور ہے کہ خداوند جل وعلا آپ کی نصرت اور مدد کریں۔ اور آپ کو آپ کے دشمنوں پر فتح وظفر نصیب ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ آپ کو محبت وطن پھر مکہ کیطرف کشش کرے اور آپ ہم کو چھوڑ آئیں۔ آپؐ نے تبسم کیا۔ اور فرمایا۔ کہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔

انتم منی وانا منکم احارب من حاربتم واسالم من	تم میرے اور میں تمہارا جس سے تم لڑو گے اس سے میں بھی لڑونگا۔ جس سے تم صلح

Marfat.com

سالتمہر کروگے۔ اس سے صلح رکھونگا۔

اس عہد و پیمان کے بعد مدنی لوگ واپس چلے گئے۔ اور یہ معاملہ ماہ ذی الحجہ میں طے ہوا۔

مدنی لوگوں کے اسلام لانے کی خبر مکہ کے گلی کوچوں میں پھیل گئی چنانچہ اس کے تین ماہ بعد حضور نے ہجرت کی۔

اگرچہ تفصیل ہجرت ہمارے موضوع میں نہیں ہے۔ مگر سلسلہ کلام کے ربط کے لحاظ سے مختصراً اس کا ذکر بھی کیا جاتا ہے۔

جب اہل مدینہ نے آپ سے عہد و پیمان کرلئے۔ اور کفار مکہ کو یہ بات معلوم ہوگئی۔ تو وہ نہایت طیش سے ازخود رفتہ ہوگئے۔ اور نہایت پختگی اور مستعدی سے اسلام کی بیخکنی کے درپئے ہوگئے۔ اور صحابہ کی جان و مال ہر طرح خطرہ میں پڑگئی۔ اور جو بدسلوکی اُن سے ہوسکتی۔ ان بیچاری نومسلموں کے لئے عام کردی۔

تب حضور علیہ السلام نے صحابہ کو ہدایت کی کہ یکے بعد دیگرے مدینہ کو چلے جائیں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے عالم رُویا میں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہم کسی نخلستان کی طرف ہجرت کرینگے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو بزرگ بہ تعمیل ارشاد حضور علیہ السلام عازم ہجرت ہوئے وہ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ابوبکر نے بھی آپ سے استدعا کی کہ مجھے بھی اجازت ہو کہ میں بھی چلاجاؤں۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ ابھی ٹھہرو۔ امید ہے۔ کہ ہم بھی ہجرت کریں۔ اس بات کو حضرت ابوبکر نے سنکر دو اونٹ اپنے طویلہ میں ہر وقت تیار رہنے کے لئے حکم دیا۔ تاآنکہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام کو آیت رَبِّ

Marfat.com

ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدقٍ واجعل لی من لدنك سلطٰناً نصیراً۔ کے ماتحت ہجرت کا حکم آگیا۔ اُدھر کفار قریش نے بڑی ہوشیاری اور تیزی سے اس بات کا تہیہ کیا کہ محمد (صلعم) کا کسی ایسی طرح جھگڑا طے کریں کہ یہ خود کہیں مدینہ کو نہ چلے جائیں۔ اور پھر مدینہ والوں کی مدد سے ہمارے ساتھ چپقلش زیادہ کریں۔ چنانچہ دار الندوہ میں چالیس آدمی اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ اور بڑی بحث تمحیص کے بعد طے پایا۔ کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک آدمی شریک ہو کر بلوہ کا رنگ پیدا کریں۔ اور اس میں محمد (صلعم) کی جان کا فیصلہ کر دیں۔ پھر بنو ہاشم کس کس سے لڑیں اور مطالبہ کرینگے۔ آخر معاملہ دیت پر طے ہو گا۔ جس کو ہم بطیب خاطر پورا کر دینگے۔ اُدھر خداوند جل وعلا نے آپ کو اس منصوبہ کی آیت اذ یمکر بك الی آخرہ الآیۃ کے ذریعہ اطلاع دی۔ اور جبرئیل ؑ نے یہ حکم واجب الاذعان آپ کو پہنچا دیا۔ کہ ان اللہ یامرك بالھجرۃ۔

جب رات ہوئی تو کفار قریش نے اپنا کام کرنے کے لئے آپ کے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ تاکہ رات کو ہی آپ کا کام پورا کر لیں۔

چونکہ آپ کو انکی تمام منصوبہ بازیوں کی خبر تھی۔ آپ نے اپنی چارپائی پر اپنے پیارے بھائی علی علیہ السلام کو سونے کا حکم دیا۔ اور آپ بخوف وخطر آیت وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۔ پڑھتے ہوئے نکل گئے۔ اور ان بدنصیبوں کو خبر تک نہ ہوئی۔ کسی قدر دیر کے بعد کسی ایک نے کہا۔ کہ آخر اب کام کرو گے بھی یا نہیں؟ تب انہوں نے کہا کہ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ جب محمد صلعم امنہ اندھیرے یہاں سے

نکلے۔ تو اس وقت سب کے سب اس پر ٹوٹ پڑیں اور اپنا کام پورا کریں۔

ایک بولا کہ وہ تو تمہارے بیچ سے ہوتے ہوئے چلدیئے۔ چنانچہ اس شبہ کے دور کرنے کیلئے انہوں نے خوابگاہ پر پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ حضرت علی رضؓ کی آنکھ کھل گئی۔ اور آپ نے زور سے فرمایا۔ کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ سب نے آپ کی آواز کو شناخت کر کے کہا کہ اے علی محمدؐ کہاں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تم نے اس کو میرے سپرد کیا تھا۔ یہ بات سُنکر مارے غصہ کے دیوانے ہو گئے۔ اور چاہا کہ علی پر ہاتھ صاف کریں۔ مگر ابو جہل نے لوگوں کو روکا اور کہا کہ یہ بیچارہ اس کا دام افتادہ کچی عقل کا آدمی ہے۔

اُدھر حضور علیہ السلام دوپہر کے وقت حضرت ابو بکر کے مکان پر تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ یہاں کوئی غیر تو نہیں ہے۔ ابو بکر نے کہا۔ کہ میری دو لڑکیاں ہیں جن میں ایک آپ کی بیوی ہے۔ آپؐ نے ہجرت کا حکم سنایا۔ ابو بکر بولے الصحبۃ یا رسول اللہ۔ یعنی میں بھی جناب کے ہمرکاب جاؤنگا۔ جسکا جواب حضور نے اثبات میں دیا۔ اور کھانا وہاں ہی کھایا۔ اور رات کے لئے کھانا باندھ لیا گیا۔ آپؐ نے عبداللہ بن ابو بکر کو بلا کر فرمایا۔ کہ تم دن کو یہاں ہی رہا کرو۔ اور رات کو کفار کی خبریں مجھے پہنچایا کرو۔ چنانچہ آپ پنجشنبہ کے روز ماہ ربیع الاوّل میں بعثت سے تیرھویں سال ابو بکر کی کھڑکی سے معہ ابو بکر کے نکل کر غار ثور کو سدھارے۔

کہتے ہیں کہ آپ نے پاؤں مبارک سے چپلی اُتار دی اور محض انگلیوں کے بل چلکر غار ثور میں پہنچے۔ جس سے آپ کے پاؤں بھی زخمی ہو گئے۔ اور

ملہ اکثر مورخین نے آپکا حضرت ابو بکر کے گھر سے رات کیوقت نکلنا اور تاریخ ۲۷ صفر سنہ ۱۳ نبوۃ روز پنجشنبہ لکھا ہے۔ منہ

Marfat.com

آخر حضرت ابوبکر نے آپ کو کندھوں پر اٹھالیا۔ ادھر قریش کی دوشش چاروںطرف پھر رہی تھی۔ پہلے یہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر گئے۔ اور آپ کی لڑکی سے دریافت کیا۔ کہ ابوبکر کہاں ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے کیا معلوم۔ وہ گھر میں اسوقت نہیں ہیں۔

ابوجہل نے غصّہ سے اس بچہ کو ایسا طمانچہ مارا۔ کہ اس کی بالیاں گر گئیں۔ وہاں سے یہ لوگ بے نیل مرام چلے گئے۔ اور باہر جاکر اعلان کیا۔ کہ اگر کوئی شخص محمد (صلعم) کا صحیح پتہ دے گا۔ اس کو سو اونٹ انعام دیا جائیگا۔ اور خود بھی تلاش کرتے کرتے غار ثور تک پہنچے۔ اور سراغرساں نے کہا۔ کہ یہاں سے آگے آپ کا مقصد تجاوز نہیں کرسکتا۔ غار کے دروازہ پر پہنچے۔ تو وہاں کبوتری کے انڈے اور مکڑی کا جالا دیکھ کر مایوس ہو کر واپس آئے *

حضرت ابوبکر کی یہ جاں نثاری اور ایثار اور اس گھڑی کی صحبت رسول پتہ دیتی ہے۔ کہ آپکو اس ہستیٔ پاک سے کیسا دلی تعلق تھا۔ اور آپ کا فرزند عبداللہ دونوں وقت دودھ اور کھانا پہنچاتا۔ اور کفار کے اخبار بھی سناجاتا۔ اور تین روز وہ ایسا ہی کرتا رہا۔

اس موقعہ پر ہمارے شیعہ دوست ابوبکر کی اس خدمت عظمےٰ کو دیکھ کر آپے میں نہیں رہتے۔ اور لاتحزن ان اللہ معنا میں حُزن کے لفظ کو دیکھ کر آپ کے ایمان کو اشتباہ کی نظر سے دیکھتے۔ اور طرح طرح کی چہ میگوئیاں کرتے ہیں۔ اس ناگوار قصّہ کو ہم یہاں چھیڑنا نہیں چاہتے۔ ورنہ ہم حق رکھتے ہیں۔ کہ اُن سے دریافت کریں۔ کہ جبکہ حزنٔ ملال سے ابوبکر کا ایمان متزلزل دکھائی دیتا ہے۔ تو اس بزرگ ہستی کا کیا حال ہے۔ جو انگلیوں کے بل خوف

Marfat.com

کفار سے غار ثور تک پہنچا ہے۔ اور ہمارے امامیہ علما غالباً اس روایت کی تردید بھی نہیں کر سکتے۔

غرضکہ تیسرے روز علی الصباح غار ثور سے نکلکر دونوں صاحبوں نے ایک ہی اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف کوچ کیا۔

ایک اونٹ پر آپ اور ابوبکر سوار ہوئے۔ اور دوسرے پر عبد اللہ[۱] بن اریقط دیلی اور عامر بن فہیرہ تھے۔ لکھا ہے کہ جب حضور کسیقدر مکہ سے دور نکل گئے۔ تو مکہ کی طرف منہ کر کے فرمایا۔ اے مکہ اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ میں تجھے محبوب رکھتا ہوں اگر تیرے رہنے والے مجھے نہ نکالتے تو میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا اور کسی اور شہر کو پسند نہ کرتا۔ میں تیری مفارقت کا رنج و غم دل میں لئے جاتا ہوں۔

یہ قافلہ دن رات سفر طے کرتا ہوا دوسرے روز دوپہر کو ایک جگہ جا کر سستانا گیا۔ اور اتر پڑا

حضرت ابوبکر نے وہاں ایک چمڑے کا ٹکڑہ نکالکر اس پر آپ کو استراحت کرنے کے لئے عرض کیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کی آنکھ لگ گئی۔ اور ابوبکر ادھر اُدھر پھرنے لگے۔ اور اتفاقاً ایک قریشی چوپان سے مل گئے۔ جو وہاں بکریاں چراتا تھا۔ حضرت ابوبکر کا اس سے پہلے بھی کچھ تعارف تھا۔ اُس سے تازہ دودھ بکری کا لیا۔ اور اس میں ٹھنڈا پانی ڈالکر حضور کے پیش کیا۔ اور آپ نے نوش فرمایا۔ پھر وہاں سے کوچ کیا۔ اور آخر منزل قُدَید پر جا اترے۔ جہاں ام معبد عاتکہ بنت خالد خزاعیہ خیمہ زن تھی۔ آپ اس کے خیمہ میں مہمان ہوئے۔ مگر غریب

---

[۱] اسکو رستہ دکھانیکے لئے نوکر رکھ لیا گیا تھا ۱۲ منہ [۲] آپ عبد الرحمن ابوبکر کے غلام اور حضرت ابوبکر کی بکریاں چراتے اور غار میں ہر روز دودھ پہنچاتے تے ۱۲ منہ

میزبان کے پاس مہماں نوازی کے لئے کچھ نہ تھا۔ جس کا اس نے مناسب الفاظ میں عذر کیا۔ آپ نے اس کے ایک گوشہ میں ایک لاغر بکری دیکھ کر فرمایا۔ کہ کیا یہ دودھ دیتی ہے۔ ام معبد نے عرض کی کہ خشک سالی کے سبب یہ بکری ایسی کمزور ہوگئی ہے۔ کہ ریوڑ کے ساتھ باہر نہیں جاسکتی۔ دودھ کا تو کیا ذکر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میں اس سے دودھ دوہ لاؤں۔ اس نے کہا کہ میں قربان جاؤں۔ آپ کو اختیار ہے۔ چنانچہ آپ نے اللھم بارك فی شاتھا کہکر اس کا دودھ دوہنا شروع کیا۔ اور اس قدر دودھ نکلا۔ کہ ام معبد کا کنبہ اور مہماں اس کے دودھ سے سیراب ہوگئے۔ ام معبد نے جب یہ معجزہ مشاہدہ کیا۔ تو کہنے لگی۔ کہ حضور میرا ایک ہفت سالہ بچہ گنگ ہے۔ حضور اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ وہ اچھا ہو جائے۔ آپ نے بچہ کو طلب فرمایا۔ اور دہان مبارک سے ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالدی۔ اور وہ بچہ بولنے لگ گیا۔ وہ گٹھلی وہاں اُس نے دبا دی۔ جس سے ایک کھجور کا درخت وہاں پیدا ہوکر ایک عرصہ تک پھل دیتا رہا۔ اور پھر یہ مبارک قافلہ وہاں سے بھی چلدیا۔ ام معبد کا شوہر اکثم بن ابی الجون مکنّٰی بابو سعید جب گھر میں آیا۔ تو بکری کا دودھ اور بچے کا بولنا دیکھکر حیرت میں رہ گیا۔ ام معبد سے سارا قصہ اور اُن مہمانوں کا حلیہ سنکر متعجب ہوا۔ ام معبد نے جو حلیہ آپ کا اکثم کو سنایا۔ وہ اُسی کے الفاظ ہیں۔ ہم بغرض تازگی ایمان ناظرین لکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ اس نے کہا۔

رَأَیتُ رَجُلًا ظَاھِـــرَ الْوَضَاءَةِ۔ اَبْلَجَ الْوَجْهِ حَسَنَ الْخُلُقِ۔ لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ۔	میں نے ایک خندہ پیشانی خوبرو دلربا چہرہ والا خوش خلق آدمی دیکھا۔ نہ اس میں توند کا عیب اور نہ لاغر نحیف ہونے کا نقص (یعنی

لَمْ يُزْرِ بِهٖ صَعْلَةٌ - وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ - فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ - وَفِي أَشْفَارِهٖ وَطَفٌ - وَفِي صَوْتِهٖ صَحَلٌ - وَفِي عُنُقِهٖ سَطَعٌ وَفِي لِحْيَتِهٖ كَثَاثَةٌ - أَزَجُّ - أَقْرَنُ - إِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ - وَإِنْ تَكَلَّمَ سَمَا بِهٖ - وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ - أَجْمَلُ النَّاسِ وَأَبْهَاهُمْ مِنْ بَعِيْدٍ - وَأَحْسَنُهُ وَأَعْلَاهُمْ مِنْ قَرِيْبٍ - حُلْوُ الْمَنْطِقِ - فَصْلٌ لَا نَذْرٌ - وَلَا هَذْرٌ - كَأَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتٌ نُظِمْنَ يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ - لَا يَشْنَأُ مِنْ طُوْلٍ - وَلَا تَقْتَحِمُهُ الْعُيُوْنُ مِنْ نَظَرٍ - غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ أَنْضَرُ الثَّلٰثَةِ مَنْظَرًا - وَأَحْسَنُهُمْ قَدْرًا -

موزون اندام) خوبصورت - نہایت قبول صورت اس کی سرگیں آنکھیں - اسکی پلکیں دراز - اس کی آواز صاف - گردن صراحی دار - گھنی ڈاڑھی - جب چپ ہوتا ہے - تو اس سے ایک وقار ظاہر ہوتا ہے - اگر بات کرتا ہے - تو اعلیٰ درجے کی - اور واضح اور صاف اور روشن ہوتی ہے - دور سے سب اونچا اور درخشاں نظر آتا ہے اور قریب سے نہایت خوبصورت اور سب سے برتر - شیریں گفتار - واضح البیان نہ کم گو - نہ بیہودہ گو - اس کی بات گویا موتی کی لڑی ہے جو یکے بعد دیگرے اوپر سے آہستہ آہستہ آرہے ہیں - جو طول کے عیب سے پاک ہوتی ہے - اس کے دیکھنے سے آنکھیں سیر نہیں ہوتیں (یعنی کسی دوسری طرف نہیں جاتیں - زیندہ شاخ دو شاخوں میں (یعنی تروتازہ) وہ اپنے تینوں ساتھیوں سے تروتازہ چہرہ والا اور عزت وقدر میں اُنسے کہیں بہت بڑھا ہوا ہے -

---

۱ ص ع ل ۃ - اے اصغر الراس ۱۲ ۲ ای شفار عینیہ ای الشعر النابت بحافۃ ناہج طلبیہ ۱۲ ۳ قطف اے طول ۱۲ ۴ ازج - ای رقیق طرف الحاجب ۱۲ ۵ اے مقرون الحاجبین ۱۲ ۶ اے لا تتجاوز ۱۲

Marfat.com

لَهٗ رُفَقَاءُ یَحُفُّوْنَ بِہٖ۔ اس کے رفیق اس کے گرد وپیش رہتے ہیں۔
اِنْ قَالَ نَصَتُوْا لِقَوْلِہٖ۔ جب بولتا ہے۔ تو اس کی بات ہمہ تن گوش ہوکر
وَاِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوْا بِاَمْرِہٖ۔ سنتے ہیں۔ اگر کوئی حکم دیتا ہے۔ تو اس کی جلد
مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ تعمیل کرتے ہیں۔ وہ مخدوم مطاع ہے۔ نہ
وَلَا مُفَنَّدٌ۔ ترشرو۔ نہ فضول گو۔

اس واقعہ کو سُنکر ابو سعید فوراً بال بچہ کو ساتھ لیجا کر مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا۔ ادہر قریش نے آپ کے اور آپ کے یار غار ابو بکر صدیق کے پکڑنے پر سو اونٹ کا انعام مشتہر کیا۔ بنی مدلج کے ایک نوجوان سراقہ نامی نے اس انعام کے حاصل کرنے کا مصمم ارادہ کرکے آپ کا تعاقب کیا۔ ایک تیز گام گھوڑی پر مسلح ہوکر نکلا۔ حتیٰ کہ اُس نے آپ کو جالیا۔ مگر آپ نے کچھ بھی توجہ اس کی طرف نہ کی۔ اور فرمایا اللھم اکفنا بما شئت یعنی اے اللہ ہم کو اس کے شر سے محفوظ رکھ۔ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں ایسے زمین میں گڑ گئے۔ کہ آخرش پکار اُٹھا۔ کہ اے محمدؐ مجھے چھوڑ دے۔ تاکہ میں تیرا تعاقب کرنے والوں کو روک دوں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ اللھم ان کان صادقاً فاطلقہٗ۔ یعنی اے اللہ اگر یہ سچا ہے تو اس کے گھوڑے کو نجات دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور سراقہ نے اپنی ترکش میں سے ایک تیر نکال کر آپ کو دیا۔ کہ آپ اس کو ہمراہ لیجائیں یہ میری ایک نشانی ہے۔ جو آپ میرے آدمیوں کو جو راستہ میں ملینگے۔ دکھا کر اُن سے ہر ایک طرح کی خدمت لے سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ صرف اس قدر چاہتا ہوں۔ کہ تم میرے راز کو مخفی رکھنا۔ اور کفار سے نہ بیان کرنا۔

Marfat.com

اس کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا۔ کہ کَیْفَ بِکَ اِذَا لَبِسْتَ سِوَارَیْ کِسْرٰی یعنی کیسا وقت ہوگا۔ کہ جب تو کسریٰ کے کنگن پہنے گا۔

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشینگوئی تھی۔ جو عہد فاروقی میں ایران کی فتح ہونے پر پوری ہوئی۔ اور حضرت عمرؓ نے اسی کو یاد کر کے کسریٰ کے کنگن جو غنیمت میں آئے تھے۔ اس کے ہاتھ میں ڈالدیئے۔

ان تمام واقعات سے سراقہ کو یقین ہو گیا۔ کہ آپ کا مظفر۔ منصور ہونا اور اسلام کا غلبہ ضروری امر ہے۔ تب اُس نے خط امان کی درخواست کی اور اپنے فہیرہ رفیق راہ سے یہ سند لکھوا کر اس کے حوالے کی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ جوان سراقہ مشرف باسلام ہوا۔

حاصل کلام سراقہ وہاں سے واپس ہوا۔ اور لوگوں سے اس نے یہ ظاہر کیا۔ کہ وہ مجھے نہیں ملے۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ اب تعاقب کی کوشش فضول ہے۔ وُہ کہیں نہیں ملینگے۔ ابوجہل نے جب سراقہ کی یہ باتیں سنیں۔ تو تحقیراً یہ شعر سراقہ کی بابت اس کی زبان سے نکلے۔

بَنِیْ مُدْلِجٍ اِنِّیْ اَخَافُ سَفِیْہَکُمْ سُرَاقَۃَ یَسْتَغْوِیْ بِنَصْرِ مُحَمَّدٍ عَلَیْکُمْ بِہٖ اَنْ لَّا یُفَرِّقَ جَمْعَکُمْ فَتُصْبِحُوْا شَتّٰی بَعْدَ عِزٍّ وَسُؤْدَدٍ

اوبنی مدلج والو میں تمہارے بیوقوف سراقہ سے ڈرتا ہوں کہ وہ تمکو محمدؐ کی مدد پر برانگیختہ کر کے گمراہ نہ کرے۔ دیکھو تم اس سے بچو۔ وہ تمہارے اتفاق کو کہیں کھو نہ دے۔ اور پھر تم متفرق ہو کر اپنی عزت اور سرداری کو کھو بیٹھو۔ سراقہ نے جب یہ دونو شعر سنے تو حکم حق برزبان جاری اس سے رہا نہ گیا۔ اور بول اٹھا۔

اَبَا الْحَکَمِ وَاللَّاتِ اِنْ کُنْتَ شَاھِدًا او ابا الحکم (ابوجہل) قسم ہے لات کی۔ کہ اگر

Marfat.com

لَأَمْرٍ جَوَادِيٓ اِذْ تَسِيْخُ قَوَائِمُهٗ	میرے گھوڑے کے پاؤں کا دھس جا
عَجِبْتَ وَلَمْ تَشْكُكْ بِاَنَّ مُحَمَّدًا	دیکھتا۔ تو تجھے تعجب ہوتا۔ اور تجھ کو
نَبِيٌّ بِبُرْهَانٍ فَمَنْ ذَا يُكَاتِمُهٗ	شک نہ رہتا کہ محمد صلعم اپنی صادق
عَلَيْكَ بِكَفِّ النَّاسِ عَنْهُ فَاِنَّنِيْ	پھر کون ہے کہ اس کی نبوۃ کو چھپا سک
اَرٰى اَمْرَهٗ يَوْمًا سَتَبْدُوْ مَعَالِمُهٗ	تجھے لازم ہے۔ کہ لوگوں کو اس سے رو

دے میں نے اسکے معاملہ کو دیکھ لیا ہے۔ کوئی دن جاتا ہے۔ کہ اس کے نشان صداق

ظاہر ہوا چاہتے ہیں۔

یہ مبارک قافلہ مسافت طے کرتا ہوا دور نکل آیا۔ اس انعام کا اشتہ

بریدہ بن الحصیب اسلمی کو بھی پہنچ چکا تھا۔ وہ بھی اسی ٹوہ میں اس قافلہ کو آ

اور آپ نے آتے ہی اس کا نام دریافت کیا تو آپ نے معًا اس کے نام

تفاؤل لیا۔ اور فرمایا بَرَدَ اَمْرُنَا یعنی ہمارا معاملہ درست ہوگیا۔ اور اسلمی

سَلِمْنَا۔ یعنی ہم نے سلامتی حاصل کی۔

یہ آپ کے برجستہ الفاظ بریدہ کے دل میں اتر گئے۔ اور متعجب ہو کر آپ کا

اسم گرامی دریافت کیا۔ تو آپ نے جب تبلایا۔ تو وہ عاشقانہ رنگ میں بول ا

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ۔ اس کے ہمراہ

کے زیر اثر قریبًا ستر آدمی اور تھے۔ جو سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

علی الصباح کوچ کے وقت اس بزرگ نے اپنی پگڑی کو دو حصے

میں پھاڑ کر ایک حصہ کا جھنڈا بنا کر سواروں کے آگے آگے چلتا اور

امن کا بادشاہ صلح کا حامی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دینے والا تشریف لا

لہ۔ اہل سیر بعض حدیثوں کے حوالے لکھتے ہیں کہ بریدہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ر

زبیر بن العوام یا طلحہ بن عبید اللہ علی اختلاف الاقوال شام کی تجارت سے واپس آرہے تھے۔ کہ یہ بھی آپ سے ملے۔ اور حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر کو سفید کپڑے پہنائے۔ اور انہوں نے ارادہ ظاہر کیا۔ کہ ہم بھی حضور کے ہمراہ مدینہ کو چلتے ہیں۔ مگر حضور نے اجازت نہ دی۔ اور فرمایا۔ کہ مناسب یہی ہے کہ تم پہلے مکہ میں جاؤ۔ اور پھر وہاں سے مدینہ کو آنا۔ ا

ادھر مدینہ منورہ میں بھی یہ خبر پہنچ گئی۔ کہ کوکبہ نبوی بارادہ مدینہ آرہا ہے ہر روز لوگ استقبال کی غرض سے شہر سے نکلتے۔ اور دوپہر تک انتظار کرکے واپس ہوتے۔

آخر وہ دن مبارک بھی آگیا۔ کہ جب لوگوں نے دور سے سفید پوش سوارن کو آتے دیکھا۔ مدینہ والے جامے میں پھولے نہ سمائے اور انہوں نے مسلح ہوکر بمقام حرہ پہنچکر حضور کی قدمبوسی کی۔

تہنیت و تحیت والے ایک دوسرے پر گرے جاتے۔ جو کم و بیش پانسو آدمی تھے۔ بچے اور عورتیں کہتی تھیں۔ جاء نبی اللہ جاء رسول اللہ۔ اور کچھ عورتیں دف کے ساتھ کہہ رہی تھیں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ ہم پر بدر کامل وداع کی گھاٹیوں سے طلوع ہوا۔
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَیٰ لِلّٰہِ دَاعِ ہم پر اسکا شکریہ واجب ہے کہ اسنے خدا کیطرف ہمکو بولایا

بقیہ صفحہ سابقہ کہ تم میرے بعد خراسان کے ایک شہر میں جاؤگے۔ جو میرے بھائی ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا۔ اور تم قیامت کے دن اہل مشرق کے سردار ہوگے۔ چنانچہ یہی بریدہ حضور کے بعد اسلامی غازیوں کے ہمراہ وارد مرو ہوا۔ اور وہاں ہی ان کا انتقال ہو کر محلہ نان پائیوں میں پیوند زمین ہوئے۔ ۱۲

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا — اے وہ (بزرگ) جو ہم میں بھیجا گیا ہے۔

جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ — قابلِ تعمیل احکام کو لایا ہے۔

قبیلہ بنو نجار کی لڑکیاں کہتی تھیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ — ہم بنو نجار کی لڑکیاں ہیں۔ اور ہمارا پڑوسی

وَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ — محمدؐ رسول اللہ کیا خوب پڑوسی ہے۔

یہ ارجوزے آپ سنکر فرماتے اِنِّیْ اُحِبُّکُمْ یعنی میں تم کو دوست رکھتا ہوں۔ اور یہ الفاظ مکرر سہ کرر دھراتے۔ آپ نے مدینہ کی سیدھی سمت محلہ قبا کی طرف باگ موڑی۔ اور اس میں فروکش ہوئے۔ اور یہ تاریخ ۱۲۔ ربیع الاول سنہ ۱۳ نبوی دوپہر کا وقت اور پیر کا دن تھا۔ کہ جب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین اس بستی پر سایہ افگن ہوئے

حضور علیہ السلام غار ثور سے نکل کر مندرجہ ذیل منازل پر مقام کرتے ہوئے مدینہ منورہ میں پہنچے۔

(۱) اسفل عسفان (۲) اسفل اُنجُّ (۳) قدید (۴) الخرار (۵) ثنیۃ المرۃ (۶) القف (۷) لفت (۸) مدالہ لفت (۹) مدالہ مجاج۔ (۱۰) مرحج مداج (۱۱) مرجح ذی العضون۔ (۱۲) بطن ذی کبد (۱۳) حدا جد (۱۴) اَجْرَدْ (۱۵) ذی سلم از بطن اعدا (۱۶) عیابید (۱۷) الفاحہ (۱۸) المعرج (۱۹) ثنیۃ العایز (۲۰) بطن دیم (۲۱) قبا۔

آپ قبا میں چند روز بانتظار حضرت علی قیام پذیر رہے حتے کہ حضرت علی آگئے۔ قبا میں آپ نے ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔ جس کی قرآن شریف نے ان الفاظ میں تعریف بیان کی

لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیه رجال
یحبون ان یتطهروا واللہ یحب المتطہرین ط

آپ نے جمعہ کے روز قبا سے مدینہ کی طرف کوچ کیا۔ بنی سالم بن عوف کے قبیلہ میں پہنچے۔ تو جمعہ کا وقت آگیا۔ وہاں کے۔ لوگوں نے پہلے ہی وہاں ایک مسجد بنا رکھی تھی۔ وہاں آپ نے خطبہ جمعہ فرمایا۔ اور نماز ادا کی خطبہ مندرجہ ذیل ہے۔

آپ کا آٹھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْمَدُہٗ وَ	میں اللہ کی تعریف کرتا اور اسی سے مدد مانگتا اور
اَسْتَعِیْنُہٗ وَاسْتَھْدِیْہِ + وَ	اسی سے طلب مغفرۃ اور طلب ہدایت کرتا ہوں۔
اُؤْمِنُ بِہٖ وَلَا اَکْفُرُہٗ + وَاُعَادِیْ	اور اسپر ایمان لاتا اور اس کا کفران نہیں کرتا۔ جو
مَنْ یَّکْفُرُہٗ۔ وَاَشْھَدُ اَنَّ	اسکا کفران کرے اسکا دشمن ہوں۔ میں شہادت
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط	دیتا ہوں کہ محمد (صلعم) اسکا بندہ اور رسول ہے۔
اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی۔ وَالنُّوْرِ وَ	جس کو ہدایت نور اور موعظت دے کر بھیجا۔
الْمَوْعِظَۃِ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ	(اور اسوقت بھیجا) جبکہ ایک طویل زمانہ
وَقِلَّۃٍ مِّنَ الْعِلْمِ وَضَلَالَۃٍ	رسولوں پر گزر چکا تھا۔ اور علم اٹھ گیا اور لوگوں
مِّنَ النَّاسِ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ	میں ضلالت پھیل گئی۔ اور آخر زمانہ آگیا۔ اور
الزَّمَانِ وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَۃِ	قیامت قریب پہنچ گئی۔ اور مدت دنیا پوری
وَقُرْبٍ مِّنَ الْاَجَلِ + مَنْ یُّطِعِ	ہوچکی۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول
اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ	کی اطاعت کی۔ وہ ہدایت پاگیا۔ اور جسنے
وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَدْ غَوٰی +	ان کی نافرمانی کی۔ وہ گمراہ ہوا۔ اور حد سے بڑھ گیا

وَضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ط	اور دور کی گمراہی میں مبتلا ہوا۔
أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ فَاحْذَرُوا	میں تم کو تقوی اللہ کی وصیت کرتا ہوں۔
فَإِنَّهُ خَيْرُ مَا أَوْصَى بِهِ الْمُسْلِمُ	تم ڈر جاؤ۔ خدا سے ڈرنے کی بہترین نصیحت
مُسْلِمًا أَنْ يَحُضَّهُ عَلَى الْآخِرَةِ وَ	ہے جو ایک مسلم دوسرے مسلم کو کر سکتا ہے۔ اور اسکو
أَنْ يَأْمُرَهُ بِتَقْوَى اللهِ فَاحْذَرُوا	آخرت کیطرف متوجہ کرتا۔ اور اس کو خدا سے ڈرنے
مَا حَذَّرَكُمُ اللهُ مِنْ نَفْسِهِ - وَلَا	کی نصیحت کرتا ہے۔ تم اسیقدر خدا سے ڈرو جسقدر
أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ نَصِيحَةً - وَلَا	خود اس نے قرآن شریف میں تمکو ڈرایا ہی۔ اس سے بہتر
أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ذِكْرًا - وَإِنَّ	کوئی نصیحت نہیں اور اس سے بہتر کوئی ذکر نہیں۔
تَقْوَى اللهِ لِمَنْ عَمِلَ بِهِ عَلَى وَجَلٍ	خدا ترسی کا وہی شخص حق بجالاتا ہی جو ہیبت اور خوف
وَمَخَافَةٍ مِنْ رَبِّهِ عَوْنُ صِدْقٍ	پروردگار سے نیکی کرے (تقوی اللہ) امر آخرت
عَلَى مَا تَبْتَغُونَ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ۔	کے لئے سچا معاون ہے۔
وَمَنْ يُصْلِحِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ	جو شخص اپنے اور خدا کے درمیانی حقوق میں ظاہر
اللهِ مِنْ أَمْرِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ	و باطن میں اصلاح کرے۔ اور اس کی نیت
لَا يَنْوِي بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَ اللهِ	اس سے بجز (رضا) خدا اور کچھ نہ ہو۔ تو دنیا
يَكُنْ لَهُ ذِكْرًا فِي عَاجِلِ أَمْرِهِ وَ	میں نیک نام ہوگا۔ اور مرنے کے بعد۔
ذُخْرًا فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِينَ	جب کہ آدمی اعمال خیر کا محتاج ہوگا۔ زاد
يَفْتَقِرُ إِلَى مَا قَدَّمَ وَمَا كَانَ مِنْ	و ذخیرہ ہو کر اسکو ملیگا۔ اور اسکے علاوہ اگر
سِوَى ذٰلِكَ يَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهُ وَ	اصلاح نہ کرے تو وہ بدیوں کے سبب سے چاہیگا
بَيْنَهَا أَمَدًا بَعِيدًا	کہ اسمیں اور بدیوں میں ایک بڑا دراز فاصلہ ہو۔
وَيُحَذِّرُكُمُ اللهُ نَفْسَهُ وَاللهُ	اللہ تمکو اپنے احکام کی مخالفت سی ڈراتا ہی باوجودیکہ

Marfat.com

رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ + وَالَّذِیْ صَدَقَ	وہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اللہ نے اپنا کلام
قَوْلَهٗ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ لَا خُلْفَ	سچا کر دکھایا۔ اس کے وعدہ میں کوئی خلاف
لِذٰلِكَ فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ عَزَّ وَجَلَّ	نہیں۔ وہ فرماتا ہے کہ میرا قول نہیں بدلتا۔
مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا	کہ میرا قول نہیں بدلتا۔ اور میں اپنے بندوں
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِیْ	پر ظلم نہیں کرتا۔
عَاجِلِ اَمْرِكُمْ وَاٰجِلِهٖ فِی السِّرِّ وَ	پس تم لوگ ظاہر و باطن اب اور آیندہ ڈرتے
الْعَلَانِيَةِ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ	رہو۔ جو خدا سے ڈرتا ہے۔ خدا اس کے
عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا ۔	گناہ معاف کرتا اور بڑا اجر دیتا ہے۔ جو اللہ
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا	سے ڈرا وہ بڑا کامیاب ہوا۔
وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُوْقِیْ مَقْتَهٗ وَ	(دیکھو) تقویٰ غضب الٰہی اور عذاب اور اسکی خفگی سے بچا لیتا ہے
يُوْقِیْ عُقُوْبَتَهٗ وَيُوْقِیْ سَخَطَهٗ ۔ وَ	خدا کا خوف (انسان کو) سرخرو کرتا۔ اور اس
اَنَّ تَقْوَى اللّٰهِ يُبَيِّضُ الْوُجُوْهَ وَيُرْضِی	کی رضا اور اعلے درجات کا مستحق بناتا
الرَّبَّ ۔ وَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ ۔ وَخُذُوْا	ہے۔ (نیک عمل کر کے جنت سے) اپنا حصہ
بِحَظِّكُمْ وَلَا تُفَرِّطُوْا فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ	لو۔ اور احکام الٰہی میں افراط و تفریط نہ کرو
قَدْ عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ كِتَابَهٗ ۔ وَنَهَجَ لَكُمْ	خدا نے اپنی کتاب تم کو سکھا دی ہے
سَبِيْلَهٗ ۔ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ	اور اپنا راستہ بتلا دیا ہے۔ تاکہ سچے اور
يَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا ۔	جھوٹوں میں تمیز ہو۔
فَاَحْسِنُوْا كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ	جس طرح اللہ نے تم سے بھلا کیا۔ تم بھی بھلا
اِلَيْكُمْ وَعَادُوْا اَعْدَاءَهٗ ۔	کرو۔ اور اس کے دشمنوں سے دشمنی کرو۔
وَجَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ	اور اس کے رستہ میں خوب کوشش کرو۔

Marfat.com

وَسَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لِيَهْلِكَ	اور اُس نے تمہارا نام مسلمان رکھا۔ جس کی
مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ	پاس بینہ یعنی ہدایت نہیں وہ ہلاک ہوا۔ اور
حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	جسکے پاس بینہ یعنی ہدایت ہے وہ زندہ ہوا
فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ۔ وَاعْمَلُوْا لِمَا	کسی نیکی کی طاقت بجز اس کی مدد کے نہیں ہے
بَعْدَ الْيَوْمِ۔ فَاِنَّهٗ مَنْ يُّصْلِحْ مَا	اللہ کا بہت بہت ذکر کرو اور کل کے لئے عمل کرو۔ یعنی
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ	قیامت کے لئے۔ جو اپنے اللہ سے معاملہ درست کرے
وَبَيْنَ النَّاسِ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ	خدا اس کا معاملہ لوگوں سے درست کرنے کا
يَقْضِيْ عَلَى النَّاسِ وَلَا يَقْضُوْنَ	خود کفیل ہے۔ کیونکہ خدا اپنے بندوں پر خود حاکم ہے
عَلَيْهِ وَيَمْلِكُ مِنَ النَّاسِ وَلَا	اور اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اللہ لوگوں کا مالک
يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا	ہے۔ اسکا کوئی مالک نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بڑا ہے
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ	کسی نیکی کی قوت بجز امداد و توفیق الٰہی نہیں ہو سکتی

اس خطبہ عظیمہ کے وقت قریباً سو آدمیوں نے آپ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی۔

بعد از جمعہ حضور سوار ہوئے۔ اور ہر ایک قبیلہ کی تمنا تھی۔ کہ آپ ہمارے ہاں فروکش ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جہاں کہیں میری اونٹنی بیٹھے گی۔ وہی میری جگہ ہوگی۔ کیونکہ اونٹنی اس بات کے لئے مامور ہے۔ چنانچہ وہاں جاکر بیٹھ گئی۔ جہاں اب مسجد نبوی ہے۔ اور پھر اٹھکر وہاں بیٹھی جہاں منبر نبوی ہے۔ یہ قطعہ زمین محدود بدیوار تھا۔ اور خزرج کے دو یتیم بچوں سہل اور سہیل بن رافع بن عمرو کی ملکیت تھا۔ اور زرارہ ان بچوں کے کفیل اور سرپرست تھے۔ اس بات کے معلوم ہونے پر آپ نے اس قطعہ زمین کی قیمت کوڑی کوڑی چکا دی۔

Marfat.com

اور چونکہ اس زمین کے ملحق ابو ایوب انصاری کا مکان تھا۔ اس واسطہ ابو ایوب نے حضرت کا سامان کجاوہ وغیرہ اٹھانے کی اجازت حاصل کر کے سب کچھ اپنے گھر میں لے گیا۔ اور نہایت خوش ہوا۔ لوگوں نے عرض کی کہ سامان وغیرہ رکھنے کی عزت تو ابو ایوب کو عطا ہوئی ہے۔ آپ اب فروکش ہمارے ہاں ہوں۔ آپ نے فرمایا۔

المرء مع رحلہ یعنی جہاں سامان وہاں ہی سامان والا۔

غرضکہ یہ دولت حضرت ابو ایوب کو خدا نے عطا کی۔ کہ سرور دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے ہاں مہمان ہوئے۔ اور سات ماہ تک آپ وہاں مقیم رہے۔

سب سے اوّلین خطبہ جو آپ نے مدینہ منورہ میں پڑھا وہ ان الفاظ میں مرقوم ہے

نواں خطبہ

قَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ تُعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ لَيُصْعَقَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لَيَدَعَنَّ غَنَمَهٗ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ ثُمَّ لَيَقُوْلَنَّ لَهٗ رَبُّهٗ وَلَيْسَ لَهٗ تَرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهٗ دُوْنَهٗ اَلَمْ يَاْتِكَ رَسُوْلِيْ فَبَلَّغَكَ وَ اٰتَيْتُكَ مَالًا۔ وَاَفْضَلْتُ عَلَيْكَ فَمَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ	آپ انمیں کھڑے ہوئے خدا کی تعریف اور ثنا جس کے وہ لائق ہے کی پھر فرمایا۔ اے لوگو قیامت کے لئے کچھ ذخیرہ آگے بھیجو۔ یقیناً سمجھ لو اللہ کی قسم ہر ایک تم میں سے مرنے والا ہی۔ پھر تم دنیا کو اس طرح چھوڑو گے جسطرح بکریوں کا ریوڑ جسکا کوئی چرواہا نہیں پھر تمہارا خدا تم سے فرمائیگا۔ اور اس کا کوئی ترجمان اور حاجب نہیں ہوگا یعنی رو در رو فرمائیگا۔ کہ میرا رسول تمہارے پاس نہیں آیا تھا کہ تم کو پہنچاتا (یعنی میرے احکام) میں نے تجھکو مال دیا اور تجھ پر فضل کیا۔ تو اپنے لئے آگے کیا بھیجا۔

فلینظرن یمینا و شمالا۔ فلا یری	تب آدمی سیدھے دیکھیگا۔ اور اس کو کچھ نظر
شیئا۔ ثم لینظرن قدامہ فلا یری	نہ آئیگا۔ پھر سامنے دیکھیگا۔ تو ادھر بجز جہنم
غیر جھنم۔ فمن استطاع ان	کچھ دکھائی نہ دیگا۔ جہانتک ہو سکے تم اپنے
یقی وجھہ من النار ولو بشق	آپ کو جہنم سے بچالو۔ خواہ ایک کھجور کا ٹکڑہ
تمرۃ فلیفعل ومن لم یجد	خیرات کرنے کے ساتھ۔ اور جس کے پاس
فکلمۃ طیبۃ۔ فان بھا	یہ بھی نہ ہو۔ تو وہ نیک بات ہی دوسرے
تجزی الحسنۃ عشر	کو کہے۔ کیونکہ اس کا بدلہ دس گنا سے سات
امثالھا الی سبعمائۃ ضعف	سو تک ملنے والا ہے۔ تمہارے پر سلامتی
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ	اور رحمت اور برکت خدا ہو۔

دسواں خطبہ

قال ابن اسحاق ثم خطب	ابن اسحاق نے کہا۔ کہ پھر آپ نے دوبارہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	لوگوں میں خطبہ پڑھا۔ اور فرمایا۔ خدا کی ہی
فی الناس مرۃ اخری فقال	تعریف ہے۔ میں اس کی تعریف کرتا اور اسی
الحمد للہ احمدہ واستعینہ	سے مدد چاہتا ہوں۔ نفس کی شرارتوں اور
نعوذ باللہ من شرور انفسنا	برے عملوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جسکو
وسیئات اعمالنا من یھدہ	خدا ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا
اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ	اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں
فلا ھادی لہ۔ واشھد	کر سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود
ان لا الہ الا اللہ وحدہ	خدا کے بغیر نہیں وہ اکیلا ہے لہ اور کوئی

Marfat.com

لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ	شریک نہیں۔ سب سے اچھا کلام خدا کی کتاب ہے
كِتَابُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ مَنْ	جس کے دل میں خدا نے اُس کتاب کو اتار
زَيَّنَهُ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَدْخَلَهٗ فِي	دیا۔ اور اس کے ذہن نشین ہو گئی۔ اور جسکو
الْاِسْلَامِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَاخْتَارَهٗ	خدا نے کفر کے بعد اسلام میں داخل کر دیا۔
عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنْ اَحَادِيْثِ النَّاسِ	اور جسنے اُس کتاب کو لوگوں کی (بیہودہ)
اَنَّهٗ اَحْسَنُ الْحَدِيْثِ وَاَبْلَغُهٗ	باتیں چھوڑ کر اپنا رہنما قرار دیا۔ وہ شخص
اَحِبُّوْا مَا اَحَبَّ اللّٰهُ - اَحِبُّوا	ضرور کامیاب بامراد نجات یافتہ ہو گیا۔ خدا
اللّٰهَ مِنْ كُلِّ قُلُوْبِكُمْ -	کی کتاب بہترین اور بلیغ کتاب ہے تم اُن
وَلَا تَمَلُّوْا كَلَامَ اللّٰهِ وَذِكْرَهٗ	چیزوں کو اپنا محبوب بناؤ۔ جنکو خدا نے پسند
وَلَا تَقْسُ قُلُوْبُكُمْ	کیا ہے۔ تم سارے دل سے اللہ کی محبت
فَاِنَّهٗ مِنْ كُلِّ مَا يَخْلُقُ	اختیار کرو۔ خدا کے کلام اور اس کی یاد سے
اللّٰهُ وَيَخْتَارُ وَيَصْطَفِيْ	نفکومت۔ اور اپنے دلوں کو (خدا کو بھولکر
قَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ خِيَرَتَهٗ	اور غفلت میں پڑ کر) سیاہ نہ کرلو۔ کیونکہ
مِنَ الْاَعْمَالِ وَمُصْطَفَاهُ	خدا نے سب چیزوں سے جو اُس نے پیدا
مِنَ الْعِبَادِ وَالصَّالِحُ	کی ہیں اور پسند کی ہیں۔ نیک باتوں یا حلال
مِنَ الْحَدِيْثِ وَمِمَّا اُوْتِيَ	و حرام یا اور بہترین عبادتوں سب سے اچھا اور
النَّاسُ مِنَ الْحَلَالِ	برگزیدہ اور نیک اعمال میں سے سب سے
وَالْحَرَامِ -	افضل اپنا ذکر قرار دیا ہے۔
فَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا	(دیکھو) خدا کی عبادت کرو۔ اور اس کے
تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَ	ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور

اتَّقُوهُ حَقَّ تُقَاتِہٖ	جہانتک ہوسکے اس سے ڈرتے رہو۔اور
وَاَصْدِقُوا اللّٰہَ صَالِحَ مَا	جو اچھی بات منہ سے نکالو۔وہ اللہ کے
تَقُولُونَ بِاَفْوَاہِکُمْ	سامنے پوری کرو کھاؤ۔اور باہم خدا کے
وَتَحَابُّوا بِرَوْحِ اللّٰہِ	فضل سے دوست بن جاؤ۔
بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ	خدا اُس سے بہت ناراض ہوتا ہے۔جو
یَغْضَبُ اَنْ یُنْکَثَ	اپنے وعدے کو پورا نہ کرے۔تمہارے پر
عَھْدُہٗ۔وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ (سیرۃ ابن ہشام)	سلامتی ہو۔ (سیرۃ ابن ہشام)

اب جب حضور کی سکونت طیبہ میں مستقل طور پر ہوگئی۔تو اس سے اگلے سال یعنے ۲ سنہ ہجرت میں حضرت علی کے نکاح کا بتول سے خطبہ آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا

گیارھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔	سب تعریف اللہ کی ہے۔وہ اپنی نعماء اور اپنی
اَلْمَحْمُودُ بِنِعْمَتِہٖ۔	قدرت کے لحاظ سے قابل پرستش۔اور
اَلْمَعْبُودُ بِقُدْرَتِہٖ۔	اپنے غلبہ اور قدرت کے سبب قابل
اَلْمُطَاعُ بِسُلْطَانِہٖ۔	اطاعت ہے۔وہ عذاب دینے کے سبب
اَلْمَرْھُوبُ مِنْ عَذَابِہٖ۔	ایسی ذات ہے کہ اس سے انسان ڈر جا
اَلْمَرْغُوبُ اِلَیْہِ	جو کچھ اسکے پاس انعام اکرامات ہیں۔اس کے
فِیْمَا عِنْدَہٗ	سبب ایسی ذات ہے کہ انسان اس سے
اَلنَّافِذُ اَمْرُہٗ	دوستی اور محبت لگالے۔وہ اپنے احکا

فِي سَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ ۔ اَلَّذِيْ
خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ وَمَيَّزَهُمْ
بِحِكْمَتِهٖ وَاَحْكَمَهُمْ بِعِزَّتِهٖ
وَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ
وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ
ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ
جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ نَسَبًا لَاحِقًا
وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا ۔ نسخ بِهَا الْاَثَامَ
وَاَوْشَجَ بِهَا الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَهَا
الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِيْ
خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا
وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا
فَاَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِيْ قَضَاءَهٗ
وَقَضَاؤُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى قَدَرِهٖ
وَقَدَرُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى اَجَلِهٖ فَلِكُلِّ
قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ
وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللّٰهُ مَا
يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ
اُمُّ الْكِتَابِ
ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ

زمین و آسمان میں جاری کرتا ہے۔ اس نے اپنی
قدرت سے خلقت کو پیدا کیا (پھر انسان کو اس
میں سے ممیز کیا اور اپنی قوت کے سبب اس کو
مضبوط کیا۔ اور اپنے دین اسلام سے اسکو معزز
بنایا پھر اپنے نبی محمد (صلعم) سے ان کی تکریم کی
پھر وہ خدا کہ جسنے مصاہرت کے تعلق کو داخل نسب
کیا۔ اور اس کو فرض ٹھہرایا جس سے برائیاں
زائل ہوتی اور رحم زینت حاصل کرتے ہیں۔ پھر
اس امر (یعنی صلہ رحم و مصاہرت) کو لوگوں کے
لئے لازم حال کر دیا۔ چنانچہ فرمایا کہ وہ اللہ جسنے
انسان کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کے اجداد
اور ننہال بنائے۔ اور تیرا رب قادر ہے۔
اس کے ارادے قضا پر اور قضا مقدر پر جاری
ہوتی ہے۔ اور مقدر ایک مدت تک اثر ڈالتی
ہے۔ ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک حد ہے اور
ہر ایک حد کیلئے ایک وقت ہے۔ اور ہر ایک
وقت کے لئے لکھا جا چکا ہے (پھر) خدا
جسکو چاہتا ہے۔ اسکو مٹاتا اور جس کو چاہتا
ثابت رکھتا ہے۔ اور ام الکتاب اسی کے
پاس ہے۔ بعد ازیں خدا نے مجھے حکم دیا۔ کہ

Marfat.com

أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيٍّ وَقَدْ	فاطمہ کا علی سے نکاح کروں۔ اور میں نے اسکو
زَوَّجْتُهُ عَلٰى اَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ	چار سو مثقال کے مہر پر اس سے نکاح کر دیا۔
فِضَّةٍ - اَرَضِيْتَ يَا عَلِيُّ فَقَالَ عَلِيٌّ	اے علی تو قبول کرتا ہے؟ حضرت علی نے
رَضِيْتُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ	کہا۔ کہ قبول ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کی
فَقَالَ جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا	رضا کے مطابق۔ پس آنحضرت نے (دعا کے
وَاَسْعَدَ جَدَّكُمَا	طور پر) فرمایا۔ خدا تمہاری پریشانیاں دور اور
وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَاَخْرَجَ	تمہارا نصیبہ نیک کرے۔ اور تم دونوں میں
مِنْكُمَا كَثِيْرًا طَيِّبًا۔	برکت دے اور تم سے بہت سی پاک اولاد پیدا ہو۔

اس کے بعد آپ منبر سے اتر آئے۔ اور حضرت علی سے فرمایا۔ کہ بطور قبولیت تم بھی کچھ کہو۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْرًا لِاَنْعُمِهٖ وَاَيَادِيْهِ	خدا اور اس کی نعماء و عنایات کا شکر ہے اور
وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةً تَبْلُغُهٗ وَتُرْضِيْهِ	کوئی اللہ کے بغیر معبود نہیں۔ اور میں اس کی
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُزْلِفُهٗ	شہادت دیتا ہوں۔ جو پوری ہے اور اس کو راضی
وَتُحْظِيْهِ - وَالنِّكَاحُ مِمَّا	کرنیوالی ہے۔ اور ایسا درود بھیجے اللہ محمد صلعم
اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ وَرَضِيَهٗ	پر جو اس کے مرتبہ اور مکان کو بلند کرے۔
وَمَجْلِسُنَا هٰذَا قَضَاهُ اللّٰهُ	اور نکاح ان چیزوں میں سے جس کا اس نے
وَاَذِنَ فِيْهِ - وَقَدْ زَوَّجَنِيْ	حکم دیا۔ اور اس سے خوش ہوا۔ (اور اسیو اسطے)
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِبْنَتَهٗ فَاطِمَةَ	اس نے ایسی مجلس کو جائز قرار دیا۔ رسول اللہ صلعم
وَجَعَلَ صَدَاقَهَا دِرْعِيْ	نے اپنی لڑکی فاطمہ کا مجھ سے نکاح کیا ہے اور
هٰذَا وَقَدْ رَضِيْتُ بِذٰلِكَ	میری یہ زرہ اس کا مہر ہے۔ اور میں اس پر راضی ہوں

Marfat.com

فَاسْئَلُوْہُ وَاشْهَدُوْا۔ تم لوگ آنحضرت سے پوچھ لو اور گواہ رہو۔

چنانچہ لوگوں نے حضور سے دریافت کیا۔ اور آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ اور یہ بابرکت محفل برخاست ہوئی۔

اسی سال میں اب حضور کو حکم الٰہی ان الفاظ میں آتا ہے۔ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ

اب لڑائی کی تیاریاں ہیں اور جہاد کا تہیہ۔ آپ کے صحابہ میں ایک نئی روح کام کرنے لگی۔ اور رگوں کے خون میں ایک تلاطم آگیا ہے۔ خدا کے وعدے پورے ہونے کے دن پیش نظر ہیں۔ چند چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کے بعد غزوہ بدر کبریٰ کا معرکہ اُن حامیان اسلام کے پیش آتا ہے۔ اس لڑائی کے مفصل حالات غزواۃ نبوی میں لکھے جا چکے ہیں

ابوجہل بڑے جوش وخروش سے اپنی صفوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے۔

یَارَبِّ انْصُرْ مَنْ اَحَبَّ مِنَ الْفِئَتَیْنِ اِلَیْکَ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا دِیْنُنَا الْقَدِیْمُ وَدِیْنُ مُحَمَّدٍ الْحَدِیْثُ۔ فَاَیُّ الدِّیْنَیْنِ کَانَ اَحَبَّ اِلَیْکَ وَاَرْضٰی عِنْدَکَ فَانْصُرْ اَهْلَهُ الْیَوْمَ۔

اے خدا جو گروہ تیرا محبوب ہے دونوں میں سے۔ اس کی مدد فرما۔ اے اللہ ہمارے رب ہمارا دین قدیم ہے اور محمد کا دین نیا پس جو دونوں دینوں میں سے تجھے پسند ہے۔ اور تیرے نزدیک بہتر ہے آج اُس کی مدد فرما۔

یہ گویا بدنصیب ابوجہل نے خود ہی ایک مباہلہ کا رنگ اختیار کر لیا ہے گویا اپنے معدوم ہونے کی خود پیغمبر علیہ السلام کے مقابلہ میں دعا کی

ادھر حضور سرور کائنات علیہ السلام نے اپنے لشکر کا جائزہ لیکر

Marfat.com

اور صف بندی کر کے مندرجہ ذیل خطبہ دیا۔

بارھواں خطبہ

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحُثُّکُمْ عَلٰی مَا
حَثَّکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ - وَاَنْهَاکُمْ عَمَّا
نَهَاکُمُ اللّٰهُ عَنْهُ - فَاِنَّ اللّٰهَ
عَظِیْمٌ شَانُهٗ یَاْمُرُ بِالْحَقِّ وَیُحِبُّ
الصِّدْقَ + وَیُعْطِیْ عَلَی الْخَیْرِ
اَهْلَهٗ - اَعْلٰی مَنَازِلِهِمْ عِنْدَهٗ
بِهٖ یَذْکُرُوْنَ وَبِهٖ یَتَفَاضَلُوْنَ +
وَاِنَّکُمْ قَدْ اَصْبَحْتُمْ بِمَنْزِلٍ مِّنَ
الْحَقِّ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ فِیْهِ مِنْ اَحَدٍ
اِلَّا مَا ابْتُغِیَ بِهٖ وَجْهُهٗ - وَاِنَّ
الصَّبْرَ فِیْ مَوَاطِنِ الْبَاْسِ مِمَّا یُفَرِّجُ
اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ - وَیُنَجِّیْ بِهٖ مِنَ
الْغَمِّ تُدْرِکُوْنَ بِهِ النَّجَاةَ فِی
الْاٰخِرَةِ فِیْکُمْ نَبِیُّ اللّٰهِ یُحَذِّرُکُمْ
فَاسْتَحْیُوا الْیَوْمَ اَنْ یَّطَّلِعَ اللّٰهُ
عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِکُمْ
یَمْقُتُکُمْ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ یَقُوْلُ

حمد و صلوۃ کے بعد واضح ہو۔ کہ میں تم کو انہیں باتوں پر تیار کرتا ہوں جسپر اللہ تعالیٰ نے تمکو تیار کیا ہے۔ اور اُن باتوں سے منع کرتا ہوں جس سے اُسنے منع کیا ہے۔ اللہ بڑی شان کا مالک ہے۔ سچ کا حکم دیتا اور سچ کو پسند کرتا نیکی کرنیوالوں کو اپنے قرب کے اعلیٰ منازل عطا فرماتا ہے۔ اسی کا ذکر اور اسی سے حصول فضل ہے۔ دیکھو تم سچائی کے چٹان پر کھڑے ہو۔ کوئی عمل قبول نہیں ہو سکتا۔ جبتک محض اس کی رضا کے لئے نہ کیا گیا ہو۔ لڑائی کے موقعوں پر صبر سے کام کرنا ہی ایک ایسی چیز ہے۔ کہ جس کے ساتھ اللہ ہم و غم سے نجات بخشتا ہے۔ اور اسی سے تم آخرت میں نجاۃ پاؤ گے۔ تمہارے میں خدا کا نبی ہے۔ اور تم کو ڈرا رہا ہے۔ دیکھو آج تم کوئی ایسا کام نہ کر بیٹھنا۔ کہ جس سے خدا کا غضب بھڑک اُٹھے۔ کیونکہ وہ فرماتا ہے۔ کہ خدا کا

Marfat.com

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ
اَنْفُسَكُمْ۔ اُنْظُرُوْا اِلَى الَّذِيْ
اَمَرَكُمْ بِهٖ مِنْ كِتَابِهٖ
وَاَرَاكُمْ مِنْ اٰيٰتِهٖ وَمَا
اَعَزَّكُمْ بِهٖ بَعْدَ الذِّلَّةِ
فَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ يَرْضَ
رَبُّكُمْ عَنْكُمْ وَاَبْلُوْا
فِيْ هٰذِهِ الْمَوَاطِنِ اَمْرًا تَسْتَوْجِبُوْا
بِالَّذِيْ وَعَدَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهٖ وَ
مَغْفِرَتِهٖ۔ فَاِنَّ وَعْدَهٗ حَقٌّ وَقَوْلَهٗ
صِدْقٌ۔ وَعِقَابَهٗ شَدِيْدٌ۔ وَاِنَّمَا
اَنَا وَاَنْتُمْ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ اِلَيْهِ
اَلْجَاْنَا ظُهُوْرَنَا وَبِهِ اعْتَصَمْنَا
وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَ
يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ +

خدا کا غضب اور غصہ تمہاری جانوں پر اپنے
غضب سے زیادہ خطرناک ہے۔ (دیکھو) اس
ذات کا خیال رکھو جس نے تمکو اپنی کتاب میں
حکم دیئے۔ اور اپنی نشانیاں دکھلائیں۔ اور
تم کو ذلیل سے عزیز بنایا۔ اسی کتاب کو مضبوط
تھامے رہو تاکہ تمہارا خدا تمہارے سے خوش
ہو۔ اس موقعہ پر خدا کے سامنے ایسے معاملات
پیش کرو جن سے وہ اپنی مغفرت اور رحمت
کے وعدے پورے کرے۔ اس کے وعدے
سچے اور اس کی باتیں سچی ہیں۔ اور اس کا
عذاب بہت سخت ہی ہیں اور تم سب خدا کے
لئے ہیں۔ اسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ اور
اُسی کی مدد اور اسی پر توکل اور اسی کی طرف
لوٹنا ہے۔ اللہ مجھے اور تمام مسلمانوں کو معاف
کرے۔

حدیث کی کتابوں میں اس واقعہ بدر کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہی اور بدر کی لڑائی کا ہو بہو نقشہ کھینچکر آپ کی دعاؤں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو آپ نے عین لڑائی کے وقت میں کیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ كَانَتْ وَقْعَةُ الْبَدْرِ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ صَبِيْحَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ابو جعفر کہتا ہی کہ بدر کی لڑائی کی ابتدا علی الصباح
بروز جمعہ ۱۷ ماہ رمضان شریف کو واقعہ ہوئی۔

عَنْ حَبَّانَ ابْنِ وَاسِعٍ عَنْ اَشْيَاخٍ
مِنْ قَوْمِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم
عَدَّلَ صُفُوْفَ اَصْحَابِهٖ يَوْمَ بَدْرٍ
وَرَجَعَ اِلَى الْعَرِيْشِ وَدَخَلَهٗ وَمَعَهٗ
فِيْهِ اَبُوْبَكْرٍ لَيْسَ مَعَهٗ فِيْهِ غَيْرَهٗ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنَاشِدُ رَبَّهٗ مَا وَعَدَهٗ مِنَ النَّصْرِ
وَيَقُوْلُ فِيْمَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ الْيَوْمَ
يَعْنِي الْمُسْلِمِيْنَ لَا تُعْبَدُ بَعْدَ الْيَوْمِ
وَاَبُوْبَكْرٍ يَقُوْلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَكْتَفِ
بَعْضَ مُنَاشِدَتِكَ رَبَّكَ فَاِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ مُنْجِزٌ لَكَ وَعْدَكَ ـ وَعَنْ
ابْنِ خَطَّابٍ يقول رسول الله ﷺ اَللّٰهُمَّ
اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ ـ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ
هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا
تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى
سَقَطَ رِدَاءُهٗ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ فَوَضَعَ رِدَاءَهٗ
عَلَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَرَائِهٖ ثُمَّ قَالَ
كَفَاكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ

حبان بن واسع اپنی قوم کے بوڑھے لوگوں سی
بیان کرتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم بدر کے دن
صحابہ کی صفیں درست کرکے جھونپڑی کی
طرف واپس تشریف لائے۔ اور اس کے
اندر داخل ہوگئے۔ اور آپ کے ساتھ حضرت
ابوبکر بھی تھے۔ رسول اللہ صلعم خدا کی درگاہ
میں وعدہ نصرت کے ایفاء کے لئے عرض
کرتے اور فرماتے۔ اے اللہ اگر تو اس چھوٹی
جماعت اہل اسلام کو آج ہلاک کردے گا۔
تو آج کے بعد تیری پرستش نہ ہوگی۔ حضرت
ابوبکر فرماتے یا رسول اللہ آپ تھوڑی دعا پر اکتفا
کریں۔ کیونکہ اللہ پاک اپنا وعدہ تجھ سے پورا کریگا
عمر بن خطاب کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ فرماتے ہیں
اے اللہ اپنا وعدہ جو مجھ سے ہے پورا کر۔
اے اللہ اگر یہ چھوٹا گروہ اسلام والوں کا آج ہلاک
ہوگیا۔ تو پھر تیری پرستش نہ ہوگی۔ آپ یہی
دعا کرتے رہے۔ یہانتک کہ آپ کی چادر شانوں
سے گر پڑی۔ ابوبکر نے آپ کی چادر اٹھا کر آپ
کے شانوں پر رکھدی۔ اور پیچھے ہوکر کہا۔
یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں

Marfat.com

مناشدتك ربك فانه سينجز لك ما وعدك فانزل الله تبارك وتعالیٰ اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملٰئکة مردفین ط

جو دعائیں آپ جناب الٰہی میں کر چکے ہیں وہ کافی ہیں۔ وہ اپنا وعدہ آپ سے پورا کریگا پھر یہ آیت اذ تستغیثون الخ نازل فرمائی۔

عن ابن عباس ان النبی صلعم قال وھو فی قبتہ یوم بدر۔ اللّٰھم انی اسئلک عھدک ووعدک اللّٰھم ان شئت لم تعبد بعد الیوم۔ فاخذ ابوبکر بیدہ فقال یا نبی اللہ فقد الححت علی ربک وھو فی الدرع فخرج وھو یقول سیھزم الجمع ویولون الدبر بل الساعة موعدھم والساعة ادھی وامر ثم اتی رسول اللہ الی الناس فحرضھم ونفل کل امرئ منھم ما اصاب وقال والذی نفس محمد بیدہ لا یقاتلھم الیوم احد فیقتل صابرا

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم بدر کے روز اپنی جھونپڑی میں یوں دعا فرماتے تھے۔ اے اللہ میں تیرے عہد اور وعدہ کا سوال کرتا ہوں کہ (پورا کر) اے اللہ اگر تونے (مسلمانوں کو آج ہلاک کر دیا) تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہوگی۔ ابوبکر نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ بہت کچھ الحاح اپنے رب سے کر چکے۔ اور آپ زرہ پہنے ہوئے تھے پھر آپ باہر تشریف لائے اور فرما رہے تھے سیھزم الجمع ویولون الدبر الخ۔ پھر آپ لوگوں کے پاس آئے۔ اور ان کو تحریص جنگ دلائی۔ اور عطا کیا ان کو جو کچھ کہ ملا

پھر فرمایا۔ قسم ہے۔ اس اللہ کی۔ کہ جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ کہ جو شخص آج کفار سے لڑا۔ اور صبر سے اور

مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ ۔ فَقَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَامِ اَخُوْ بَنِيْ سَلَمَۃَ وَفِيْ يَدِهٖ تَمَرَاتٌ يَاْكُلُهُنَّ بَخٍ بَخٍ فَمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَنْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا اَنْ يَقْتُلَنِيْ هٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَذَفَ التَّمَرَاتِ مِنْ يَدِهٖ وَاَخَذَ سَيْفَهٗ فَقَاتَلَ الْقَوْمَ حَتّٰى قُتِلَ وَهُوَ يَقُوْلُ ۔

ثواب کی نیت پر کفار کے مقابلہ پر جما رہا اور پیٹھ نہ پھیری۔ تو اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں داخل کریگا۔ عمیر بن حمام جو قبیلہ بنی سلمۃ سے تھا۔ اور اسکے ہاتھ میں کھجوریں تھیں۔ جو کھا رہا تھا۔ بولا واہ واہ (یا رسول اللہ) تو پھر میری میں اور جنت میں اسیقدر فاصلہ ہے۔ کہ یہ لوگ مجھے قتل کردیں۔ یہ کہکر کھجوریں پھینکدیں اور تلوار سنبھالی اور کفار سے لڑتا رہا حتے کہ قتل ہوگیا۔ اور وہ مرتا ہوا کہتا تھا۔

رَاكِضًا اِلَى اللّٰهِ بِغَيْرِ زَادٍ
اِلَّا التُّقٰى وَعَمَلَ الْمَعَادِ
وَالصَّبْرُ فِي اللّٰهِ عَلَى الْجِهَادِ
وَكُلُّ زَادٍ عُرْضَۃُ النَّفَادِ
غَيْرُ التُّقٰى وَالْبِرِّ وَالرَّشَادِ

تقوے اور نیک اعمال اور جہاد کے (مصائب) پر صبر کئے بغیر اللہ کیطرف قدم اٹھانا بہت مشکل ہے۔ ہر ایک زاد بجز تقویٰ نیکی اور راستبازی کے ختم ہونے والا ہے۔

اس لڑائی کے بعد ۳ھ ہجری میں آپ کو جنگ اُحد پیش آتا ہے۔ جس میں اگرچہ فتح تو مسلمانوں کی ہوئی۔ مگر نقصان عظیم ایک غلطی کے سبب اٹھانا پڑا چنانچہ جب حضور صف آرائی سے فارغ ہوئے تو اپنے جانباز سپاہیوں کو مندرجہ ذیل خطبہ دیا۔

تیرھواں خطبہ

اَيُّهَا النَّاسُ اُوْصِيْكُمْ بِمَا اَوْصَانِيْ بِهِ اللّٰهُ ۔ اے لوگو میں تمکو وہی وصیت کرتا ہوں جو اللہ نے

Marfat.com

فِیْ کِتَابِہٖ مِنَ الْعَمَلِ بِطَاعَتِہٖ وَالتَّنَاھِیْ عَنْ مَحَارِمِہٖ ثُمَّ اِنَّکُمُ الْیَوْمَ بِمَنْزِلِ اَجْرٍ وَّذِکْرٍ لِمَنْ ذَکَرَ الَّذِیْ عَلَیْہِ ثُمَّ وَطَّنَ نَفْسَہٗ عَلَی الصَّبْرِ وَالْیَقِیْنِ وَالْجِدِّ وَالنَّشَاطِ فَاِنَّ جِھَادَ الْعَدُوِّ شَدِیْدٌ کَرِیْہٌ قَلِیْلٌ مَنْ یَّصْبِرُ عَلَیْہِ اِلَّا عَزَمَ لَہٗ عَلٰی رُشْدِہٖ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ مَنْ اَطَاعَہٗ وَاِنَّ الشَّیْطٰنَ مَعَ مَنْ عَصَاہُ۔ فَاسْتَفْتِحُوْا اَعْمَالَکُمْ بِالصَّبْرِ عَلَی الْجِھَادِ۔ وَالْتَمِسُوْا بِذٰلِکَ مَا مَاوَعَدَکُمُ اللّٰہُ۔ وَعَلَیْکُمْ بِالَّذِیْ اَمَرَکُمْ بِہٖ فَاِنِّیْ حَرِیْصٌ عَلٰی رُشْدِکُمْ۔ اِنَّ الْاِخْتِلَافَ وَالتَّنَازُعَ وَالتَّثَبُّطَ مِنْ اَمْرِ الْعَجْزِ وَالضُّعْفِ وَھُوَ مِمَّا لَا یُحِبُّہُ اللّٰہُ وَلَا یُعْطِیْ عَلَیْہِ النَّصْرَ وَالظَّفَرَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ قُذِفَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ

اپنی کتاب میں اس کی اطاعت اور محرمات سے اجتناب کی وصیت کی۔ آج تم اجر اور ذکر کے مقام پر کھڑے ہو۔ جو شخص ذکر (یعنی قرآن مجید) پر قائم ہو۔ پھر اپنے نفس کو صبر اور یقین کوشش اور انشراح پر (مجبور کرے وہ کامیاب ہے)۔ دشمن سے جہاد کرنا بڑا مشکل کام ہے کم آدمی اس پر صبر کرتے ہیں۔ ہاں اس کے لئے مشکل نہیں جو ہدایت کا عزم رکھتا ہو۔ اللہ انہیں کے ساتھ ہے۔ جو اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور شیطان اس کے ساتھ ہے جو خدا کی نافرمانی کرے۔ جہاد کے کام کو صبر سے شروع کرو اور اس کے ساتھ اپنے اللہ سے اس کے وعدوں کے پورے ہونے کی التماس کرو۔ اور میرے حکموں کی تعمیل کرو۔ کیونکہ میں تمہاری کامیابی کا بہت خواہشمند ہوں۔ (یاد رکھو کہ اختلاف اور جھگڑا اور فساد یہ تمام چیزیں کمزوری اور ضعف پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اللہ کو وہ پسند نہیں۔ اور (ایسے لوگوں کو جو اختلاف کرنے والے ہوں) اس کی نصرت اور مدد نہیں پہنچتی۔ اے لوگو مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ جو

Marfat.com

اِنَّ مَنْ كَانَ عَلٰى حَرَامٍ فَرَغِبَ عَنْهُ
اِبْتِغَاءَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ
وَمَنْ اَحْسَنَ مِنْ مُسْلِمٍ وَّكَافِرٍ وَقَعَ
اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ فِيْ عَاجِلِ دُنْيَاهُ اَوْ
فِيْ اٰجِلِ اٰخِرَتِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ بِالْجُمُعَةِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا صَبِيًّا اَوِ امْرَاَةً
اَوْ مَرِيْضًا اَوْ عَبْدًا مَمْلُوْكًا
مَنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا اسْتَغْنَى
اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ
حَمِيْدٌ۔ مَا اَعْلَمُ مِنْ عَمَلٍ
يُقَرِّبُكُمْ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَمَرْتُكُمْ
بِهٖ وَلَا اَعْلَمُ تُقَرِّبُكُمْ اِلَى النَّارِ
اِلَّا وَقَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ
وَاِنَّهٗ قَدْ نَفَثَ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ فِيْ
رُوْعِيْ اَنَّهٗ لَنْ تَمُوْتَ نَفْسٌ حَتّٰى
تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا لَا يَنْقُصُ مِنْهُ وَ
اِنْ اَبْطَاءَ عَنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ
اَجْمِلُوْا فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ
اِسْتِبْطَاؤُهٗ عَلٰى اَنْ تَطْلُبُوْهُ

محرمات سے محض خدا کے واسطے رک گیا۔ خدا
اس کے گناہ بخشدیتا ہے۔ اور جو نیک
عمل خواہ کافر یا مسلمان کرے اس کا اجر دنیا
یا عاقبت میں ضرور ملتا ہے۔

جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا
ہے۔ تو اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ
فرض ہے۔ ہاں نابالغ لڑکا یا عورت یا مریض
اور غلام جو دوسرے کا مملوک ہو اس سے مستثنیٰ ہیں
جو نماز جمعہ سے بے پرواہی برتتا ہے اللہ
اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اللہ بے پروا
اور سب تعریفوں کا مالک ہے۔ (دیکھو)
(دیکھو) میں نے اپنے خیال میں جو کام تمکو خدا
سے مقرب بنائے۔ اور جو کام تم کو آگ کیطرف
لے جائے سب کھولکر بتا دیئے ہیں۔

مجھکو خدا کی طرف سے خبر دی گئی ہے۔ کہ کوئی
شخص جب تک اس کا رزق پورا نہ ہو۔ وہ
نہیں مرتا۔ اور وہ رزق کم نہیں ہوتا اگرچہ
وہ یعنی رزق اس تک پہنچنے میں دیر ہی کیوں
نہ کرے۔ پس خدا سے ڈر جاؤ۔ اور حلال کی
کمائی کماؤ۔ اس کی کمی تم کو اسبات پر مجبور

Marfat.com

بِمَعْصِيَةِ رَبِّكُمْ، فَإِنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ، قَدْ بَيَّنَ لَكُمُ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ غَيْرَ أَنَّ بَيْنَهُمَا شُبَهًا مِنَ الْأَمْرِ، لَمْ يَعْلَمْهَا كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَنْ عُصِمَ فَمَنْ تَرَكَهَا حَفِظَ عِرْضَهُ وَدِينَهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِيهَا كَانَ كَالرَّاعِي إِلَى جَنْبِ الْحِمَى أَوْشَكَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ، وَلَيْسَ مَلِكٌ إِلَّا وَلَهُ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ۔ وَالْمُؤْمِنُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَالرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى تَدَاعَى عَلَيْهِ سَائِرُ جَسَدِهِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

نہ کرے۔ کہ خدا کی نافرمانی سے اس کو حاصل کرو کوئی آدمی خدا کا فضل بجز اس کی اطاعت کے حاصل نہیں کر سکتا۔ تمہارے لئے حلال و حرام ظاہر ہو چکا ہے۔ ہاں کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔ ان کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ہاں جسکو اللہ بچائے۔ پس جو شخص ان مشتبہات سے بچ جائے۔ تو اُسنے اپنا دین و ایمان بچا لیا۔ اور جو شخص اس میں مبتلا ہو گیا۔ وہ اس امیر کی طرح ہے۔ جو کہ آتش سوزاں کے کنارہ پر کھڑا۔ اور گرنے کے قریب ہے۔ ہر ایک حاکم کو کسی نہ کسی بات سے ننگ و عار ہوتی ہے اور خدا کو محرمات سے سخت عار ہے یعنی وہ اپنے بندوں سے محرمات کا ارتکاب باعث ننگ و عار قرار دیتا ہے۔ ایک مومن دوسرے مومن کے لئے بمنزلہ سر کے جسم سے ہے جب سر کو تکلیف ہو تو سارے بدن کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اسیطرح ہر ایک مومن دوسرے مومن کی تکلیف سے متاثر ہوتا ہے۔ تمہارے پر سلامتی ہو۔

معرکہ احد سے جب حضور واپس ہوئے۔ کچھ تو جنگ کے زخمی اور دوسرے صحابہ جو ہمرکاب تھے۔ اور کچھ مستورات جو مدینہ سے بغرض تفحص حالات آگے سے آئی ہوئی تھیں۔ آپ کے گرد جمع تھے۔ کہ آپ حرہ میں پہنچے۔ تب آپ نے

Marfat.com

لوگوں کو دو صفوں میں کھڑا کیا اور مستورات کو سب کے پیچھے اور آپنے مندرجہ ذیل الفاظ میں ایک دُعا پڑھی جو ایک خطبہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ + وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ + وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ + وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ + وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَنْ بَاعَدْتَ + وَلَا مُبَاعِدَ لِمَنْ قَرَّبْتَ +

اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَعَافِيَتِكَ + اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ + اَلَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ + اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ + وَالْغِنَا يَوْمَ الْفَاقَةِ عَائِذًا بِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَ + وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ + اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ + اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ +

اے اللہ تیری ہی تعریف ہے۔ اے اللہ جس کو تو تنگی دے اس کو کوئی کشادگی نہیں دیسکتا اور جس کو تو دے۔ اسکو کوئی روک نہیں سکتا اور جسکو تو روکے اسکو کوئی دے نہیں سکتا۔ جسکو تو گمراہ کرے اسکو کوئی ہدایت نہیں دیسکتا۔ جسکو تو ہدایت کرے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ جسکو تو اپنے سے دور کرے۔ اسکو کوئی قریب نہیں کرسکتا۔ اور جسکو تو قریب کرے۔ اسکو کوئی دُور نہیں کرسکتا۔ اے اللہ میں تیری برکتیں اور رحمتیں اور افضال اور تندرستی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری وہ نعمتیں تجھ سے چاہتا ہوں جو دائمی ہوں۔ اور جنکو زوال نہ ہو۔ خداوندا میں خوف کے دن تجھ سے امن کا اور فاقہ کے دن غنا کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جو تو نے دی ہیں۔ اور ان چیزوں کے شر سے جو روک رکھی ہیں۔ اے اللہ ہمکو مسلمان ہونیکی حالت میں فوت کر۔ اے اللہ ایمان کی محبت ہمکو عطا کر +

Marfat.com

وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ	اور اس کو ہمارے دلوں میں محبوب بنا۔ اور
اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ	کفر اور فسق وعصیاں سے نفرت عطا کر۔
الْعِصْيَانَ۔ وَاجْعَلْنَا مِنَ	اور ہم کو ہدایت یافتہ ٹھہرا۔
الرَّاشِدِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ عَذِّبْ	اے اللہ اہل ۔۔۔ کفار کو جنہوں نے
كَفَرُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ	تیرے رسولوں کی تکذیب کی اور تیرے راستہ
يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ	سے لوگوں کو روکا۔ ان پر عذاب کر۔ اور
رُسُلِكَ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْهِمْ	آسمانی رجز اور عذاب ان پر نازل فرما۔
رِجْزًا وَعَذَابًا اِلٰهَ الْحَقِّ۔ آمِيْن	اے اللہ تو میری دعا قبول کر۔

ساتویں سال ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح ام حبیبہ بنت ابو سفیان کے ساتھ ہوا۔ جبکہ وہ پناہ گزینوں کے ہمراہ حبشہ میں مقیم تھیں جس کی تفصیل اس طرح ہے۔ کہ ام حبیبہ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو عبداللہ بن جحش بھی بسبب مسلم ہونے کے معہ بال بچہ ان کے ساتھ چلا گیا۔ مگر وہ وہاں پہنچکر مرتد ہو کر وہاں ہی مر گیا۔ مگر ام حبیبہ اپنے اسلام پر ثابت قدم رہیں۔

جب حضور علیہ السلام کو عبداللہ بن جحش کے مرنے کی خبر پہنچی۔ تو آپ نے عمرو بن امیہ کو روانہ کیا اور نجاشی شاہ حبشہ کہلا بھیجا۔ کہ اگر ام حبیبہ پسند کرے تو اس کے ساتھ میرا نکاح کردو۔ چنانچہ جب یہ قاصد پہنچا۔ تو نجاشی نے ام حبیبہ کو اس مژدہ کی اطلاع دی۔ اور کہا کہ تم کسی کو اس کام کے لئے اپنا وکیل پیش کرو۔ چنانچہ ام حبیبہ نے خالد بن سعید بن عاص کو اپنا وکیل تجویز کیا۔ اور نجاشی نے اس طرح خطبہ پڑھا۔

Marfat.com

چودھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُھَیْمِنِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ وَاَنَّہُ الَّذِیْ بَشَّرَ بِہٖ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کَتَبَ اِلَیَّ اَنْ اُزَوِّجَہٗ اُمَّ حَبِیْبَۃَ بِنْتَ اَبُوْ سُفْیَانَ فَاَجَبْتُ اِلٰی مَا دَعٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَصْدَقْتُھَا اَرْبَعَمِائَۃِ دِیْنَارٍ۔

خدا کی سب تعریف ہے۔ جو مالک قدوس سلام - امن دینے والا - حاکم - غالب - جابر ہے - میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے۔ جس کی عیسےٰ بن مریم نے بشارت دی تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ نے مجھے لکھا ہے۔ کہ میں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے کروں۔ پس میں نے اسبات کو قبول کیا جس کا آپنے مجھے فرمان دیا - اور چارسو اشرفی اس کا مہر میں تجویز کیا

چنانچہ اسیوقت چارسو دینار مجلس میں لاکر ام حبیبہ کے حوالے کئے گئے۔ اور خالد بن ولید نے اس طرح خطبہ پڑھا۔

پندرھواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَحْمَدُہٗ وَاَسْتَعِیْنُہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ط

میں اللہ کی تعریف و توصیف کرتا اور اسی سے مدد اور معافی چاہتا ہوں۔ میں شہادت دیتا کہ اس کے بدوں کوئی معبود نہیں اور محمد صلعم اس کا بندہ اور رسول ہے۔ جسکو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ دوسری باطل ادیان پر اس کو غالب کرے۔ اگرچہ مشرک

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَجَبْتُ اِلٰی مَا دُعِیَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ دَزَوَّجْتُہٗ اُمَّ حَبِیْبَۃَ بِنْتَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَبَارَکَ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ	اس کو ناپسند ہی کریں۔ میں نے اس بات کو کہ آپکا نکاح ام حبیبہ سے کردوں قبول کیا ہے۔ اور ام حبیبہ بنت ابو سفیان سے اس کا نکاح کر دیا ہے۔ خدا رسول اللہ کو اسمیں برکت دے۔

یہ ام حبیبہ عبداللہ بن جحش کی بیوی تھیں جیساکہ لکھا گیا ہے۔ عبداللہ بن جحش سے ایک لڑکی ان کے بطن سے پیدا ہوئی۔ جس کا نام حبیبہ رکھا گیا۔ اور اسی رعایت سے آپ ام حبیبہ کی کینت سے مشہور ہوئیں۔ اس سے اگلے سال یعنی سنہ ہجری میں غزوہ موتہ کی مہم آپ کو پیش آئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ آپ نے حارث بن عمیر ازدی کو حاکم بصرے کے نام ایک تبلیغی خط دیکر روانہ کیا۔ (بصرے ایک قصبہ مضافات شام سے تھا) چنانچہ جب حارث موتہ میں پہنچا۔ تو وہاں ان کو شرجیل بن عمرو غسانی جو کہ قیصر کا ایک اہلکار تھا۔ ملا۔ اس نے حارث سے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ شام کو۔ شرجیل نے کہا کہ غالباً تم محمد امین کے رسول ہو۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور بدبخت شرجیل طیش میں آ گیا۔ کہ اس بیگناہ قاصد کے سر اڑانے کا حکم دیا۔ چنانچہ فوراً تعمیل ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جب اس واقعہ کی دربار نبوۃ میں اطلاع پہنچی تو حضور علیہ السلام نہایت آشفتہ خاطر ہوئے اور آپنے حکم دیا۔ کہ اسلامی لشکر بمقام جُرف جمع ہو۔ (جُرف ایک۔ گاؤں تھا۔ جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ شام کی سمت واقعہ تھا) چنانچہ فوراً تعمیل ہوئی اور سب لوگ جمع ہو گئے۔ آپ نے لشکر کا جائزہ لیا تو تین ہزار آدمی تھے۔ نماز ظہر ادا کی گئی۔ اور آپ نے بقول بعض جعفر بن ابی طالب کو سفید جھنڈا عطا کر کے انہیں کو امیر لشکر تجویز کیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ زید بن حارث کو امارت دی۔ بہرحال آپنے

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ اگر بالفرض جعفر کو کوئی حادثہ پیش آئے تو زید بن حارثہ امارت کا کام کرینگے اور اگر ان پر بھی کوئی واقعہ وقوع پذیر ہو تو عبداللہ بن رواحہ علمبردار ہو۔ اگر وہ بھی مارا جائے تو مسلمان کسیکو اپنا امیر اور علمبردار تجویز کرلیں اور لشکر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ رَفَعَ اللّٰهُ وَرَدَّكُمْ صَالِحِيْنَ غَانِمِيْنَ۔ اور آپ ثنیۃ الوداع تک لشکر کے ہمراہ مشایعۃً تشریف لے گئے۔ اور وہاں پہنچکر اُن کو مندرجہ ذیل خطبہ دیکر الوداع کہا۔

سولہواں خطبہ

اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوْا عَدُوَّ	خدا کا نام لیکر لڑائی شروع کرو۔ اللہ کے اور اپنے
اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ بِالشَّامِ وَسَتَجِدُوْنَ	دشمنوں سے خوب مقابلہ کرو۔ لیکن تم کو وہاں
فِيْهَا رِجَالًا فِي الصَّوَامِعِ	کچھ آدمی ایسے بھی ملینگے۔ جو گرجوں میں لوگوں
مُعْتَزِلِيْنَ النَّاسَ فَلَا تَتَعَرَّضُوْا	سے علیحدہ ہوں گے تم اُن سے تعرض نہ کرنا
لَهُمْ وَسَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ	اور کچھ ایسے لوگ ملینگے۔ جن کی کھوپریوں میں
لِلشَّيْطٰنِ فِيْ رُءُوْسِهِمْ مَفَاحِصُ	شیطانی گھونسلے ہیں ان کا تلواروں سے
فَاقْلَعُوْهَا بِالسُّيُوْفِ لَا تَقْتُلُنَّ	خوب قلع قمع کرنا۔ عورت شیرخوار بچہ ۔ پیر
اِمْرَاَةً وَلَا صَغِيْرًا ضَرَعًا وَ	فرتوت ان کو ہرگز قتل نہیں کرنا۔ کھجور کے
لَا كَبِيْرًا فَانِيًا وَلَا تَقْطَعَنَّ نَخْلًا وَ	درخت اور دوسرے عام درخت کسیکو
لَا شَجَرًا وَلَا تَهْدِمَنَّ بِنَاءً ؎	نہیں کاٹنا۔ کوئی مکان منہدم نہیں کرنا

؎ یورپ کے جھوٹے مہذب خیال کریں۔ کہ ان کی تہذیب نے پچھلے عالمگیر جنگ میں کیا نمونہ تہذیب کا پیش کیا ہے۔ بتلائیں۔ تہذیب وہ ہے جو محمد رسول اللہ اپنے جانباز سپاہیوں کو بتلا رہیں۔ یا جو تم نے کیا اور اب یونان ناہنجار سمرنا میں اپنی تہذیب کا نمونہ پیش کر رہا ہے شرم شرم ۱۲ مترجم

اگرچہ ہمارا موضوع کتاب تو خطبہ ہی تھا۔ جو اوپر لکھا گیا ہے۔ مگر تازگی ایمان مومنین کے لئے اپنے موضوع سے تجاوز کرکے ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ جب حضور لشکر سے وداع ہونے لگے۔ تو عبداللہ بن رواحہ نے آگے ہوکر حضور سے بادب التماس کی کہ مجھے کوئی عمل ارشاد ہو کہ جس سے میں نجات حاصل کرسکوں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جہاں تم جاتے ہو۔ وہاں خدا جل وعلا کو کوئی سجدہ نہیں کرتا۔ تم کثرت سے سجدات بجا لانا۔ پھر انہوں نے کہا کہ حضور اس کے علاوہ کچھ اور بھی فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کی یاد کثرت سے کرنا وہ تمہارا ممد و معاون ہوگا۔ سبحان اللہ یہ تھے سچے مسلمان۔ جو باوجود اس بات کے کہ وہ اپنی جان خدا کے راستہ میں لگا چکا ہے مگر بھی کسی مزید حسن عمل کی خواہش باقی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نسبت ایک قسم کی موت کی پیشگوئی کرچکے ہیں۔ مگر وہ ایسا راستباز مومن ہے۔ کہ اپنی جان کی پرواہ تک نہیں۔ مگر نیک اعمال کی کس قدر حرص ہے۔ یہ ہیں فیض اس قدسی صفات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جس کی شان وَيُزَكِّيهِمْ ہے۔ کیا تزکیہ اور کیا تعلیم ہے۔ کہ جس کے اثر کی کوئی انتہا نہیں۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد رخصت ہونے کے بعد عبداللہ بن رواحہ شوق شہادت میں مضطرب ہوکر مندرجہ ذیل اشعار کا ترنم کررہا ہے۔

لٰكِنَّنِي أَسْأَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً	میں خدا سے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں۔
وَضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا	اور ایسی سخت تلوار کی ضرب جو خون کو چلادے
أَوْ طَعْنَةً بِيَدَيْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً	یا کسی سرکش تشنہ خون کے دونوں ہاتھوں سے
بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْأَحْشَاءَ وَالْكَبِدَا	(نیزہ کی) چوک (چاہتا ہوں) جو جگر اور انتڑیوں

حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰی حَدَثِیْ
اَرْشَدَہُ اللّٰہُ مِنْ غَازٍ فَقَدْ رَشَدَا ؎

سے پار نکل جانیوالی ہو۔ تاکہ جب لوگ میری
قبر پر جائیں تو وہ (میری قبر کو دیکھکر کہہ اُٹھیں
کہ او غازی تیرے پر آفرین ہو کہ تجھے خدا نے رہنمائی کی اور کامیاب ہوا۔

ستر ھواں خطبہ

اسی موتہ کی مہم کی نسبت یہ دوسرا خطبہ آپنے صحابہ کو جمع کر کے پڑھا۔ اور ان کی امداد کو لشکر بھیجا۔ وہاں کا تمام واقعہ حضور کو بذریعہ جبریل یا بذریعہ کشف صاف معلوم ہوگیا۔ اور آپنے مندرجہ ذیل خطبہ پڑھا۔

قَالَ خَالِدُ ابْنِ سُمَیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ
صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَاَمَرَ فَنُوْدِیَ الصَّلٰوۃَ
جَامِعَۃً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ
اللّٰہِ صلعم فقم بَابَ خَیْرٍ بَابَ خَیْرٍ
بَابَ خَیْرٍ اُخْبِرُکُمْ عَنْ جَیْشِکُمْ ھٰذَا
الْغَازِیْ اِنَّھُمْ انْطَلَقُوْا فَلَقُوْا
الْعَدُوَّ فَقُتِلَ زَیْدٌ شَھِیْدًا ۔
(وَاسْتَغْفَرَ لَہٗ) ثُمَّ اَخَذَ
اللِّوَاءَ جَعْفَرٌ فَشَدَّ عَلَی
الْقَوْمِ حَتّٰی قُتِلَ شَھِیْدًا ۔
(فَشَھِدَ لَہٗ بِالشَّھَادَۃِ ۔
وَاسْتَغْفَرَ لَہٗ) ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ
عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ فَاَثْبَتَ

خالدبن سمیر کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم منبر
پر چڑھے اور حکم دیا۔ کہ لوگوں کو نماز کے لئے
بولاؤ۔ چنانچہ سب لوگ اکٹھے ہوگئے۔
تو آپ نے فرمایا۔ نیکی کا دروازہ۔ نیکی کا دروازہ
نیکی کا دروازہ (یعنی اس کے اندر داخل ہوجاؤ)
پھر فرمایا۔ کہ میں تمہارے غازی لشکر کی نسبت
خبر دیتا ہوں۔ کہ وہ یہاں سے چلے۔ اور
دشمنوں کو جالیا۔ پس سب سے پہلے (زید
شہید ہوا۔ آپ نے اس کے لئے دعائے
مغفرت کی۔ پھر جعفر نے جھنڈا (اسلامی
سنبھالا اور دشمن پر خوب زور دکھایا۔
حتے کہ وہ بھی شہید ہوگیا۔ اُس کی شہادت
کی آپ نے شہادت دی اور طلب مغفرت

قَدْ مَیْرِ حَتّٰی قُتِلَ شَہِیْدًا رَفَاسْتَغْفَرَ لَہٗ ثُمَّ اَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ وَلِیْدٍ وَلَمْ یَکُنْ مِنَ الْاُمَرَاءِ مِثْلَہٗ ھُوَ اَقَرَّ نَفْسَہٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِکَ فَاَنْتَ تَنْصُرُہٗ فَمُنْذُ یَوْمَئِذٍ سُمِّیَ خَالِدُ سَیْفُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَکِّرُوْا فَامِدُّوْا اَخْوَانَکُمْ وَلَا یَتَخَلَّفَنَّ مِنْکُمْ اَحَدٌ فَنَفَرُوْا مُشَاۃً وَّرُکْبَانًا وَذٰلِکَ فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ

کی۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا۔ اور خوب ثابت قدمی دکھائی۔ حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہوا۔ اس کے لئے بھی آپ نے دعائے مغفرت کی پھر خالد بن ولید نے جھنڈا اُٹھایا۔ اور اس جیسا کسی امیر نے کام نہ کیا۔ اور اُس نے خوب اپنے آپکو ثابت قدم رکھا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے اللہ وہ (خالد بن ولید) تیری تلواروں سے ایک تلوار ہے اُس کی مدد فرما۔ اُسی دن سے خالد بن ولید سیف اللہ کے لقب سے ملقب ہوئے پھر آپ نے فرمایا۔ کہ سویرے اٹھو اور اپنے بھائیوں کی مدد کرو۔ کوئی تم میں سے پیچھے نہ رہے۔ پھر لوگ پیادہ اور سوار ہو کر سدھار گئے۔ اور یہ دن سخت گرمی کے تھے۔

اب آٹھواں سال ہجری شروع ہوتا ہے۔ اور خدا کا وعدہ کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ پورا ہوتا ہے۔ قریش کی روز کی عہد شکنی اور غداری کے سبب دس ہزار قدسیوں کے ساتھ اس فخر الاولین والآخرین کا داخلہ اس سرزمین میں ہوتا ہے جہاں سے وہ بیکسی اور بے بسی کے عالم میں بھاگ نکلا تھا۔

وہ خدا کا مخلص بندہ مکہ کے مفتوح ہونے پر اپنے لاؤ لشکر پر نظر ڈالتا ہے اور اس بیکسی[۱] و بے بسی کے دنوں کو یاد کر کے اپنے خدائے واحد کی شکرگذاری میں ایسا

[۱] جیسا کہ پیچھے کہا جا چکا ہو کہ حضور نے جاتے ہوئے مکہ کیطرف منہ پھیر کر فرمایا تھا۔ کہ اے مکہ مجھے تیری جدائی شاق ہے۔ لوگوں نے مجھے نکالا۔ ورنہ تجھے کبھی نہ چھوڑتا بجز انجام سفارقت ۔ اس لئے جاتا ہوں ۱۲ منہ

سرابور ہوتا ہے کہ اپنی اونٹنی کے پالان پر سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ اور اُس کی تسبیح و تحمید کو بار بار زبان سے دھراتا اور شکرگذاری کے گیت گاتا ہے۔ اور پھر اسی پاک گھر کو بتوں کی آلایش سے پاک کر کے کعبہ کے دونوں بازو پکڑے ہوئے فرماتا ہے

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہٗ۔ اور وہ تمام دشمنان نبوۃ سامنے لائے جاتے ہیں۔ اور آپ انکو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ ماذا تقولون وما تظنون

یعنی اب بتلاؤ تم اپنی نسبت کیا کہتے اور کیا خیال کرتے ہو۔ یعنی تم سے بدلہ لوں یا کیا کروں سہیل بن عمرو بولا۔ نقول خیرًا ونظن خیرًا اخ کریم وابن اخ کریم وقد قدرت۔ یعنی ہم نیکی کی بات کہتے اور نیکی کا ہی گمان کرتے ہیں (تو ہمارا کریم بھائی کا بیٹا اب تو ہمارے پر غالب ہے۔ یعنی جو چاہے کر سکتا ہے)

سہیل کے اس قول سے اُس ابر رحمت کو جوش آگیا۔ اور آنکھوں میں پانی بھر آیا اور معاقصہ یوسف علیہ السلام آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اور فرمایا لا تثریب علیکم الیوم۔ یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ یعنی میں وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اب تم کو میری طرف سے کوئی ملامت نہیں (یعنے میں نے معاف کیا) اللہ تم کو معاف کرے۔ وہ ارحم الراحمین ہے۔

اٹھارھواں خطبہ

پھر ایک خوشی کے لہجہ میں آپ نے فرمایا۔

الا ان مکۃ محرمۃ بتحریم اللہ لم تحل لاحد کان قبلی — دیکھو کہ مکہ معظمہ آج سے ایک خاص عزت سے معزز کیا جاتا ہے۔ اور وہ عزت اس

ولم يحل لي الا ساعة من نهار وهي محرمة الى ان تقوم الساعة لا يختلي خلاها ولا يقطع شجرها ولا ينفر صيدها ولا يحل لقطتها الا لمنشد۔

خدا نے دی ہوئی ہے۔ نہ یہ کہ اسمیں کوئی خونریزی خدا نے جائز نہیں کی نہ میری سے پہلے اور نہ میرے وقت میں ہاں مجھے ایک گھنٹہ کی اجازت ملی ہے۔ اب قیامت تک اس کی یہ عزت باقی ہے۔ اسکا گھاس اسکے درخت نہ کاٹے جائیں اور شکار نہ کیا جائے اس کی گری پڑی چیز کسیکو اٹھانے کی اجازت نہیں ہاں جسکا کوئی مالک نہ ملے۔ یا کہ خود مالک ہے اٹھائے۔

الا لبئس جيران النبي كنتم لقد كذبتم وطردتم و اخرجتم واذيتم ثم ما رضيتم حتے جئتموني في بلادي تقاتلوني اذهبوا فانتم الطلقاء

(دیکھو) تم کیسی بُری قوم نبی کے گرد جمع ہوئی اس کو اپنی برادری سے خارج کیا۔ پھر وطن سے نکالا۔ دکھ پر دکھ دیئے۔ پھر اسپر راضی نہ ہوئے بلکہ اس کے نکالنے کے بعد اس کے قتل کے لئے اس کے شہروں میں تعاقب کیا۔ جاؤ اب تم آزاد ہو۔

ان فقرات کے بعد جو ستیدار کے طور پر واقعہ ہوئے ہیں عقل سیاسی تو یہ چاہتی ہے۔ کہ اس کی خبر یہ نکلے۔ کہ اب تم میرے قابو میں ہو۔ تم سے اب میں انصافاً انتقام کا حق رکھتا ہوں کہ جو سلوک تم نے میرے سے کیا ہے وہی تم سے برتا جائے۔ شہر سے نکالا جائے۔ سزا پر سزا دی جائے اور تمہارے قتل کے لئے پھانسی نصب ہو۔ اور یکے بعد دیگرے اسپر لٹکائے جائیں" مگر نہیں وہ رحمۃ العالمین شفیع المذنبین اس ستیدار کی یہ خبر نکالتا ہے۔ اذهبوا فانتم الطلقاء) یعنی جاؤ تم آزاد ہو۔ نہ میں تمہارا مزاحم نہ میرا لاؤ لشکر۔

کہاں ہے وہ دجالی گروہ یورپ کے مؤرخوں کا جو اسلام کو بزور شمشیر پھیلانیکا الزام لگاتے اور اپنی آہنیں قلموں سے اسلام کے جگر گوشوں کے سینے چھلنی کرنے کے عادی ہیں۔ وہ سمندر میں ڈوب مریں۔ اگر وہ نہیں تو چلو بھر پانی میں۔ شرم شرم شرم۔

آزادی کا حکم کیا تھا گویا یوم النشور تھا۔ کہ لوگ قبروں سے نکلے ہوئے خوشی خوشی گھروں کو جا رہے ہیں۔ حدیث میں یہ خطبہ اس طرح بیان ہوا ہے جو تغیر الفاظ کے سبب انیسواں خطبہ کہنا چاہیے۔

انیسواں خطبہ

عن قتادة السدوسی
ان رسول الله صلعم قام
قائماً حین وقف علی باب
الکعبة ثم قال لا اله الا الله
وحده لا شریک له صدق
وعده ونصر عبده و
ھزم الاحزاب وحده
الا کل ماثرة ودمٍ
او مالٍ یدعی فهو تحت
قدمی ھاتین
الا سدانة البیت و

قتادہ سدوسی روایت کرتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلعم کعبہ کے دروازہ پر آئے اور کھڑے ہوگئے۔ اور فرمایا کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے وہ اکیلا لاشریک ہے۔ اسنے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اور اپنے بندہ کی مدد کی اور دشمنوں کو ایک ایک کرکے شکست دی۔ ہر ایک بدلہ ہر ایک خون ہر ایک مال (ایام جاہلیت کا) وہ آج میرے ان قدموں کے نیچے ہے۔ یعنی ایام جاہلیت کے تمام اس قسم کے مقدمے اور جھگڑے سب کالعدم اور ناقابل اخراج ہیں ہاں خدمت بیت اللہ اور حاجیوں کو

سقاية الحاج الا وقتيل
الخطا مثل العمد بالسوط والعصاء
فيهما الدية المغلظة منها
اربعون فی بطونها اولادها
یا معشر قریش ان الله قد
اذهب عنکم نخوة الجاهلية وتعظمها
بالاباء الناس من ادم وادم خلق
من تراب ثم تلا رسول الله
صلے الله علیه وسلم یا ایها
الناس انا خلقنا کم من ذکر و
انثی وجعلنا کم شعوبا وقبائل
لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقیکم
الاية یا معشر قریش و یا اهل مكة ما
ترون انی فاعل بکم۔ قالوا خیرا اخ و ابن
کریم ثم قال اذهبوا فانتم الطلقاء۔
فاعتقهم رسول الله صلعم

کو پانی پلانا بدستور قائم رہیگا (دیکھو) خطا
سے مقتول بھی قتل عمد کی طرح سمجھا جائیگا
جیسے کہ چابک یا لکڑی سے کسیکو مارا جائے
اور اس میں سخت دیت ہے یعنی چالیس
اونٹ اگر اونٹنیاں ہوں تو ان کے بچے
پیٹ کے بھی ساتھ ہی سمجھے جائیں گے
اے قریش کے لوگو تمہاری نخوت اور غرور
جاہلیت اور آبائی فخر آج سے سب خاک میں
مل گئے۔ اور ان کی کوئی وقعت نہیں۔ پھر
آپ نے قرآن کی آیت یا ایها الناس الخ پڑھی
اے قریش اے مکہ والو۔ اب بتاؤ کہ تم سے
میں کیا کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ نیکی
کی توقع ہے۔ تو خود بہتر بھائی اور کریم کا بیٹا
ہے۔ تب آپ نے فرمایا۔ جاؤ تم سب آزاد
ہو۔ اس حکم سے آپنے سب کو آزاد کر دیا۔

وہ وعدہ الٰہی پورا ہوا جس کی انتظار کی جاتی تھی۔ مگر اسیوقت دوسری خوشخبری اذا جاء نصر الله الخ کے لفظوں میں آتی ہے۔ اور لوگ جوق در جوق داخل اسلام ہونے کو آ رہے ہیں۔ آج حضرت صدیق کا والد ابو قحافہ بھی اسلام لاتا ہے۔ وہ نابینا بزرگ بڑے شوق سے حضور علیہ السلام کے اس سوال کے جواب ہیں کہ

Marfat.com

یا ایا قحافہ اسلم۔ اسلمت کہتا ہے۔ اور کلمہ شہادت سے اپنے دل وزبان کو منور کرتا ہے۔

اس کے بعد مستورات کی باری آتی ہے۔ بڑی بڑی مجبرسہ عورتیں اسلام پر بیعت کرتی ہیں حضور علیہ السّلام ایک چدر کا گوشہ پکڑتی ہیں اور دوسرا عورتیں پکڑتی ہیں۔ اور اس طور پر عورتوں کی بیعت یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادھن ولا یاتین ببھتانٍ یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن للہ ان اللہ غفور رحیم۔ آیت مندرجہ بالا کے ماتحت لیجاتی ہے۔ اور ایک ایک فقرہ کا ان سے جواب لیا جاتا ہے۔

اگرچہ مستورات کے اسلام لانیکا حال لکھنا ہمارے موضوع سے کسی قدر دور نکل جاتا ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کے واقعات وحالات کچھ ایسے دلچسپ اور دلفریب ہیں کہ دل نہیں چاہتا کہ ان کو چھوڑ کر آگے نکل جائیں۔ ہر ایک جگہ ایسی دلکش ہے۔ کہ ؎ کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است۔

عورتوں کے اسلام لانے کے واقعہ میں ہندہ کا اسلام لانا اور حضور علیہ السلام کا اس کو معافی دینا ایسا معاملہ ہے کہ دل چاہتا ہے۔ کہ اس رحمۃ العالمین پر تا زیست انسان اللھم صل علی محمد وال محمد کو ورد زبان رکھے

یہ ہندہ ابوسفیان کی بیوی وہ عورت ہے۔ کہ جس نے جنگ احد میں اپنی بھائی بھتیجے کے مارے جانے کا بزعم خود اس طرح بدلہ لیا تھا۔ کہ حضرت حمزہ کا کلیجہ نکالکر چبالیا۔ اور اپنے منہ کو خون آلودہ کیا۔ جس کا حضور کو سخت

صدمہ پہنچا تھا۔ اللہ کی شان کہ آج وہ اسلام کے احکام پر سر جھکاتی ہے۔

الحاصل جب حضور نے آیت مندرجہ بالا عورتوں کے سامنے تلاوت فرمائی تو ام حکیم بنت حارث بن عبد المطلب کھڑی ہوئی اور اُس نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسے امر معروف ہیں۔ کہ جس کا ہم کو حکم ہے۔ کہ اس کے مطابق عمل کر کے آپ سے نافرمانی نہ کریں۔ تب آپ نے فرمایا۔

لَا تَخْمِشْنَ وَجْهًا	سوگواری کے وقت چہرہ مت نوچو
وَلَا تَلْطِمْنَ خَدًّا	منہ کو نہ پیٹو۔
وَلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا	بال نہ نوچو۔
وَلَا تَمْزِقْنَ جَيْبًا	کپڑے نہ پھاڑو
وَلَا تُسَوِّدْنَ ثَوْبًا	سیاہ کپڑے مت کرو
وَلَا تَدْعِيْنَ بِالْوَيْلِ	بین مت کرو۔
وَلَا تَقُمْنَ عِنْدَ قَبْرٍ	قبر پر نہ جاؤ۔

عورتوں نے ان سب باتوں کا اقرار کیا۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔ جب آپ نے فرمایا ہے ہندہ بھی اس جماعت میں چہرہ پر نقاب ڈالے حاضر تھی۔ یہ چاہتی تھی کہ کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ کیونکہ اس کو خوف تھا۔ کہ کہیں میں اپنی کرتوتوں کے سبب تہ تیغ نہ کی جاؤں۔ یہ تھی بڑی ہوشیار اور چلبلی چنانچہ جب آپ نے فرمایا اُبَايِعُكُنَّ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا (خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو)۔ تو کہنے لگی۔ کہ یا حضرت آپ مردوں سے اسلام اور جہاد کی بیعت لیتے ہیں اور ہم سے اس کی جس کا کوئی جواب آپ نے نہیں دیا۔ پھر آپ نے لَا تَسْرِقْنَ فرمایا (چوری مت کرو) اسپر بولی کہ میرا میاں

ابوسفیان سخت بخیل انسان ہے۔ میں اس کے مال میں سے چوری کرتی رہی ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ وہ میرے پر حلال ہے یا حرام۔ ابوسفیان معاً بول اٹھا کہ جو کچھ تو نے اب تک لیا یا آیندہ لے گی وہ تیرے پر حلال ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔ اور معلوم کر گئے کہ یہ ہندہ ہے۔ آپنے فرمایا۔ کہ تو ہندہ بنت عتبہ ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ اے نبی اللہ میری گذشتہ خطائیں معاف کرو۔ خدا آپ کو معاف کرے۔ پھر آپ نے فرمایا ولا تزنین (زنا مت کرو) تب ہندہ بولی کہ یا رسول اللہ کیا کوئی شریف عورت زنا بھی کرتی ہے؟ پھر آپ نے فرمایا۔ لَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَکُنَّ (اپنی اولاد کو قتل نہ کرو) ہندہ نے کہا۔ کہ ہم نے ان کو بچپن میں پالا پوسا اور جب وہ جوان ہوئے تو آپ نے انہیں قتل کیا اس سے اس کی مراد اس کے بیٹے حنظلہ کی تھی جو حضرت علی کے ہاتھ سے میدان بدر میں کام آیا۔ حضرت عمر اس کی اس بات سے بہت ہی ہنسے۔ اور حضور علیہ السلام نے بھی تبسم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَان (کسی پر جھوٹ مت لگاؤ) تب ہندہ نے کہا کہ خدا کی قسم بہتان ایک حقیر اور ذلیل کام ہے۔ آپ نہایت بہترین امور کی ہمیں تلقین فرماتے ہیں۔

اور لا یعصینک فی معروف کے جواب میں اس نے کہا۔ کہ اب ہم اس مجلس میں اس واسطے حاضر نہیں ہوئیں۔ کہ آپ کے احکام کی خلاف ورزی کریں۔ غرضیکہ یہ پر لطف جلسہ ہنسی خوشی ۔۔۔ اختتام پذیر ہوا۔ اور اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پھوپی ام ہانی کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے غسل کر کے نفل چاشت ادا کئے

Marfat.com

بعدازیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی جگہ جنگ حنین پیش آگئی جسکی
تفصیل یہ ہے۔ کہ جب مکہ معظمہ حضور کے ہاتھ پر فتح ہوگیا۔ تو لوگ فوج در فوج اسلام
میں داخل ہونے لگے۔ گویا اسلام کے قبول کرنے کا ایک دروازہ کھل گیا۔ برخلاف
قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے وہ پہلے سے زیادہ اسلام کی دشمنی اور بیخکنی کے
لئے تیار ہو گئے۔ اور لشکر جمع کر کے مکہ معظمہ پر حملے کی تیاری کی۔ حضور کو
جب اس کی خبر پہنچی تو آپ بھی تیار ہو گئے شوال ۸ھ کو یہ واقعہ ظہور پذیر
ہوا۔ اور بارہ ہزار سپاہ کے ہمراہ حضور نے مقابلہ کیا۔
اس جنگ میں کچھ ناتجربہ کار نوجوان اور کچھ نومسلم لوگ شامل ہوئے۔
اور سب سے آگے وہ بڑھے جس سے دشمن کو ان کے بھگا دینے کا موقعہ مل گیا
اور اسلامی لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے۔ محض ذات قدسی صفات رحمۃ للعالمین
ہی اکیلے رہ گئے۔ اور فاطر سے اتر کر آپ زور سے فرماتے۔

انا النبی لا کذب ـــــــ میں نبی ہوں اسمیں کچھ جھوٹ نہیں
انا ابن عبد المطلب ـــــــ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

انصار اور مہاجر کو آپ نے للکارا۔ تو وہ لبیک لبیک کہتے ہوئے ایسے
واپس آئے جیسے کبوتروں کے ٹکری ایک آواز سے آجاتی ہے۔ پھر جمکر
مسلمان لڑے اور میدان لے لیا۔ بہت سے لوگ قید ہوئے اور بےحساب
مال غنیمت ملا۔ دشمنوں میں سے کچھ لوگ بھاگ کر طائف میں پناہ گزیں ہوئے
اسواسطے وہاں کا محاصرہ بھی چند روز تک کیا گیا
مگر قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے آکر معافی مانگ لی۔ اور چھ ہزار قیدی آپنے
رہا کر دیئے۔

Marfat.com

آپ جعرانہ میں واپس تشریف لائے۔ اور مال غنیمت کے تقسیم کا معاملہ پیش آیا۔ حضور نے بہت سا حصہ جدید الاسلام لوگوں کو بطور مؤلفۃ القلوب کے عطا کیا گویا مکہ والوں کو جنہیں قریش بھی تھے مالا مال کر دیا۔ اور بہت کم حصہ انصار کو ملا۔

انصار میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ اور حضور کو بھی اس سے اطلاع ملی۔ تو آپ نے انصار کو جمع کر کے مندرجہ ذیل خطبہ دیا

بیسواں خطبہ

حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ	خدا کی تعریف اور ثنا ایسی کی جو اس کی شان
ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ	کے شایاں ہے۔ پھر فرمایا کہ اے گروہ انصار
مَا مَقَالَةٌ بَلَغَتْنِیْ عَنْکُمْ	وہ کیا بات ہے جو تمہاری نسبت مجھے پہنچی
وَجِدَةٌ وَجَدْتُمُوْهَا عَلَیَّ فِیْ	ہے۔ اور کچھ غصہ تمہارے دلوں میں میری
اَنْفُسِکُمْ۔ اَلَمْ اٰتِکُمْ ضُلَّالًا	نسبت ہے۔ کیا تم میرے پاس گمراہ نہیں
فَهَدَاکُمُ اللّٰهُ وَعَالَةً	آئے تھے۔ اور اللہ نے تم کو ہدایت کی۔
فَاَغْنَاکُمُ اللّٰهُ بِیْ	تم عیالدار تھے۔ اللہ نے تم کو میرے سبب
وَاَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ	سے غنی کر دیا۔ اور باہم دشمن تھے۔ خدا
قُلُوْبِکُمْ۔	نے تم کو باہم دوست بنا دیا۔

بعض روایات میں یوں بھی آیا ہے۔

یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ یَمُنَّ اللّٰهُ	اے گروہ انصار کے اللہ نے تم پر ایمان کا احسان
عَلَیْکُمْ بِالْاِیْمَانِ وَخَصَّکُمْ بِالْکَرَامَةِ	نہیں کیا۔ اور تم کو اس بزرگی سے خاص کیا

Marfat.com

وَسَمَّاكُمْ بِأَحْسَنِ الْأَسْمَاءِ أَنْصَارُ	کہ تمہارا نام بہترین نام قرار پایا یعنی اللہ
اللّٰهِ وَأَنْصَارُ رَسُوْلِهٖ ط	اور اس کے رسول کے مددگار۔
قَالُوْا بَلَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمَنُّ	انصار نے کہا کیوں نہیں اللہ اور اس کے
وَأَفْضَلُ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ	رسول کا ہم احسان مانتے ہیں۔ پھر آنحضرت
وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيْبُوْنِيْ يَا مَعْشَرَ	نے فرمایا۔ کہ اے انصار تم مجھے جواب کیوں
الْأَنْصَارِ قَالُوْا بِمَاذَا نُجِيْبُكَ	نہیں دیتے۔ انہوں نے کہا کہ اے اللہ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ الْمِنَّةُ	کے رسول ہم کیا جواب دیں (ہم مانتے
وَالْفَضْلُ۔	ہیں) کہ اللہ کا اور اس کے رسول کا ہم پر

بہت احسان ہے۔

اور ایک روایت میں ہے۔ کہ انہوں نے یوں جواب دیا۔

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَجَدْتَنَا	انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول آپ نے
فِيْ ظُلْمَةٍ فَأَخْرَجَنَا اللّٰهُ	ہم کو تاریکی میں پایا۔ آپ کی بدولت خدا
بِكَ إِلَى النُّوْرِ وَوَجَدْتَنَا	نے ہم کو نور کی طرف ہدایت کی ہم آگ
عَلٰى شَفَا جُرُفٍ مِّنَ النَّارِ	کے گڑھ کے کنارہ پر تھے۔ آپکی بدولت
فَأَنْقَذَنَا اللّٰهُ بِكَ وَ	خدانے ہمکو اس سے بچایا۔ ہم گمراہ تھے۔
وَجَدْتَنَا ضُلَّالًا فَهَدَانَا اللّٰهُ	آپ کی بدولت خدانے ہم کو ہدایت کی۔
بِكَ فَرَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا	پس ہم اللہ کے رب اسلام کے دین اور
وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ	محمد صلعم کے نبی ہونے پر دل سے راضی
نَبِيًّا	اور خوش ہیں۔
فَافْعَلْ مَا شِئْتَ فَأَنْتَ	آپ جو چاہیں کریں آپ کو کوئی

Marfat.com

يا رسول الله في حِلٍّ

قال إذا والله لو شئتم

لقلتم فصدقتم

أتيتنا مكذبًا

فصدقناك-

ومخذولًا فنصرناك-

وطريدًا

فآويناك-

وعائلًا فأغنيناك

وخائفًا

فأمناك.

فقال الانصار المن لله ولرسوله

والفضل علينا وعلى غيرنا-

فقال ما الذي بلغني عنكم

قالوا هو الذي بلغك

لانهم لا يكذبون-

فقال رسول الله صلعم اني لاعطي

رجالا حديثو عهد بكفر-

أتألفهم أوجدتم يا معشر

الانصار في انفسكم لغاغة

روک نہیں-

آپ نے فرمایا- اگر تم چاہتے تو تم کہہ سکتے تھے- اور اپنے کہنے میں تم سچے بنی ہو- (یعنی مجھے مخاطبہ کرتے ہوئے کہتے) کہ آپ اسوقت ہمارے پاس آئے جبکہ لوگ آپکی تکذیب کرتے اور ہمنے تصدیق کی- اور آپ ہمارے پاس اُسوقت آئے جب بے مددگار تھے ہمنے آپ کی مدد کی- آپ بے ٹھکانہ تھے ہمنے آپکو ٹھکانہ دیا- آپ تعلقات عیالداری رکھتے تھے- آپ کو اس سے بفکر کردیا- آپ خائف تھے ہم نے آپ کو امن دیا-

انصار نے کہا- کہ اللہ اور اس کے رسول کا ہمپر احسان اور تفضل ہے نہ صرف ہمپر بلکہ اوروں پر بھی

آپنے فرمایا کہ وہ کیا ہے جو مجھ کو تمہاری بابت پہنچا ہے- چونکہ انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے- اُنہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جو کچھ آپنے سُنا

آپ نے فرمایا- کہ میں نے ایسے لوگوں کو دیا ہے کہ جو نو مسلم ہیں- اور ان کی تالیف قلوب کی گئی ہے- اے انصار کیا تم کو کچھ شبہ ہے- ہمنے لوگوں کو اس لئے دیا ہے- کہ ان

Marfat.com

اَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِيُسْلِمُوا وَيُسْلِمَ	کی تالیف قلوب ہو۔ اور ان کو دیکھ کر
غَیْرُهُمْ تَبَعًا لَّهُمْ۔ وَوَكَلْتُكُمْ	دوسرے لوگ بھی مسلمان ہوں۔ اور تمہارے
اِلٰی اِسْلَامِكُمُ الثَّابِتِ الَّذِیْ	غیر متزلزل ایمان اور اسلام پر جس سے تم
لَا یَتَزَلْزَلُ۔	ٹلنے والے نہیں ہو بھروسہ کیا ہے۔
اَلَا تَرْضَوْنَ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ	اے انصار کیا تم اس بات پر راضی نہیں
اَنْ یَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِیْرِ	کہ لوگ بھیڑ بکری لیجائیں۔ اور تم رسول خدا
وَتَرْجِعُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰی رِحَالِكُمْ	کو لیکر اپنے گھروں کو جاؤ۔ مجھے خدا کی قسم ہے
فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْلَا	کہ اگر ہجرت نہ ہوتی۔ تو میں بھی انصار میں
الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ	سے ایک شخص ہوتا۔ یعنی چونکہ میں مہاجر
(ای لا نسبت الی المدینة) وَلَوْ	ہوں انصار کس طرح ہو سکتا ہوں)۔ اگر
سَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا جَبَلَیْنِ وَ	لوگ دو پہاڑوں کی وادیوں میں چلیں۔ تو
سَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ	میں اسی وادی کے رستہ جاؤں گا۔
شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ	جس رستہ انصار چلینگے۔ اے اللہ
الْاَنْصَارَ وَاَبْنَاءَ الْاَنْصَارِ۔	انصار اور ان کی اولاد پر رحم فرما۔

اس خطبہ سے انصار ایسے متاثر ہوئے کہ سب کے سب رو رہے تھے اور ان کی ڈاڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو رہی تھیں۔ یا آخر وہ بھنائی ہوئی آواز سے بول اُٹھے۔

رَضِیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قَسْمًا وَحَظًّا	ہم رسول اللہ صلعم کے تقسیم اور حصہ پر بدل راضی ہیں

پھر حضور تشریف لیگئے۔ اور لوگ منتشر ہو گئے

اب ہم سال نہم ہجرت میں آتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ حضور نے لوگوں

سے وصولی زکوٰۃ کے لئے بعض نامور صحابہ کو مامور کیا ہے قبیلہ بنی تمیم کو ادائے زکوٰۃ سے انکار ہے۔ اور آپ عیینہ بن حصن بن فزاری کو ان کی سزا کے لئے تعیین کر کے بھیجتے ہیں۔ چنانچہ اس نامور صحابی نے ایسا موقعہ دیکھ کر اُن پر یورش کی۔ کہ ان کے بارہ آدمی اور بارہ ہی عورتیں اور تیس لڑکے قید کر کے مدینہ میں حاضر کیے۔ جس کے پیچھے اطلاع پانے پر قبیلہ بنو تمیم کے لوگ عطارد بن حاجب بن زرارہ تمیمی۔ زبرقان بن بدر قیس بن یعد نعیم بن سعد عمرو بن اہتم اقرع بن حابس۔ اپنے شعراء اور خطباء کو لیکر بغرض رہائی اپنے اسیر شدہ لوگوں کے مدینہ میں وارد ہوئے۔ اور آتے ہی اپنے لوگوں کو اسیر دیکھا اور قیدیوں نے بھی واویلا شروع کر دیا۔ اور پھر یہ لوگ مسجد کی طرف لپکے۔ جبکہ آپ حضرت عائشہ کے حجرہ میں قیلولہ فرما رہے تھے۔ ہر چند لوگوں نے ان لوگوں سے کہا کہ نماز ظہر کا وقت قریب ہے۔ ابھی حضور آیا ہی چاہتے ہیں۔ مگر یہ لوگ شور کرتے ہی رہے۔ جس کے سبب سے حضرت آنکھیں ملتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اور فرمایا کون لوگ ہیں جنہوں نے مجھے سونے نہیں دیا۔ اذان ہوئی نماز ادا کی گئی۔ بعد از نماز پھر انہوں نے واویلا شروع کی۔ جس کا جواب کچھ نہ دیا گیا۔ اور آپ داخل حجرہ ہوئے اور دوگانہ ادا کر کے دوبارہ باہر تشریف لائے۔ اور بنو تمیم پیش ہوئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم لوگ شاعر اور خطیب ہیں۔ اور شعراء اور خطباء پر لوگوں کے سود و زیاں کا بہت کچھ انحصار ہے۔ ہم بھی اپنے شاعر اور خطیب لائے ہیں۔ تاکہ ہم آپ سے مفاخرت کریں۔ آپ نے جواب میں فرمایا

مَا بِالشِّعْرِ بُعِثْتُ وَلَا بِالْفَخْرِ اُمِرْتُ یعنی میں شعر کے لئے دنیا میں نہیں بھیجا گیا اور نہ فخر کیلئے مامور ہوا

تاہم آپ بیٹھ گئے اور اس کو بھی ایک تبلیغی رنگ سمجھکر فرمایا۔ کہ اچھا کہو تم کیا کہتے ہو۔ تب زبرقان بن بدر نے اپنے لوگوں میں سے عطارد بن حاجب کو حکم دیا۔ کہ خطبہ پڑھے۔ چنانچہ سیر میں یہ واقعہ اس طرح مذکور ہے۔

اکیسواں خطبہ

لما دخل وفد بنی تمیم المسجد	جب بنو تمیم کا وفد مسجد نبوی میں داخل ہوا
النبوی نادوا رسول اللہ صلعم	تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو
من وراء الحجرات اَنْ اُخرج	حجروں کے اندر آواز دی کہ اے محمد صلعم
الینا یا محمد فتاذّی من	آپ باہر تشریف لائیے۔ جس سے حضور کو
صیاحھم رسول اللہ صلی	ان کے چلانے سے تکلیف ہوئی۔ آپ
اللہ علیہ وسلم فخرج الیھم	تشریف لائے تو انہوں نے کہا۔ کہ ہم اسواسطے
فقالوا یا محمد جئناک لنفاخرک	آئے ہیں کہ آپ سے ہم مفاخرت کریں۔
فاذن لشاعرنا وخطیبنا	آپ ہمارے شعراء اور خطبا کو اجازت دیں
قال نعم قد اذنت لخطیبکم	آپ نے فرمایا۔ بہت اچھا چنانچہ ان میں
فلیقل فقام الیہ عطارد بن	سے عطارد بن حاجب کھڑا ہوا اور بولا۔
حاجب فقال الحمد	سب تعریف ہی اُس اللہ کی جو ہم سب پر
للہ الذی لہ علینا الفضل	مزیت رکھتا ہے۔ اور وہ اس مزیت کا
وھو اھلہ۔ الذی جعلنا	حقدار ہے۔ جس نے ہم کو بادشاہ بنایا
ملوکا ووھب لنا اموالا	اور بہت بڑے مال عطا فرمائے جن کو ہم
عظاما نفعل فیھا المعروف	نیک کاموں پر صرف کرتے ہیں۔

Marfat.com

وجعلنا اعزۃ اھل المشرق	اور اہل مشرق میں ہم کو معزز بنایا - اور ہم کو
واکثرہ عددًا وابیرہ عدۃ	کثرت عطا کی (اور معاش) میں یُسر بخشا
فمن مثلنا فی الناس۔	پس ہمارے جیسا لوگوں میں کون ہے -
اولسنا رؤساء الناس واولی	کیا ہم لوگوں کے رئیس نہیں ہیں؟ اور
فضلھم فمن یفاخرنا فلیعدد	فضیلت میں اُن سے بڑھکر نہیں؟ جو
مثل ما عددنا وان لو نشاء	شخص ہمارے مقابل فخر کرتا ہے وہ بھی
لاکثرنا الکلام ولکن یحیی من	ایسی چیزوں کو شمار کرے جو ہم نے شمار
الاکثار فیما اعطانا	کی ہیں - اور اگر ہم چاہتے - تو اس سے زیادہ
وانا نعرف اقول ھذا	طول کلامی کرتے - لیکن بیہودہ گوئی سے ہم
الان لتاتونا بمثل	کو شرم آتی ہے - اس معاملہ میں جو ہم کو خدا نے
قولنا وامر فضل	دے رکھا ہے - اب میں (مقابلۃً) چاہتا
من امرنا۔ ثم جلس فقر	ہوں - کہ تم بھی مجھ جیسی باتیں اور امور
رسول اللہ صلعم لثابت بن قیس	بیان کرو" پھر وہ بیٹھ گیا - پس آنحضرت
بن شماس اخی بلحارث بن	نے ثابت بن قیس سے فرمایا - اور تم کھڑے
الخزرج قم فاجب الرجل فی خطبتہ	ہو کر اس کا جواب دو -

چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے اور یوں خطبہ پڑھا -

بائیسواں خطبہ

فقال الحمد للہ الذی	پس اس نے کہا سب تعریف اللہ کی -
خلق السموٰت والارض خلقہ	جس نے زمین اور آسمان پیدا کئے -

Marfat.com

فقضی فیهن امره ووسع کرسیه	اور ان میں اپنا حکم جاری کیا۔ اور اپنے علم
علمه ولم یئت شئ قط الا من	کے غلبہ کو وسیع فرمایا۔ اور کوئی چیز اس کے
فضله ثم کان من قدرته انه جعلنا	فضل کے بدوں مل نہیں سکتی۔ پھر اس
ملوکا واصطفے من خلقه رسولًا	کی قدرت (دیکھو) کہ اسنے ہم کو بادشاہ
اکرمهم نسبًا واصدقهم حدیثا	بنایا۔ اور اپنی مخلوق میں سے ایک رسول
وافضلهم حسبًا فانزل علیه	مبعوث کیا۔ جو صادق گفتار اور عالی نسب
کتابه وائتمنه علی خلقه	ہے۔ پھر اس پر اپنی کتاب نازل کی
فکان خیرة الله من العلمین	اور اپنی مخلوقات پر اس کو امین ٹھہرایا
ثم دعی الناس الی الایمان	اور وہ (درحقیقت) دنیا کے لوگوں میں
فامن برسول الله المهاجرون	سے برگزیدہ ہے۔ پھر اس نے لوگوں
من قومه ذوی رحمته اکرم	کو ایمان باللہ کیطرف دعوة دی۔ پھر اس
الناس انسابًا واحسن الناس	کے قوم کے مہاجرین نے جو رحیم شریف
وجوهًا وخیر الناس	النسب اور ذی وجاہت اور نیک کردار
فعالًا ثم کان اول الناس	لوگ ہیں وہ اسپر ایمان لائے پھر ہم لوگ
اجابةً واستجاب الله حین دعاه	اسپر ایمان لائے جبکہ اسکے مولےٰ نے ہمارے
رسول الله صلعم فنحن انصار الله	بارے میں اسکی دعا قبول کی پس ہم لوگ انصار اللہ
ووزراء رسوله نقاتل الناس	اور اسکے رسول کے وزیر ہیں ہم لوگوں سے
حتے یؤمنوا بالله ورسوله منع	لڑتے ہیں تاکہ وہ لوگ اللہ اور اسکے رسول پر
ماله ودمه ومن کفر	ایمان لائیں (جس سے انکو یہ فائدہ ہوتا ہے)
جاهدناه فی الله ابدًا	کہ انکی مال و جان محفوظ ہو گئے ہیں۔ جو انکار کرے ہم اس سے محض خدا کیلئے

وکان قتلہ علینا یسیرًا۔ اقول قولی ھٰذا واستغفر اللہ للمومنین وللمؤمنات والسلام علیکم۔

اور ایسے لوگوں کو قبیل کرنا ہمارے پر بہت آسان ہے۔ میں اب اتنی بات پر اکتفا کرتا ہوں اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ سے معافی چاہتا ہوں اور تمہارے پر بھی سلامتی ہو

ثم قالوا یا محمد أذن لشاعرنا فقال نعم۔

پھر انہوں نے اپنے شاعر کیلئے اجازت طلب کی۔ اور آپ نے اجازت دی

چنانچہ زبرقان بن بدر اُن کی طرف سے کھڑا ہوا۔ اور مندرجہ ذیل اشعار فی البدیہہ اس نے پڑھے۔

نحن الکرام فلا حیّ یعادلنا
نحن رؤس و فینا السادۃ الرُفع
ونطعم الناس عند القحط کلھم
من الشریف اذا لم یؤنس انفزع
اذا بینا فلا یابی لنا احدٌ
انا کذلک عند الفخر نرتفع

ہم کریم لوگ ہیں کوئی قبیلہ ہمارا ہمسر نہیں ہم ہی سردار ہیں اور ہمارے میں ہی بلند رتبہ سردار ملینگے۔ قحط کے دنوں میں ہم شریف لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں جبکہ کوئی کسی کی ہائے پکار نہیں سنتا۔ جب ہم اپنا فخر وعزت بیان کرتے ہیں تو کسیکو امکان انکار نہیں ہوتا۔ ہم ایسا ہی فخر کے موقعہ پر سب سے بلند تر ثابت ہوتے ہیں

فمن یقادرنا فی ذاك یعرفنا
فیرجع القول والاخبار تستمع

(مندرجہ بالا باتوں میں) ہمارا کوئی مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ باتیں اور خبریں دنیا میں چھپی نہیں رہتیں ؎ نہاں کے ماند آں رازیکہ کزو سازند محفلہا۔

اس موقعہ پر حسان بن ثابت موجود نہیں تھے۔ اور آپ نے اُن کو آدمی بھیجکر طلب کیا۔ چنانچہ حضرت حسان کی زبان سے یوں روایت ہے۔

قال حسان فلما جاءنی رسوله	حسان بن ثابت نے کہا کہ جب میرے پاس
فاخبرہ انہ دعانی لاجیب شاعر	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آدمی آیا اور مجھ کو کہا
بنی تمیم خرجت الی رسول اللہ	کہ آپکو حضور نبی تمیم کے شعراء کا جواب دینے کے
صلعم وانا اقول	لئے طلب فرمایا ہے۔ اور میں نے کہا۔
منعنا رسول اللہ اذ حل وسطنا	جبکہ اللہ کے رسول ہمارے میں آکر فروکش ہوئے
علی کل باغ من معد وراغم	تو ہمنے ہر ایک معد اور راغم کے باغیوں سے محفوظ رکھا
منعناہ لما حل بیوتنا	جب وہ ہمارے میں آگئے تو ہم نے ہر ایک
باسیافنا من کل عاد وظالم	ظالم کو اپنی تلوار کے بل سے روک دیا۔
ببیت حدید عزہ وثراؤہ	مضبوط مکان میں کہ جسکو اسکے مکینوں نے معزز
بجابیة الجولان وسط الاعاجم	کردیا تیز تیروں کے ساتھ باشندگان عجم میں
هل المجد الا السود دالجود والندی	بزرگی سرداری بخشش اور کرم سے اور شاہی
وجاہ الملوک واحتمال العظائم	رعب وداب اور بھاری کاموں کی ذمہ داری

سے (حاصل ہوتی ہے)

یہ قصیدہ کوئی بائیس شعر کا تھا۔ جو حضرت حسان نے پڑھا۔ جو بقیہ شعر بغرض اختصار چھوڑ دیئے گئے۔ اقرع شاعر فریق مخالف کا کھڑا ہوا اور اس طرح بولا۔

اتیناک کیما یعرف الناس فضلنا	ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ تاکہ لوگ
اذا اختلفوا عند اذکار المکارم	ہماری فضیلت کو جانچ لیں۔ جبکہ فضیلت

کے معاملہ میں کوئی جھگڑا ہو۔

وانا رؤس الناس من کل معشر	ہم ہر ایک گروہ کے سردار اور رئیس سے

وان لیس فی ارض الحجاز کدارم — بڑھ کر رئیس اور سردار ہیں حتی کہ حجاز کی زمین میں قبیلہ داری جیسا (معزز) کوئی قبیلہ نہیں ہے۔

وان لنا المرباع من کل غارۃٍ — ہر ایک لوٹ میں خواہ تہامہ میں ہو یا نجد میں

تکون بنجد او بارض التہائم — ہماری چوتھائی مسلم امر ہے۔ یعنی ہم ایسے ڈاکو اور چور ہیں کہ سارے ڈاکو اور چور ہمارے خراج گزار ہیں۔

آخر حضرت حسان سے نہ رہا گیا۔ اور وہ بایمائے سرور کائنات کھڑے ہوئے۔ اور نہایت جوش سے بولے۔

بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم — او بنی دارم تم اپنے فخر سے باز آؤ۔ یہ

یعود وبالاً عند ذکر المکارم — تمہارا فخر تمہارے لئے وبال جان ہوگا جبکہ شرفار کا ذکر آ گیا۔ یعنی تم شرفار میں سے نہیں ہو۔

فان کنتم جئتم لحقن دماءکم — تم تو اس لئے آئے ہو۔ کہ جانیں قتل سے

واموالکم ان تقسموا فی المقاسم — اور تمہارے مال تقسیم ہونے سے محفوظ رہیں یعنی تم تو اپنے قیدیوں اور اپنی جانوں اور مالوں کی حفاظت کی درخوست لیکر آئے ہو

ھبلتم علینا تفخرون۔ وانتم — تم ہمارے معاملہ میں فریب خوردہ ہو کہ تم ہمپر

لنا خول من بین ظیر وعارم — فخر کرتے ہو باوجودیکہ تم ہمارے ظیر و عارم (شہروں کے نام ہیں) کے رہنے والے نوکر ہو۔

فلا تجعلوا اللہ نداً واسلموا — (دیکھو) خدا کا شریک کسیکو مت ٹھہراؤ۔ اور مان جاؤ

ولا تفخروا عند النبی بدارم — اور نبی صلعم کے سامنے داری ہونیکا فخر نہ کرو

والا وبیت الرب مالت اکفنا — ورنہ خانہ کعبہ کے خدا کی قسم ہو کہ ہمارے ہاتھ

علے رؤسکم بالمرھفات الصوارم — تمہارے سروں پر تیز تلواروں سے کام کرینگے

Marfat.com

اس سوال وجواب سے دارمی چونکہ سخن شناس تھے۔ بات کو پا گئے۔ اور آپ کا لوہا مان لیا اور تائید ایزدی جو کھلے طور پر ان کو نظر آئی تاڑ گئے۔ کہ اس کاروبار میں کوئی زبردست ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اور اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ اور آخر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو مناسب انعامات سے ممتاز کیا۔ اور قیدیوں کو رہائی بخشی۔

ان واقعات کے بعد کچھ سرایا پیش آئے اور غزوہ تبوک کی اہم مہم رونمائی جس کا ذکر قرآن مجید میں مفصل مذکور ہے۔ اور یہ مہم منافقین اور مسلمین کو جدا جدا دکھانے والی ہے۔ آپنے حضرت علی کو مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لیے چھوڑا اور حضرت ابوبکر کو لشکر کا سردار قرار دیا۔ اور ثنیۃ الوداع پہنچکر لشکر کا جائزہ لیا اور زبان فیض ترجمان سے یوں خطبہ پڑھا۔

تئیسواں خطبہ

بَعْدَ اَنْ اَحْمَدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ۔ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرٰهِيْمَ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ وَاَشْرَفُ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللهِ وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ۔

خدا کی حمد وثنا کے بعد اے لوگو! سب سے سچی بات خدا کی بات ہے۔ اور بعض قریبی دوسرے قریبیوں سے زیادہ مستحق قرابت ہیں۔ مضبوط رسی تقوی کی بات ہے اور بہتر ہیں گروہ۔ گروہ ابراہیم علیہ السلام ہے۔ اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے سب باتوں سے بہتر بات خدا کا ذکر ہی ہے اور سب بیانوں سے بہتر بیان یہ قرآن شریف

وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ
الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا + وَاَحْسَنَ
الْهُدٰى هُدَى الْاَنْبِيَاءِ وَاَشْرَفُ
الْقَتْلِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى
الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى -
وَخَيْرُ الْاَعْمَالِ مَا نَفَعَ - وَخَيْرُ
الْهُدٰى مَا اُتُّبِعَ وَشَرُّ الْعَمٰى
عَمَى الْقَلْبِ + وَالْيَدُ الْعُلْيَا
خَيْرٌ مِّنْ يَدِ السُّفْلٰى + وَمَا
قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَ
اَلْهٰى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ حِيْنَ
يَحْضُرُ الْمَوْتُ - وَشَرُّ
النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ - وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِي الْجُمُعَةَ
اِلَّا نَذْرًا - وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ
اللّٰهَ اِلَّا هُجْرًا + وَمِنْ اَعْظَمِ
الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ
وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ
وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى
وَرَاْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ +

بہترین معاملات کا پختہ کاری اور بدترین معاملات
کا بدعات ہیں - بہترین ہدایت انبیاء کی
ہدایت ہے - اور بہترین موت شہداء کی
موت ہے - سخت نابینائی وہ گمراہی ہے جو
ہدایت کے بعد ہو - بہترین اعمال وہ ہیں
جو سودمند ہوں - بہترین ہدایت وہ ہے
جسکی پیروی کی جائے - بدترین نابینائی
دل کی تاریکی ہے - اوپر کا ہاتھ نیچے کے
ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینے والا لینے والے سے اچھا)
تھوڑی چیز جو کافی ہو - اس بہتی سے جو غافل
کرے بہتر ہے - بدترین عذر وہ ہے جو موت سامنے
آنے پر کیا جائے - بدترین ندامت وہ ہوگی جو
قیامت کو دیکھکر کیجاویگی - بعض آدمی جمعہ میں
کم حاضر ہوتے ہیں -
اور بعض اسکو اس طرح یاد کرتے ہیں جس میں
اخلاص نہیں ہوتا -
بڑا گناہ جھوٹ بولنا ہے -
دل کی دولتمندی بہترین دولت ہے - اور
بہترین زادراہ خدا کا ڈر ہے -
بڑی حکمت خدا سے ڈرنا ہے -

وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقَلْبِ الْيَقِيْنُ -
وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ - وَ
النِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ
وَالْغُلُوْلُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ -
وَالسُّكْرُ جَمْرُ النَّارِ + وَالشِّعْرُ
مِنْ اِبْلِيْسَ - وَالْخَمْرُ جِمَاعُ
الْاِثْمِ - وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ
اِبْلِيْسَ - وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ
مِنَ الْجُنُوْنِ - وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ
كَسْبُ الرِّبَا - وَشَرُّ الْمَاكِلِ
اَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ - وَالسَّعِيْدُ
مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ - وَالشَّقِيُّ
مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ - وَاِنَّمَا
يَصِيْرُ كُمْ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ
اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ وَالْاَمْرُ اِلٰى اٰخِرَةٍ
وَمَلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ - وَ
اَرْبَى الرِّبَا الْكَذِبُ + وَكُلُّ
مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ - وَسِبَابُ
الْمُؤْمِنِ فِسْقٌ - وَقِتَالُ
الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ - وَاَكْلُ لَحْمِ

جو دل میں بات آئے اُن سب میں سے بہتر
(اسلام پر) یقین اور کفر سے بیزاری ہے -
بین کرنے جاہلیت کی بات ہے (یعنی خلاف
اسلام ہے) دھوکہ باز جہنمی ہے -
مسکرات کا استعمال دوزخ ہے - شعر ابلیسی
کام ہے - شراب گناہوں کی ماں ہے -
عورتیں شیطان کے ڈورے ہیں -
عالم جوانی ایک قسم کا جنون ہے - بدترین
کمائیوں سے سود کی کمائی ہے -
بدترین خوراک یتیم کا مال ہے -
نیک وہ ہے - جو دوسرے کی حالت
سے عبرت حاصل کرے - کمبخت
اپنی ماں کے پیٹ میں ہی کمبخت ہوتا
ہے - تم میں سے ہر ایک چار ہاتھ کے زمین
میں جانے والا ہے - معاملہ کا انجام دیکھنا
چاہیے - اور عمل کا مدار انجام پر ہے -
جھوٹ بڑھنے والی چیز ہے - جو آنے والی
چیز ہے - وہ قریب ہی سمجھو - مومن کی عیب
چینی فسق ہے - اور مومن کا قتل کفر
ہے - اور اس کی شکایت کرنا خدا کا

Marfat.com

مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ - وَحُرْمَةُ مَالِهٖ	گناہ ہے۔ مومن کے مال کی عزت بھی
كَحُرْمَةِ دَمِهٖ - وَمَنْ تَوَكَّلَ	اس کی جان کی سی ہے - جو خدا پر بھروسہ
عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ - وَمَنْ صَبَرَ	کرے وہ اس کو کافی ہے - جو صبر اختیار
ظَفَرَ - وَمَنْ يَّعْفُ يَعْفُ	کرے۔ وہ کامیاب ہوا - جو (لوگوں کو)
اللّٰهُ عَنْهُ - وَمَنْ كَظَمَ الْغَيْظَ	معاف کرے خدا اس کو معاف کرے گا۔ اور
يَاْجُرُهُ اللّٰهُ وَيُضَاعِفُ لَهٗ -	جو غصہ پی جائے۔ خدا اسکو دوگنا اجر دیگا۔
وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ	جو تکالیف و مصائب پر صبر کرے - خدا اس کو
يُعَوِّضُهُ اللّٰهُ - وَمَنْ يَّتَّبِعِ	اس کا بدلہ دیگا - جو ہدایت کو سنکر اسپر
السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ - وَ	عامل ہو - خدا اس کی (دعا) کو سنے گا - جو
مَنْ يَّصُمْ يُضَاعِفُ اللّٰهُ لَهٗ -	(رمضان کے) روزے رکھے اسکا دوگنا اجر لیگا
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ	اور جو معصیت کرے اس کو عذاب ہوگا - ا
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِيْ - اَللّٰهُمَّ	لے اللہ میری امت کو معاف کر - اے اللہ مجھ
اغْفِرْ لِيْ وَلِاُمَّتِيْ - اَسْتَغْفِرُ	اور میری امۃ کو معاف کر - اور میں تمہارے
اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ	اور اپنے لئے خدا سے معافی مانگتا ہوں

پھر حضور معہ لشکر روانہ تبوک ہوئے - تبوک گاؤں کا نام ہے یا چشمہ کا جسپر آپ بغرض مقابلہ دشمن خیمہ زن ہوئے -

اس مہم سے واپسی کے بعد آپ پر سورہ براۃ کا نزول ہوا - اور حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا - کہ آپ جا کر یوم الحج میں اس حکم کو سنادو - چنانچہ حضرت علی نے یوم الاضحیہ کو لوگوں کو مخاطب کرکے یوں فرمایا -

چوبیسواں خطبہ

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی رَسُوْلُ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ بِاَنْ لَّا یَدْخُلَ الْبَیْتَ کَافِرٌ وَّلَا یَحُجَّ الْبَیْتَ مُشْرِکٌ وَّلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَّمَنْ کَانَ لَہٗ عَھْدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَلَہٗ عَھْدُہٗ اِلٰی اَرْبَعَۃِ اَشْھُرٍ وَّمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ فَلَہٗ مُدَّۃُ بَقِیَّۃِ الْاَشْھُرِ الْحُرُمِ	اے لوگو میں رسول اللہ کا تمہاری طرف فرستادہ ہوں۔ (سنو آیندہ) کوئی کافر کعبہ میں داخل نہ ہو۔ اور کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص ننگا طواف نہ کرے۔ اور جن لوگوں کے معاہدات حضور سے ہیں وہ چار ماہ تک قائم رہینگے۔ اور جن کا کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ اُنکے لئے بقیہ حرام کے مہینوں کی مہلت ہے۔

اس کے علاوہ حضرت علی رضؓ نے سورۃ برأت کی پہلی دس آیتیں بھی پڑھ کر سنادیں۔

اس ادائیگی فرض کے بعد حضرت علی واپس تشریف لاکر حاضر حضور ہوئے یہی سال ہے۔ کہ جسمیں تمام اطراف و اکناف عرب سے حضور کی خدمت میں وفود آئے۔ اسی واسطہ اس سال کو عام الوفود کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اُن مخلصین مومنین نے جنہوں نے عسرت اور تنگی کی گھڑیوں میں آپ کا ساتھ دیا۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح کا نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اب دسواں سال ہجرۃ شروع ہوتا ہے جسکو اسلامی تاریخ میں حجۃ الوداع کا لقب ملا۔ حضور کو قیام امن اور تبلیغ احکام اسلام کی اہمیت پیش نظر ہے۔ اور آپ ایک دم کے لئے بھی اپنے فرض رسالت سے بیفکر نہیں ہیں۔

لہ چونکہ یہ خطبہ آنحضرت کے حکم سے پڑھا گیا۔ گویا یہ آپ کا ہی خطبہ ہے۔

Marfat.com

اسی سال میں آپ نے فراغت حج کے بعد نصاریٰ نجران کو تبلیغ اسلام کی اور وہ باہمی مشاورت کے بعد ایک جماعت کیصورت میں آپکی خدمت میں مباحثہ کے طور پر حاضر ہوئے۔ اور جانبین میں الوہیت مسیح پر اور اس کے ابطال پر خوب بحث ہوئی۔ بالآخر آیت مباہلہ نے اس کا فیصلہ کیا۔ اور انہوں نے بھی اپنی رضا ظاہر کی۔ چنانچہ حضور معہ حضرت علی و حسنین و فاطمۃ الزہرا حاضر میدان مباہلہ ہوئے مگر نصاریٰ نے آثار غضب خداوندی اپنے پر نازل ہوتے دیکھکر اس سے گریز کیا۔ اور معافی چاہی اور جزیہ دینا قبول کر کے واپسی کا قصد کیا۔ اور درخواست کی۔ کہ کسی مسلمان نیکبخت کو ہمارے دنیوی معاملات کے تصفیہ کے لئے ہمارے ساتھ بھیجا جائے۔

یہ واقعہ ۱۰ھ ہجری میں ۲۰۔ یا ۲۵۔ ذی الحجہ کو ظہور پذیر ہوا۔ اسی سال میں باذان فرمانفرمائے یمن نے دنیا سے کوچ کیا۔ اور حضور علیہ السلام نے اس کے بیٹے شہریار کو اس کی جگہ بحال اور قائم رکھا۔ ہاں یمن کے دو شہر اور کچھ اراضی حضرموت کے علاقہ کی۔ بلحاظ ملکی انتظام کے معاذ بن جبل رض کے ماتحت کردی اور ان کی روانگی کے وقت یوں آپ نے خطبہ فرمایا

پچیسواں خطبہ

وَقَالَ لَهٗ يَا مَعَاذُ اِنَّكَ تَقْدِمُ	آپ نے فرمایا دیکھ اے معاذ تم اہل کتاب کیطرف
عَلٰى قَوْمٍ اَهْلِ كِتَابٍ وَاِنَّهُمْ	جاتے ہو۔ اور وہ تم سے کلید جنت کی نسبت
سَائِلُوْكَ عَنْ مَفَاتِيْحِ الْجَنَّةِ	سوال کرینگے یعنے پوچھینگے کہ جنت میں پہنچنے
فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ مَفَاتِيْحَ الْجَنَّةِ	کی کنجی کیا ہے۔ پس ان کو کہنا۔ کہ جنت کی کنجی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاِنَّہَا تَخْرِقُ کُلَّ
شَیْءٍ حَتّٰی تَنْتَہِیَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا تُحْجَبُ دُوْنَہٗ مَنْ جَاءَ بِہَا یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ مُخْلِصًا بِکُلِّ ذَنْبٍ۔
فَقَالَ اَرَأَیْتَکَ مَا سُئِلْتُ عَنْہُ
وَاخْتُصِمَ اِلَیَّ مِمَّا لَیْسَ فِیْ کِتَابِ
اللّٰہِ وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْکَ سُنَّۃً فَقَالَ
تَوَاضَعْ لِلّٰہِ یَرْفَعْکَ وَلَا تَقْضِیَنَّ
اِلَّا بِعِلْمٍ فَاِنْ اَشْکَلَ عَلَیْکَ
اَمْرٌ فَاسْئَلْ وَلَا تَسْتَحْیِ وَ
اسْتَشِرْ ثُمَّ اجْتَہِدْ فَاِنَّ اللّٰہَ
عَزَّ وَجَلَّ اِنْ یَعْلَمْ مِنْکَ
الصِّدْقَ یُوَفِّقْکَ۔ فَاِنِ الْتَبَسَ
عَلَیْکَ فَقِفْ حَتّٰی تَتَبَیَّنَہٗ اَوْ
تَکْتُبَ اِلَیَّ فِیْہِ۔ وَاحْذَرِ الْھَوٰی
فَاِنَّہٗ قَائِدُ الْاَشْقِیَاءِ اِلَی النَّارِ
وَعَلَیْکَ بِالرِّفْقِ ۔

لاالہ الا اللہ ہے۔ اور وہ (یعنی لا الہ الا اللہ)
ہر ایک پردہ کو جو درمیان اللہ اور اس کے
بندے میں ہو اٹھا دیتا ہے۔ اور پھر کوئی حجاب
گناہ کا بندے اور اللہ کے درمیان قیامت کو
نہیں ہوگا۔ حضرت معاذ نے کہا کہ اگر مجھ سے
ایسی باتوں کی نسبت پوچھا گیا۔ اور فیصلہ
کرنے کی نوبت آئی۔ جس کا مجھے قرآن اور
آپکی سنت سے علم نہ ہو تو پھر میں کیا کروں) آپنے
فرمایا کہ خدا کے حضور گریہ وزاری کرو کہ خدا تمکو عزت
دیگا۔ اور کوئی فیصلہ بجز یقین کے مت کیجیو
اگر ایسی مشکل آپڑی تو لوگوں سے پوچھو اور مشورہ
کرنے سے مت جھجکو اور پھر اپنے اجتہاد سے
بھی کام لو۔ پھر اگر خدا تمہارے میں صدق اور
راستی پائیگا۔ تو تم کو توفیق فیصلہ عطا کریگا۔
اگر کوئی امر تمہارے پر پھر بھی مشکوک رہو تو پھر
ٹھہر جا کہ تجھے کوئی رستہ سوجھے۔ یا میری
طرف لکھ دے اور ہوا و ہوس کی پیروی نہ کیجیو
کیونکہ وہ کمبختوں کو آگ کی طرف لیجاتی ہے۔ اور نرمی اور مدارا کو اپنا شعار رکھنا۔

آپ نے اب حج کا ارادہ فرمایا۔ جس حج کو حجۃ الوداع سے اسلامی دنیا میں
یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اعلان حج کیا گیا۔ اور لوگ اطراف واکناف عرب سے

Marfat.com

مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ہفتہ کے روز تیئیس ذیقعدہ اور ایک روایت میں پچیس ذیقعدہ کو مدینہ سے نکلکر باہر خیمہ زن ہوئے۔ اور اس سفر میں تمام ازواج مطہرات کے علاوہ ایک سو چوبیس ہزار لوگ ہمرکاب حضور والا تھے لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لک لا شریک لک لبیک کے نعرے زمین سے اُٹھکر آسمان سے ٹکرا رہے تھے۔ یہ قافلہ وارد مکہ ہوا۔ اور طواف کے بعد جمعرات کے دن زوال شمس کے وقت آپ منے کو تمام حاجیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اور ظہر عصر مغرب و عشا وہاں ہی ادا کی اور وہاں ہی رات کو شب باش ہوئے۔ علی الصباح جب سورج نکل آیا۔ آپ عرفات کو تشریف لیگئے۔ اور اپنے خیمہ میں جو عرفات کے ایک کونہ پر نصب تھا فروکش ہوئے۔ جب سورج ڈھل گیا غسل کیا۔ اور داخل عرفات ہو کر مندرجہ ذیل خطبہ آپ نے فرمایا۔

چھبیسواں خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ	سب تعریفیں اللہ کی ہیں۔ ہم اسکی تعریف کرتے ہیں
وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَتُوْبُ اِلَیْہِ وَنَعُوْذُ	اسی سے مدد اور معافی چاہتے اور اس کی طرف رجوع
بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّئٰتِ	کرتے ہیں ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور بُرے
اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ	اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں جسکو
لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ	خدا ہدایت دے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسکو
لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ	وہ گمراہ کرے اسکو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ	کہ کوئی معبود بجز خدا کے نہیں وہ اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ	نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کا رسول اور بندہ ہے

Marfat.com

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللهِ بِتَقْوَى اللهِ
وَأَحُثُّكُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِطَاعَتِهِ
وَأَسْتَفْتِحُ اللهَ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ
أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ اِسْمَعُوا
مِنِّي أُبَيِّنْ لَكُمْ فَإِنِّي لَا
أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَلْقَاكُمْ
بَعْدَ عَامِي هٰذَا فِي مَوْقِفِي
هٰذَا۔ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ
وَأَوَّلُ رِبًا أَبْدَءُ بِهِ رِبَا الْعَبَّاسِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنَّ دِمَاءَ
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ۔ وَأَوَّلُ
دَمٍ أَبْدَءُ بِهِ دَمُ حَارِثِ بْنِ
رَبِيعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ۔ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا
فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَهُ بَنِي هُذَيْلٍ
فَهُوَ أَوَّلُ مَا أَبْدَءُ بِهِ مِنْ دِمَاءِ
الْجَاهِلِيَّةِ۔ وَإِنَّ مَآثِرَ
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ غَيْرَ
السِّدَانَةِ وَالسِّقَايَةِ۔ وَالْعَمْدِ

اے لوگو میں خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا
ہوں۔ اور میں تمکو اپنے اعمال میں اس کی
فرمانبرداری کی تحریک کرتا ہوں۔ اور خدا سے
بہترین فیصلہ کی درخواست کرتا ہوں۔ اسکے
بعد اے لوگو میں جو تمہارے پاس بیان کرتا
ہوں اسکو سنو۔ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے
بعد میں تمکو اسجگہ اور اس مقام پر ملوں یا نہ
ملوں۔ اے لوگو جاہلیت کے سب سود موقوف
کیئے گئے ہیں۔ اور پہلا سود جس کو میں موقوف
کرتا ہوں۔ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہی
اور پہلا خون جس کو میں بیان کرتا ہوں
حارث بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب
کا ہے۔
اس نے بنی لیث کا دودھ پیا اور بنو
ہذیل نے اس کو قتل کیا۔ پس پہلا
خون جاہلیت کا ہے۔ جس کو میں موقوف
کرتا ہوں)
جاہلیت کی تمام رسوم منسوخ بجز
رسم خدمت حجاج اور سقائی کے یعنی
پانی پلانے کے۔

بقیہ خطبۃ حجۃ الوداع

قَوَدٌ وَشِبْهُ الْعَمَدِ مَا قُتِلَ
بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ۔ فِيْهِ مِائَةُ
بَعِيْرٍ۔ فَمَنِ ازْدَادَ فَهُوَ مِنَ
الْجَاهِلِيَّةِ۔ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
الشَّيْطٰنَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُّعْبَدَ
بِاَرْضِكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ رَضِيَ
اَنْ يُّطَاعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ
فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ
فَاحْذَرُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ
فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا
وَاَنَّ الزَّمَانَ اسْتَدَارَ فَهُوَ
الْيَوْمَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ وَاِنَّ
عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اِثْنَا
عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ
يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور قتل عمد کی سزا قصاص ہے یعنی خون کا خون
اگر کوئی لاٹھی یا پتھر سے قتل کرے۔ تو وہ شبہ
عمد ہے۔ جسمیں سو اونٹ دیت ہے، اور جو اسپر زیادہ
کرے وہ جاہلیت کی رسم ہوگی۔ اے لوگو شیطان
مایوس ہوگیا ہے۔ کہ (اب) تمہاری زمین میں
اسکی پرستش ہو۔ لیکن وہ اس طرح اپنی اطاعت
کی خواہش کریگا کہ تم لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے
اعمال کی پروا نہ کرو۔ تم اس کے (ان حملوں
سے) اپنے دین میں ڈرتے رہو (اور ہوشیار رہو)
اے لوگو۔ مہینہ کو ادھر ادھر کردینا یہ کفر کی
زیادتی ہے۔ اس سے کافر لوگ گمراہ ہوگئے
ایک سال اس کو حلال اور ایک سال اس کو
حرام ٹھہراتے ہیں۔ زمانہ چکر لگاتا ہے۔ وہ آج
ایسا ہی ہے جیسا کہ (اول روز) خدا نے
زمین و آسمان پیدا کئے مہینوں کی گنتی خدا کے
نزدیک بارہ ہی ہے۔ جب سے کہ اُسنے
زمین و آسمان پیدا کئے۔

مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ ثَلٰثَةٌ
چار انیں سے حرمت کے مہینے ہیں۔ تین تو

مُتَوَالِيَاتٍ وَوَاحِدٌ فَرْدٌ -
ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَمُحَرَّمٌ
وَرَجَبُ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى
وَشَعْبَانَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ +
اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لِنِسَائِكُمْ حَقًّا
وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقًّا فَعَلَيْهِنَّ
اَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ غَيْرَكُمْ
وَلَا يُدْخِلْنَ بُيُوتَكُمْ
اَحَدٌ تَكْرَهُونَهُ اِلَّا بِاِذْنِكُمْ
وَلَا يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ
فَاِنْ فَعَلْنَ فَقَدْ اُذِنَ
لَكُمْ اَنْ تَهْجُرُوهُنَّ
فِي الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوهُنَّ
ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ
فَاِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوفِ وَاسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا - فَاِنَّهُنَّ
عِنْدَكُمْ عَوَانٌ لَا
يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا

تو یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور ایک اکیلا ہے۔ تین جو
یکے بعد دیگرے آتے ہیں ذی قعد ذی الحجہ اور
محرم ہیں۔ اور چوتھا ماہ رجب جو جمادی اور شعبان
کے درمیان ہے۔ آگاہ ہو کیا میں نے تم کو پہنچا دیا ہے۔ -
اے لوگو تمہاری عورتوں کے تمہارے پر کچھ حق ہیں
جسطرح کہ تمہارے حق اُنپر ہیں۔ عورتوں کا فرض ہے کہ وہ
تمہارے بستروں اور خوابگاہوں کو تمہارے غیر سے
ملوث نہ ہونے دیں اور کسی ایسے شخص کو جس کو
تم پسند نہیں کرتے تمہارے گھروں میں داخل
نہ ہونے دیں ہاں تمہاری اجازت سے کوئی
حرج نہیں۔ اور انکو لازم ہے کہ کوئی بیحیائی کا کام
نہ کریں۔ اگر وہ بیحیائی کا کام کریں تو میں تمکو اجازت
دیتا ہوں کہ ان کو اپنی خوابگاہوں سے سزا کے
طور علیحدہ کر دو اور انکو مارو بھی۔ مگر ایسا مارنا
جو مضرت رساں نہ ہو یعنی کسی اعضا کو بیکار
نہ کیا جائے۔ پھر اگر وہ بیحیائی سے رک جائیں تو تمہارے
ذمہ انکا روٹی کپڑا ہوگا۔ جو درمیانہ رنگ میں
ہو۔ عورتوں کے لئے بہتری کی وصیت کرو۔
کیونکہ وہ تمہاری مددگار ہیں۔ اور اپنی جان تک
تم کو دے چکی ہیں

Marfat.com

إنما أخذتموهن بأمانة
الله واستحللتم فروجهن
بكلمة - فاتقوا الله في
النساء واستوصوا بهن خيرا -
أيها الناس إنما المؤمنون
إخوة ولا يحل لامرئ مال
أخيه إلا على طيب نفس ألا
هل بلغت؟ اللهم اشهد
ألا لا ترجعن بعدي كفارا
يضرب بعضكم رقاب بعض
فإني قد تركت فيكم ما إن
أخذتم به لن تضلوا كتاب الله
ربكم - ألا هل بلغت ؟
اللهم اشهد !
أيها الناس إن ربكم
واحد وإن أباكم واحد كلكم
لآدم وآدم من تراب
إن أكرمكم عند الله أتقاكم
وليس لعربي على عجمي فضل
إلا بالتقوى - ألا فليبلغ الشاهد

خدا نے تم کو اپنی امانت دے رکھی ہے اور ایک
خدائی حکم سے ان کی شرمگاہیں تمہارے
پر حلال کی گئی ہیں - پس عورتوں کے معاملہ میں
خدا سے ڈرجاؤ اور انکے لئے بہتری کی وصیت کرو۔
اے لوگو مومن باہم بھائی بھائی ہیں کسی
شخص کو اپنے بھائی کا مال حلال نہیں مگر ہاں اجازت
اے لوگو میں تم کو پہنچا چکا یعنی پیغام حق -
اے خدا گواہ رہو۔
خبردار میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ تم ایکدوسرے
کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ میں نے تمہارے میں ایسی
کتاب چھوڑی ہے کہ اگر اس کو مضبوط کرکے
پکڑو گے تو تم کبھی گمراہ نہ ہوگے - اور وہ تمہارے
رب کی کتاب ہے - لوگو میں تم کو پیغام حق
پہنچا چکا - اے خدا گواہ رہو۔
اے لوگو تمہارا خدا ایک ہے اور تمہارا باپ
بھی ایک ہے - تم تمام آدم کی اولاد ہو - اور
آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے - خدا
کے نزدیک وہی بزرگ ہے جو زیادہ متقی ہے
عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں - مگر ہاں
تقوی اور خشیۃ اللہ سے - دیکھو حاضر لوگ

اَلْغَائِبَ + !	غیر حاضروں کو میرا پیغام پہنچادیں۔
اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ	اے لوگو خدا نے ہر ایک وارث کے لئے
قَسَمَ لِکُلِّ وَارِثٍ نَصِیْبَہٗ مِنَ	اس کا حصّہ میراث مقرر کردیا ہے۔ اور اس
الْمِیْرَاثِ وَلَا یَجُوْزُ وَصِیَّۃٌ فِیْ	کی وصیت ثلث مال سے زیادہ کی جائز نہیں
اَکْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ۔ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ	ہے۔ بچہ باپ کا ہے اور زانی کے لئے پتھر
وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ ؕ	ہے۔ یعنی رجم۔
مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ	جو اپنے باپ کو چھوڑکر اور کو باپ بنالے
تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْہِ فَھُوَ مَلْعُوْنٌ	اور اپنے آقا کو چھوڑکر اور کو آقا بنالے۔ وہ
لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّعَدْلًا	ملعون مردود ہے۔ خدا اس سے کوئی قبول نہیں
وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ	کریگا۔ خدا کا سلام اور رحمت تم پر ہو۔

ستائیسواں خطبہ

روی عن انس بن مالک	انس بن مالک سے روایت ہی کہ ہمکو رسول اللہ
رضی اللہ عنہ قال خطبنا	صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا کہ خدا ایسے شخص
رسول اللہ صلعم نصر اللہ امرءً	کی مدد کرے جو میری باتوں کو سنے اور ان کو
سمع مقالتی فحفظھا ووعاھا	محفوظ رکھے اور پھر ان لوگوں کو پہنچائے
وبلغھا من لم یسمعھا ثم ذھب	جنہوں نے نہیں سُنا۔ اور پھر وہ اسیطرح ایسے
بھا الی من لم یسمعھا فرب	جنہوں نے نہیں سُنا وہ بھی پہنچادے۔ اکثر حامل فقہ
حامل فقہ لا فقہ لھا ورب	تو ہیں خود تو نہیں سمجھتے اور اکثر ایسے بھی
حامل فقہ لمن ھو افقہ منہ	حامل فقہ ہوتے ہیں جو اپنے سے زیادہ
	سمجھدار کو بات پہنچاتے ہیں۔

Marfat.com

اٹھائیسواں خطبہ

عن ابن عباد قال كان الذى يصرخ فى الناس بقول رسول الله صلعم وهو على غرفة ربيعة بن امية ابن خلف يقول له رسول الله -
قل ايها الناس ان رسول الله يقول هل تدرون اى شهر هذا يقولون الشهر الحرام فيقول قل لهم ان الله قد حرم عليكم دماءكم واموالكم الى ان تلقوا ربكم كحرمة شهركم هذا قال قل ان رسول الله يقول ايها الناس فهل تدرون اى بلد هذا - فيصرخ فيقولون البلد الحرام فيقول قل ان الله حرم عليكم دماءكم واموالكم الى ان تلقوا ربكم كحرمة بلدكم هذا ثم قال قل ايها الناس هل تدرون اى يوم هذا فقال لهم فقالوا يوم الحج الاكبر

عبادہ سے روایت ہے کہ جو شخص لوگوں تک رسول اللہ کی بات پکار کر عرفات کے دن پہنچاتا تھا وہ ربیعہ بن امیہ ابن خلف تھا۔ آنحضرت نے اسکو فرمایا لوگوں سے کہو کہ رسول اللہ فرماتے ہیں۔

تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے کہا کہ شہر الحرام ہے۔ پھر آپنے فرمایا۔ کہ ان سے کہدو۔ کہ جس طرح یہ مہینہ حرمت کا ہے۔ اسیطرح تمہارے پر ایک دوسرے کا خون اور مال قیامت تک حرام ہے۔

پھر آپ نے فرمایا لوگوں سے پوچھو کہ تم جانتے ہو۔ یہ کونسا شہر ہے ربیعہ نے چلا کر پوچھا لوگوں نے کہا کہ حرمت والا شہر آپنے فرمایا کہ ان سے کہو کہ خدا نے تمہارے باہم خون اور مال قیامت تک ایسے ہی حرام کیے ہیں جس طرح کہ اس شہر کی عزت ہے۔ پھر آپنے فرمایا۔ کہ ان سے پوچھو کہ یہ کونسا دن ہے لوگوں نے کہا۔ کہ

حج اکبر کا دن ہے۔

Marfat.com

ثم قُلْ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ	آپ نے فرمایا۔ کہ اُن سے کہو کہ تمہارے مال
أَمْوَالَكُمْ وَدِمَاءَكُمْ إِلَىٰ أَنْ تَلْقَوْا	واموال باہم قیامت تک ایسے ہی قابل
رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا	عزت وحرمت ہیں جس طرح کہ آج کا دن۔

بعض روایات میں آگے یہ الفاظ اور ایزاد کئے گئے ہیں۔

أَلَا فَلْيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ	دیکھو حاضر غیر حاضر کو پہنچا دے کہ میرے
غَائِبَكُمْ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا	بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور تمہارے
أُمَّةَ بَعْدَكُمْ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ	بعد کوئی امت نہیں ہے۔ پھر آپ نے دونوں
حَتّٰى أَنَّهُ لَيُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ	ہاتھ اٹھائے کہ آپکی بغلوں کی سفیدی دکھائی
ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ إِنِّيْ	دیتی تھی۔ پھر کہا اے اللہ گواہ رہو۔ کہ
قَدْ بَلَّغْتُ۔	میں پہنچا چکا۔

لوگوں سے آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا۔

أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟	کیا میں پہنچا چکا یا نہیں۔

سب بول اُٹھے کہ نَعَمْ نَعَمْ یارسول اللہ۔ سب نے کہا کہ ہاں ہاں

پھر آپ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ — اے اللہ گواہ رہو۔

انہیں خطبوں میں یہ الفاظ بھی صحیح مسلم کے قابل توجہ ہیں جو آپ نے ارشاد فرمائے۔

إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ	اگر کوئی نک کٹا حبشی بھی تمہارے پر حاکم
مُجَدَّعٌ أَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ	ہو اور تم کو کتاب اللہ پر چلائے تو اس کی
اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَأَطِيْعُوْا +	سننا اور اطاعت کرنا۔

اسلام کے اولین فرائض کی نسبت فرمایا۔

Marfat.com

اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ اپنے اسکی پرستش کرو۔ پانچوں نمازیں اور وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَطِيْعُوْا اِذَا رمضان کے روزے ادا کرو۔ میرے احکام اَمَرْتُكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ کی اطاعت کرو۔ اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (زاد المعاد)

اسی دن آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ کا بڑے زور سے اعلان کیا گیا اور تمام دنیا کے سامنے تکمیل دین کی خوشخبری پہنچائی گئی۔

اب رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین فخر الاولین و الآخرین احمد مجتبٰے محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ان خطبات کے بعد اپنی امت اور حاضرین کو الوداع فرمایا۔ اور قربانی کے سو اونٹ جو تھے ان میں سے بعض کو آپ نے خود ذبح کیا اور باقی حضرت علی علیہ السلام کے سپرد کئے اور ان کا گوشت پوست سب کو خیرات کرنے کی ہدایت فرمائی ہے کہ مزدوری بھی الگ دی جائے۔ معمر بن عبد اللہ بلوا کر آپ نے سر مبارک کے بال منڈوائے ابو طلحہ اور اس کی بیوی ام سلیم کو فرط محبت سے کچھ آپ نے بال مرحمت فرمائے۔ اور باقی ابو طلحہ نے مسلمانوں میں دو دو اور ایک ایک تقسیم کئے۔ چاہ زمزم پر آپ تشریف لائے اور حضرت عباس کے ہاتھ سے پانی کھڑے کھڑے نوش فرمایا۔

غرضیکہ ۱۲ تاریخ ذی الحجہ تک جو ایام تشریق ہیں منیٰ میں رمی الجمارہ فرماتے اور ۱۳ تاریخ کو خانہ کعبہ کا آخری طواف کر کے وہیں نماز صبح ادا کی۔ اور قافلوں کو واپسی کا حکم دیا۔ اور خود بھی بنفس نفیس مع انصار و مہاجر عازم طیبہ ہوئے

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید

Marfat.com

رستہ میں ایک مقام خُم پر پہنچکر آپ نے ایک تالاب کے کنارے ایک خطبہ فرمایا۔ اس واسطے اس خطبہ کو لوگ خم غدیر کے خطبہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔

انتیسواں خطبہ

اما بعد ایھا الناس فانما	حمد و ثنا کے بعد۔ لوگو! میں ایک آدمی ہوں
انا بشر یوشک ان یاتی	ممکن ہے کہ میرے پاس خدا کا فرستادہ آجائے
رسول ربی فاجیب وانا	(یعنی فرشتہ موت) اور مجھے قبول کرنا ہے۔
تارک فیکم الثقلین	میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑتا ہوں۔
اولھما کتاب اللہ	اول کتاب اللہ اسمیں ہدایت اور نور ہے۔ تم
واستمسکوا بہ	لوگ کتاب اللہ کو خوب زور سے پکڑو۔ اور اسی
واھل بیتی اذکرکم	سے تمسک کرو۔ دوسرے میرے اہل بیت
فی اھل بیتی۔	کے معاملہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں۔

آخر کا جملہ آپ نے مکرر سہ کرر فرمایا۔

بعض کتب احادیث میں جیسے ترمذی اور طبری ہیں اُن میں ایسے الفاظ بھی اس خطبہ میں مروی ہیں۔ جن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی منقبت کی گئی ہے۔ چنانچہ ابو سعید کی روایت اس طرح ہے۔

عن ابی سعید قال شکا الناس علی	ابو سعید سے روایت ہے کہ لوگوں نے علی بن
ابن ابی طالب فقام رسول اللہ	ابی طالب کی شکایت کی تو رسول اللہ صلعم
خطیبا فسمعتہ یقول یا ایھا	نے خطبہ پڑھا۔ میں نے سُنا کہ آپ نے فرمایا۔ اے
الناس لا تشکوا علیا فو اللہ	لوگو علی کی شکایت مت کرو۔ خدا کی قسم

Marfat.com

انہ لاخشی الناس فی سبیل اللہ۔ — وہ خدا کی راہ میں لوگوں سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔

ان روایتوں میں ایک فقرہ ایسا ہے جو امامیہ اور اہل سنت میں مشترک طور پر مسلم ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ۔ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔ — جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کا محبوب ہے، اے خدا جو علی کو اپنا دوست سمجھے اس کو تو بھی دوست رکھ۔ اور جو اس سے عداوت کرے تو بھی اس سے عداوت کر۔

دراصل حضرت علی یمن کے حاکم مقرر کر کے بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ آپ وہاں کے لوگوں کے ہمراہ ہی آکر حجۃ الوداع حضور علیہ السلام کے شامل ہوئے وہاں کوئی ایسا معاملہ پیش آیا۔ کہ جس سے حضرت علی سے آپ کے ہمراہی ناراض ہوئے اور آنحضرت سے انہوں نے شکایت کی تو آپ نے شکایت کرنیوالوں کو صاف فرما دیا۔ کہ علی کو اس سے زیادہ حق پہنچتا تھا۔ اسی غرض سے یہ خطبہ راستہ میں ہی آپ نے غدیر خم پر فرمایا۔ جسکو صاحب سیرۃ حلبیہ نے اس طرح نقل کیا ہے۔

تیسواں خطبہ

اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْشَكُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاِنِّیْ مَسْئُوْلٌ وَاَنْتُمْ مَسْئُوْلُوْنَ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ — اے لوگو میں تمہارے جیسا آدمی ہوں مجھے قریب ہے کہ اللہ کیطرف سے بلاوا آئے اور مجھے قبول کرنا ہوگا۔ اور (دیکھو) کہ میں بھی اور تم بھی پوچھے جاؤ گے۔ تم کیا کہو گے لوگوں نے کہا کہ ہم گواہی دینگے۔ کہ آپ نے ہمکو پیغام حق کا پہنچا دیا

وَجَهَدْتَ وَنَصَحْتَ فَجَزَاكَ
اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ صلعم اَلَيْسَ
تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَاَنَّ جَنَّتَهٗ حَقٌّ وَنَارَهٗ حَقٌّ
وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَاَنَّ الْبَعْثَ
حَقٌّ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَنَّ السَّاعَةَ
اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ
يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔
قَالُوْا بَلٰى نَشْهَدُ۔ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اشْهَدْ الحديث
ثُمَّ حَضَّ عَلَى التَّمَسُّكِ بِكِتَابِ
اللّٰهِ وَوَصّٰى بِاَهْلِ بَيْتِهٖ اَیْ فَقَالَ
اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ
كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلَ بَيْتِيْ
وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ
الْحَوْضَ وَقَالَ فِيْ حَقِّ عَلِيٍّ
كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ لَمَّا كَرَّرَ عَلَيْهِمْ
اَلَسْتُ اَوْلٰى بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ
ثَلَاثًا وَهُمْ يُجِيْبُوْنَهٗ صلعم

و خوب کوشش سے پہنچایا اور آپنے ہمکو نصیحت کی
اللہ آپ کو اس کی جزا خیر دے۔ پھر آپنے فرمایا۔
کہ کیا تم اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ بجز
خدا کے اور کوئی معبو نہیں اور محمد اسکا بندہ اور رسول ہے
اور جنت اور دوزخ حق ہیں اور موت
حق ہے۔ اور موت کے بعد جی اٹھنا
حق ہے۔ اور قیامت آنے والی ہے۔
جس میں کچھ شک نہیں اور لوگ قبروں
سے اٹھائے جائینگے۔ سب نے کہا
کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم سب ان
باتوں کا اثبات میں جواب دیتے ہیں۔
تب آپنے فرمایا۔ کہ اے اللہ گواہ رہو جیسا
کہ حدیث میں ہے۔ پھر آپ نے لوگوں کو
قرآن پر عملدرآمد کی طرف تحریص دلائی اور
اپنے اہل بیت کی نسبت وصیت کی یعنی یہ فرمایا
کہ میں تمہارے میں دو بھاری چیزیں کتاب اللہ اور اہل
بیت کو چھوڑتا ہوں۔ یہ دونوں باہم جدا نہیں
ہونگے حتی کہ وہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں
پھر آپنے حضرت علی کی نسبت کچھ مکرر سہ کرر فرمایا
اور پھر آپنے تین دفعہ فرمایا کہ کیا میں تم پر تمہارے نفسوں

بالتَّصْدِیْقِ وَالْاِعْتِرَافِ وَرَفَعَ	سے زیادہ محبوب نہیں ہوں سب نے اقرار کیا اور اعتراف
صلعم یَدَ علیؑ کرم اللہ وجہہٗ وَ	کیا۔ اور حضرت علی کا ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ جس کا
قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ	میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے
اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ	اے اللہ جو اس کو دوست بناوے تو بھی اسکو دوست
عَادَاہُ وَاَحِبَّ مَنْ اَحَبَّہٗ وَاَبْغِضْ	ٹھہرا۔ اور جو اس سے دشمنی کرے تو بھی اس کا
مَنْ اَبْغَضَہٗ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہٗ وَ	دشمن ہو۔ جو اس کو محبوب رکھے اس کو اپنا محبوب
اَعِنْ مَنْ اَعَانَہٗ وَاخْذُلْ مَنْ	بنا اور جو شخص اس سے دشمنی کرے تو بھی اس کا
خَذَلَہٗ وَاَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ	دشمن ہو جو اسکی مدد کرے تو اس کی مدد کر جو
دَارَہٗ۔ (جن فقرات کے نیچے خطوط ہیں انکو بعض صحیح مانتے ہیں اور بعض الحاقی ۱۲)	اسکی اعانت کرے تو بھی اس کی اعانت کر جو اسکو

ذلیل کرے تو بھی اسکو ذلیل کر۔ اور حق کو اسی طرف پھیر دے جسطرف کہ یہ پھرے

اگرچہ ہمارے امامیہ احباب تو عمرو بن العاص کی نسبت کچھ اور ہی فرماتے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ انہوں نے نہایت شرح صدر سے یہ چند ابیات حضرت علی کی خدمت میں بطور تہنیت پیش کئے۔

بآل محمد عرف الصواب	آل محمدؐ میں نیکی کا ہونا صاف بات ہے چھپی
وفی ابیاتھم نزل الکتاب	نہیں انہیں کے گھروں میں کتاب اللہ نازل ہوئی ہے
وھم حجج الالہ علی البرایا	وہ خلق اللہ میں اس کی حجت ہیں۔ ان
بھم وبجدھم لایستراب	میں اور انکے دادا کی بزرگی میں کسیکو شک نہیں
ولا سیما ابوحسن علی	بالخصوص ابوحسن علی۔ اس کا لڑائی میں وہ
لہ فی الحرب مرتبۃ تھاب	درجہ ہے۔ کہ جس سے دشمن کانپتا ہے۔
طعام سیوفہ مھج الاعادی	دشمنوں کی جانیں اس کی تلواروں کا کھانا۔

Marfat.com

وفیض دم الرقاب لھا شراب	اور ان کی گردنوں کا خون اس کا پانی ہے
وضربتہ کبیعتہ بخم	اس کی ضرب کے سامنے گردنیں ایسی جھکتی ہیں
معاقدھا من القوم الرقاب	اور عہد و پیمان رکھتی ہیں جیسا کہ بیعت

خم کے وقت قوم کی گردنیں جھک گئیں۔

علی الدر والذھب المصفیٰ	علی در یگانہ اور خالص سونا ہے۔ اور
وباقی الناس کلھم تراب	اور لوگ مقابلۃً مٹی ہیں۔
ھو البکاء فی المحراب لیلاً	وہ راتوں کو محراب میں رونے والا اور سخت
ھو الضحاک اذا اشتد الضراب	لڑائی میں بڑا ہنسنے والا ہے۔
ھو النباء العظیم وفلک نوح	وہ نبأ عظیم کشتی نوح اور باب اللہ ہے۔
وباب اللہ وانقطع الخطاب	اس سے زیادہ اور کیا خطاب ہوگا جو دیا جائے

غرضیکہ یہ قدوسیوں کا گروہ حضرت سرور کائنات کے ہمرکاب منازل طے کرتا ہوا مدینہ منورہ کے قریب ذوالحلیفہ میں آکر شب باش ہوئے۔ آفتاب کا نکلنا تھا۔ کہ حضور علیہ السلام کی سواری مدینہ منورہ میں داخل ہوئی۔ اور سواد مدینہ کو ملاحظہ فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ کو زبان مبارک سے دہرایا۔

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ	اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اس کے بغیر کوئی
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک	معبود نہیں۔ وہ یکتا اور لاشریک ہے اور
ولہ الحمد وھو علی کل	اسی کا ملک اور وہی قابل ستائش ہے۔ وہ ہر
شیٔ قدیر۔ ائبون۔ تائبون	ایک چیز پر قادر ہے۔ ہم لوٹتے ہیں توبہ کرتے
عابدون۔ ساجدون۔	اور عبودیت کا اظہار کرتے اور سجدے کرتے۔
لربنا حامدون۔	اپنے خدا کی تعریف کرتے ہوئے۔

Marfat.com

صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ	اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ اپنے بندہ کی نصرت
وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔	کی۔ اور دشمنوں کی جماعتوں کو ایک ایک کر کے

شکست ہوئی۔

اب سنہ ہجری کا آغاز ہوتا ہے۔ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ کی تعمیل حجۃ الوداع میں ہو چکی ہے۔ خدا اور اس کی مخلوق کو اپنی تبلیغ پر گواہ ٹھہرا چکے ہیں۔ لوگ اقرار کر چکے ہیں۔ کہ آپ نے تمام احکام اسلام ہم تک پہنچا دیئے۔ اب جب نبوۃ اپنا فرض ادا کر چکی اللہ تعالیٰ بھی اپنا حکم اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فرما چکا۔ تو آپ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ کے مطابق زیادہ تر تسبیح وتہلیل و استغفار میں بسر فرماتے۔ حجۃ الوداع کے خطبہ میں بھی آپ ارشاد فرما چکے کہ شاید تم مجھ کو اس جگہ پھر آئندہ نہ دیکھ سکو۔

اسی سال آپ غزوہ احد کے شہدا کی قبروں پر جا کر اُن سے بھی اسی طرح وداع ہوئے جسطرح زندوں سے۔ اور انپر نماز جنازہ بھی پڑھی۔ اس کے بعد بھی آپ نے ایک خطبہ میں اپنی رخصت ہونیکا قرب بیان فرمایا۔

تیسواں خطبہ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ نَعٰى	عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت
اِلَيْنَا نَبِيُّنَا وَحَبِيْبُنَا نَفْسَهٗ	صلعم نے ایک مہینہ قبل اپنی رحلت سے اپنے
قَبْلَ مَوْتِهٖ بِشَهْرٍ۔ فَلَمَّا	مرنے کی خبر دی۔ تو ہم اس قرب موت کے
دَنَى الْفِرَاقُ جَمَعَنَا فِيْ بَيْتِ	دنوں میں حضرت ام المومنین عائشہ
اُمِّنَا عَائِشَةَ فَنَظَرَ اِلَيْنَا	صدیقہ کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے

وشدد دفد معت عينه وقال مرحبًا بكم رحمكم الله اواكم الله حفظكم الله رفعكم الله نفعكم الله وفقكم الله سلمكم الله رحمكم الله قبلكم اوصيكم بتقوى الله واوصى الله بكم و استخلفه عليكم واوديكم اليه - اني لكم نذير و بشير لا تعلوا على الله في عباده وبلاده فانه قال لي ولكم تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين - وقال اليس في جهنم مثوى للمتكبرين - فقلنا متى اجلك قال قد دنى الفراق و المنقلب الى الله والى سدرة المنتهى ۵

آپنے ہمکو خوب دیکھا - اور آپکی آنکھوں میں آنسو آگئے - اور فرمایا خوش آمدید - خدا تمپر رحم کرے وہ تمکو اپنی پناہ میں رکھے - خدا تمہارے حافظ ہو - خدا تمہارے مراتب اعلیٰ کرے - خدا تم کو سود مند ٹھہرائے - خدا تمکو نیک اعمال کی توفیق عطا کرے - خدا تم کو سلامت رکھے خدا تمہارے پر رحمت کرے - خدا تمکو قبول فرمائے - میں تم کو تقویٰ اللہ کی نصیحت کرتا ہوں اور تمہارے لئے اس سے (نیکی کی) سفارش کرتا ہوں - اور اسکو تمہارے پر خلیفہ ٹھہراتا ہوں - اور اسکے سپرد کرتا ہوں میں تمہارے لئے بشیر و نذیر ہوکر آیا (دیکھو) خدا کے احکام میں زیادتی مت کرو - اور اسیطرح اسکے بندوں اور شہروں میں زیادتی مت کرو اسنے مجھے اور تمکو یہ فرمایا ہے کہ دار آخرۃ انہیں لوگوں کے لئے ہے - جو کہ زمین میں تکبر اور فساد نہیں کرتے اور انجام کار متقی لوگوں کے لئے کامیابی ہے اور اسنے فرمایا ہے کہ کیا جہنم متکبروں کا ٹھکانا نہیں ہے؟ پھر ہمنے کہا کہ یا رسول اللہ آپکا وصال کب ہوگا - تو آپ نے فرمایا - کہ قریب ہے - اور میں اللہ اور سدرۃ المنتہیٰ کی طرف جانے والا ہوں -

الحاصل آپ ۲۹ صفر ۱۱ھ کو آدھی رات کے وقت جنۃ البقیع میں تشریف

Marfat.com

لے گئے اور واپسی کے وقت جناب کی طبیعت کچھ ناساز ہوگئی۔ یہ رات حضرت میمونہ
کی باری تھی۔ اور بدھ کا دن تھا۔ پانچ روز تو آپ متواتر اس ناسازی طبیعت میں
باری باری ہر ایک بی بی کے گھر تشریف لے جاتے رہے۔ پیر کے روز حضرت عائشہ
کے حجرہ میں تشریف لائے۔ اور ازواج نے اجازت دی کہ آپ یہاں ہی قیام
فرماویں۔ ضعف اس قدر ہوگیا تھا۔ کہ آپ چل نہیں سکتے تھے چنانچہ حضرت علی
اور حضرت عباس آپ کو تھام کر حضرت عائشہ کے حجرہ تک لائے۔

جب تک حضور میں طاقت رہی مسجد میں نماز پڑھانے تشریف لاتے۔
سب سے آخری نماز آپ نے مغرب کی پڑھائی جس میں والمرسلات عرفاً قرات
فرمائی۔ عشا کا وقت آیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ نماز ہو چکی۔ لوگوں نے عرض کی کہ حضور کا
انتظار ہے۔ چنانچہ لگن میں پانی ڈلوا کر آپ نے غسل کیا۔ آپ نے اٹھنا
چاہا تو غش ہوگیا۔ اسی طرح چند بار نماز کی نسبت پوچھا اور غسل کیا۔ مگر
اُٹھنے پر غش آجاتا۔ آخر کار تیسری دفعہ جب اسی طرح غش کے بعد افاقہ ہوا۔ تو
آپ نے فرمایا۔ کہ ابوبکر نماز پڑھائیں۔ اس وقت حضرت عائشہ نے اپنے باپ
کے رقیق القلب ہونے کا عذر کیا۔ مگر آپ نے اپنے حکم کو بحال رکھ کر پھر بھی
یہی حکم دیا۔ کہ ابوبکر نماز پڑھائیں۔ اس کے بعد کئی روز تک آپ کے ضعف
کے سبب ابوبکر ہی نماز پڑھاتے رہے۔ وفات سے پانچ روز پہلے آپ
کی طبیعت میں کچھ سکون ہوا۔ آپ نے سات مشکیزوں سے غسل فرمایا۔ اور
حضرت عباس اور حضرت علی آپ کو تھام کر مسجد میں لائے۔ حضرت ابوبکر
نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ کی آہٹ پا کر حضرت ابوبکر پیچھے ہٹ گئے
آپ نے اشارہ سے روکا۔ اور کھڑے رہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ حضرت

ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے اور جماعت پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور نے ایک خطبہ دیا۔

اکتیسواں خطبہ

عَنْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ۔ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ۔ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ قَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا لَهٗ وَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدٍ يُّخَيَّرُ وَيَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا	ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ کہ ایک بندہ ہے۔ کہ اسکو خدا نے اختیار دیا ہے۔ کہ خواہ وہ دنیا اور اسکی مافیہا کو قبول کرے۔ اور خواہ وہ اسکو قبول کرے جو اللہ کے پاس ہے۔ اس بندہ نے جو خدا کے پاس ہے اسکو قبول کیا (اس بات کو سنکر) ابوبکر رو پڑے اور کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ (راوی کہتا ہے) ہم نے ابوبکر کے اس کلمہ سے تعجب کیا اور کہا کہ اس بوڑھے کو دیکھو کہ آنحضرت صلعم تو کسی ایک آدمی کا ذکر کرتے ہیں۔ اور یہ کہتا ہے۔ فدیناک بآبائنا وامہاتنا
فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ) فقم رَسُوْلُ اللّٰهِ	پھر اس نے یعنی ابوبکر نے کہا کہ وہ مختار خود حضور ہی ہیں (راوی کہتا ہی کہ ابوبکر ہم سب سے نبوۃ کی ادا کو سمجھنے والا تھا) آنحضرت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَ مَالِهٖ - وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ خَوْخَةٌ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ

صلے اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جس کے مال اور صحبت کا سب سے زیادہ میں ممنون ہوں۔ وہ ابوبکر ہے۔ اگر میں کسی کو دوست بناتا۔ تو ابوبکر ہی تھا۔ مگر اسلامی اخوۃ دوستی سے کہیں زیادہ ہے۔ کوئی دریچہ مسجد کی طرف بجز ابوبکر کے دریچے کے نہ رہنے پائے۔

بتیسواں خطبہ

عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَهْ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاصِبًا رَأْسَهٗ اِلَى الصُّبْحِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ - فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَفَرَّجَ النَّاسُ فَعَرَفَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَّ النَّاسَ لَمْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ اِلَّا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَنَكَصَ عَلٰى مُصَلَّاهُ - فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدَهٗ فِيْ ظَهْرِهٖ

ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے۔ کہ جب دوشنبہ کا دن تھا۔ تو آنحضرت صلعم صبح نماز کو سر کو باندھے ہوئے تشریف لائے۔

اور ابوبکر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ جب رسول اللہ تشریف لائے تو لوگ کشادہ ہو گئے۔ ابوبکر نے جان لیا کہ لوگ آنحضرت صلعم کی خاطر کشادہ ہوئے ہیں)

اور وہ اپنی نماز کی جگہ سے پیچھے کو لوٹے

آنحضرت نے ابوبکر کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا

وَقَالَ صَلِّ بِالنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صلعم اِلٰى جَنْبِهٖ فَصَلّٰى قَاعِدًا
عَنْ يَمِيْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ
مِنَ الصَّلٰوةِ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ
وَكَلَّمَهُمْ رَافِعًا صَوْتَهٗ
حَتّٰى خَرَجَ صَوْتُهٗ مِنْ بَابِ
الْمَسْجِدِ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ
سُعِّرَتِ النَّارُ وَاَقْبَلَتِ
الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا تَمْسِكُوْنَ شَيْئًا
اِنِّيْ لَمْ اُحِلَّ اِلَّا مَا اَحَلَّ لَكُمُ
الْقُرْاٰنُ وَاِنِّيْ لَمْ اُحَرِّمْ عَلَيْكُمْ
اِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْقُرْاٰنُ۔
فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
مِنْ كَلَامِهٖ قَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَاكَ قَدْ
اَصْبَحْتَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ وَفَضْلِهٖ
كَمَا تُحِبُّ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وَخَرَجَ
اَبُوْبَكْرٍ اِلٰى اَهْلِهٖ

اور فرمایا لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ اور خود حضور ابوبکر
کے پہلو میں بیٹھ گئے اور ابوبکر کی سیدھی طرف
آپ نے نماز پڑھی۔ جب نماز سے
فارغ ہوئے۔ تو آنحضرت لوگوں سے مخاطب اور
متوجہ ہوئے۔ اور بڑی اونچی آواز سے
لوگوں سے باتیں کیں یہاں تک کہ آپ
کی آواز مسجد کے دروازہ سے باہر سنائی دیتی
کہ لوگو دوزخ بھڑکائی گئی ہے اور فتنے اندھیری
رات کے ٹکڑوں کی طرح آتے دکھائی دیتے
ہیں۔ اور اللہ کی قسم میں نے تمکو کوئی چیز نہیں
دی۔ اور نہیں حلال کی مگر وہی جو قرآن نے
حلال کی اور میں نے تمہارے پر کوئی چیز حرام
نہیں کی مگر وہی جو قرآن نے حرام کی۔
جب آنحضرت صلعم اپنی کلام سے فارغ
ہوئے تو ابوبکر رض نے کہا یا رسول اللہ میں
دیکھتا کہ آپ خدا کے فضل اور اس کی نعماء
سے مالامال ہو گئے۔ جیسا کہ آپ چاہتے
تھے۔ اس کے بعد آنحضرت داخل
حجرہ ہو گئے اور ابوبکر رض اپنے گھر کو
سدھارے۔

Marfat.com

تینتیسواں خطبہ

عن ابن عباس عن اخیه
الفضل بن عباس قال
جاءنی رسول الله فخرجت
الیه فوجدته موعوکا قد
عصب راسه فقال خذ بیدی
یا فضل فاخذت بیده حتی
جلس علی المنبر ثم قال ناد
فی الناس فاجتمعوا الیه فقال
اما بعد ایها الناس فانی احمد
الیکم الذی لا اله الا هو و
انه قد دنا منی حقوق من
بین اظهرکم فمن کنت
جلدت له ظهرا فهذا
فلیستقد منه ومن کنت
شتمت له عرضا فهذا
عرض فلیستقد منه الا و
ان الشحناء لیست من
طبعی ولا من شانی وان

فضل بن عباس کہتے ہیں کہ میرے پاس
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
میں آپکو دیکھکر باہر نکل آیا۔ میں نے دیکھا
کہ آپ کو بخار ہے۔ آپ سر کو پٹی باندھے ہوئے
ہیں۔ آپنے فرمایا کہ فضل میرا ہاتھ پکڑ لے
میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا تا کہ آپ منبر پر
بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا۔ کہ لوگوں کو بلاؤ چنانچہ
لوگ آ گئے آپنے فرمایا کہ لوگو میں تمہارے
سامنے اس معبود برحق کی تعریف کرتا ہوں
جس کے بغیر اور کوئی معبود نہیں ہے۔
میں دیکھتا ہوں کہ مطالبہ حقوق کا وقت
قریب آگیا ہے۔ پس جس کو میں نے
کوڑا مارا ہو میری پیٹھ موجود وہ آگے
نکل آئے (اور کوڑا مار لے) اور جس
کی میں نے آبروریزی فحش بات سے
کی ہو۔ وہ بھی آگے نکل کر (اپنا بدلہ) لے
دیکھو بخل میری طبیعت میں نہیں۔ اور
نہ ہی میری شان ہے

Marfat.com

أَحَبُّكُمْ إِلَيَّ مَنْ أَخَذَ مِنِّي حَقًّا
إِنْ كَانَ لَهُ أَوْ حَلَّلَنِي فَلَقِيتُ
اللّٰهَ وَأَنَا طَيِّبُ النَّفْسِ۔ وَقَدْ
أَرَىٰ أَنَّ هٰذَا غَيْرُ مُغْنٍ عَنِّي
حَتَّىٰ أَقُومَ فِيكُمْ مِرَارًا

تم میں سے وہ شخص میرا محبوب ترین ہے جو
اپنا حق مجھ سے لے لے یا مجھ کو معاف کرے
تاکہ میں اپنے اللہ سے ہلکا پھلکا خوش خوش
ملاقات کروں۔ میں یقیناً دیکھتا ہوں کہ مطالبہ
حقوق مجھ سے ضرور ہوگا خواہ کتنی مدت
میں تم میں رہوں۔

چونتیسواں خطبہ

قَالَ الْفَضْلُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ فَجَلَسَ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَعَادَ لِمَقَالَتِهِ الْأُولَى
فِي الشَّحْنَاءِ وَغَيْرِهَا فَقَامَ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي عِنْدَكَ
ثَلَاثَةَ دَرَاهِمَ قَالَ أَعْطِهِ يَا
فَضْلُ فَأَمَرْتُهُ فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ
شَيْءٌ فَلْيُؤَدِّهِ وَلَا يَقُلْ
فُضُوحُ الدُّنْيَا أَلَا إِنَّ
فُضُوحَ الدُّنْيَا أَيْسَرُ مِنْ
فُضُوحِ الْآخِرَةِ۔ فَقَامَ

فضل کہتے ہیں پھر آپ (منبر سے) اترے
اور ظہر کی نماز پڑھی پھر دوبارہ منبر پر بیٹھے
اپنی پہلی بات شحناء وغیرہ کا اعادہ کیا۔ ایک
آدمی اٹھا اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے آپ
کے ذمہ تین درہم ہیں۔
آپ نے فضل سے کہا کہ اس کو دیدو چنانچہ
میں نے دیدئیے اور وہ آدمی بیٹھ گیا پھر فرمایا
جس شخص کے پاس کوئی چیز ہو (امانت ہو یا
کچھ اور) وہ بھی ادا کردے۔ اور دنیا کی فضیحت
کا کچھ خیال نہ کرے۔ دیکھو دنیا کی رسوائی
عاقبت کی رسوائی سے بہت آسان
ہے۔

Marfat.com

رجلٌ فقال يا رسول الله۔
عندي ثلاثة دراهم غللتها
من سبيل الله قال ولم غللتها
قال كنت اليها محتاجا۔ قال
يأخذها منه يا فضل ثم قال
يا ايها الناس من خشي من نفسه
شيئا فليقم ادع له فقام رجلٌ
فقال يا رسول الله اني لكذّابٌ
اني لفاحشٌ واني لنؤومٌ
فقال اللهم ارزقه صدقا
وايمانا واذهب عنه النوم
اذا اراد ثم قام رجلٌ
فقال والله يا رسول الله
اني لكذّابٌ واني لمنافقٌ
وان شيءٌ الا جنيته فقام
عمر بن الخطاب فقال
فضحت نفسك ايها الرجل
فقال النبي صلى الله
عليه وسلم يا ابن الخطاب
فضوح الدنيا اهون من

ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول
اللہ میرے پاس تین درہم ہیں جو خدا کے
رستے میں خرچ کرنے سے میں نے چھپا رکھے
ہیں۔ آپنے فرمایا کہ تمنے کیوں چھپائے۔
اسنے کہا کہ مجھے انکی ضرورت تھی۔ آپنے فرمایا کہ
فضل اس سے (وہ درہم) لے لو۔ پھر آپنے فرمایا
کہ اے لوگو اگر کسیکو اپنے نفس سے کچھ ڈر ہو (یعنی
اپنے نفس کی برائیوں سے مجبور ہو) وہ کھڑا ہو تاکہ
میں اس کے لئے دعا کروں۔ ایک آدمی کھڑا ہوا
اور کہا یا رسول اللہ میں بہت جھوٹ بولتا۔
بیحیائی کا کلام کرتا اور بہت سونے والا ہوں۔
آپنے فرمایا ای اللہ اسکو سچائی کی توفیق اور ایمان کا نور
عطا فرما۔ اور اس کی نیند کو کھودے جبکہ وہ جاگے
پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ
میں بہت جھوٹا اور منافق ہوں میں نے
کوئی گناہ نہیں چھوڑا حضرت عمر نے کھڑے
ہوکر کہا کہ بھلے مانس تو نے (یہ باتیں کہکر) اپنی
آپکو رسوا کیا۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا اے
خطاب کے بیٹے دنیا کی رسوائی عاقبت
کی رسوائی سے آسان تر ہے (آپنے دعا کے

Marfat.com

نُضُوْحِ الْاٰخِرَۃِ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ صِدْقًا وَّاِیْمَانًا وَّصَیِّرْ اَمْرَہٗ اِلٰی خَیْرٍ فَقَالَ عُمَرُ کَلِمَۃً فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ مَعِیْ وَاَنَا مَعَ عُمَرَ

کے طور پر اس شخص کے لئے فرمایا) اے اللہ اس کو سچائی اور ایمان عطا فرما اور اس کا معاملہ بالخیر انجام کو پہنچا اس دعا کو حضرت عمر نے سنکر فرمایا) کہ ہاں کہتا جا (حضرت عمر نے یہ اسواسطے فرمایا۔ کہ رحمۃ للعالمین جبکہ دعا فرما رہے ہوں۔ تو پھر اپنی برائیاں بیان کرنے میں کمی مت کر کہتا چلا جا) حضرت عمر کے اس بات کے کہنے سے آنحضرت صلعم ہنس پڑے۔ اور فرمایا کہ عمر میرے ساتھ اور میں عمر کے ساتھ ہوں غالباً یہ قبر کی پیشگوئی ہے کہ اب بھی میرے ساتھ اور بعد از موت بھی

صاحب سیرۃ حلبیہ نے ایک اور خطبہ انہیں ایام بیماری کا نقل کیا ہے۔ جو ہم یہاں لکھتے ہیں۔ اور اس کا سبب یوں بیان کیا ہے۔ کہ جب حضور کی بیماری نے طول پکڑا تو انصار بیتابانہ مسجد کے آس پاس چکر لگاتے اور آپ کی خیریت کی آرزو رکھتے کہ سنی جائے۔ چنانچہ آپ کی اس حالت کو حضرت علی حضرت عباس اور حضرت فضل نے حضور کی خدمت میں بیان کیا۔ چنانچہ آپ حضرت علی پر سہارا لئے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور حضرت عباس اور فضل بھی آگے آگے جارہے تھے۔ آپ سب سے نیچی زینہ پر منبر کے بیٹھ گئے۔ اور اپنے سر کو پٹی باندھی ہوئی تھی۔ بعد از حمد و ثنا آپنے لوگوں کو مخاطب کیا۔ جو آپ کو دیکھکر جمع ہو گئے تھے۔

پینتیسواں خطبہ

أَيُّهَا النَّاسُ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ
تَخَافُونَ مِنْ مَوْتِ نَبِيِّكُمْ
هَلْ خَلَدَ نَبِيٌّ قَبْلِي فِيمَنْ
بُعِثَ إِلَيْهِ فَأَخْلُدَ فِيكُمْ
أَلَا وَإِنِّي لَاحِقٌ بِرَبِّي وَإِنَّكُمْ
لَاحِقُونَ بِهٖ فَأُوصِيكُمْ
بِالْمُهَاجِرِينَ فِيمَا بَيْنَهُمْ
بِالْخَيْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ وَ
الْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ
السُّورَةَ وَإِنَّ الْأُمُورَ تَجْرِي
بِإِذْنِ اللّٰهِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ
أَمْرٍ عَلَى اسْتِعْجَالِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ
أَحَدٍ وَمَنْ غَالَبَ اللّٰهَ غَلَبَهُ
وَمَنْ خَادَعَ اللّٰهَ خَدَعَهُ فَهَلْ
عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ
تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا
أَرْحَامَكُمْ وَأُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ

اے لوگو۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنی نبی کی
موت سے ہراساں ہو رہے ہو بھلا بتاؤ
تو سہی کہ کوئی نبی جو میرے سے پہلے آئے
ہیں۔ اُن میں سے کوئی اب تک اپنی امت
میں موجود ہے۔ دیکھو میں اپنے رب سے
ملنے والا ہوں۔ میں تمکو اولیں مہاجریں
کے ساتھ حسن سلوک اور انکو بھی باہم
نیکی اور حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں
اللہ تعالی فرماتا ہی والعصر ان الانسان الخ
معاملات خدا کے حکم کے ماتحت جاری و
ساری رہینگے کسی معاملہ میں جو دیر میں
ہونیوالا ہے۔ اس کی نسبت جلدی مت
کرنا۔ کیونکہ اللہ جل شانہ کسی کی جلدی کے
لئے جلد بازی نہیں کرتا۔ جو خدا کی بادشاہت
چاہتا ہی خدا اس کو غالب کریگا۔ جو خدا سے
دھوکا کرتا ہی۔ خدا اس کو اس کی جزا دیگا۔
دیکھو خبردار تم لوگ اگر والی ہوجاؤ تو زمین میں فساد
اور قطع رحم نہیں کرنا۔ میں تم کو انصار سے

خيرًا فانهم الذين تبوّؤا و
والايمان من قبلكم ان
تحسنوا اليهم الم يشاطروكم
في الثمار الم يوسعوا لكم
في الديار الم يؤثروكم
على انفسكم وبهم الخصاصة
الا فمن ولي ان يحكم بين
رجلين فليقبل من محسنهم
وليتجاوز عن مسيئهم - الا
ولا يستأثروا عليهم الا فاني
فرطكم وانتم لاحقون بي
الا وان موعدكم الحوض - الا
فمن احب ان يرده علي غدًا
فليكفف يده ولسانه الا فيما
ينبغي - يا ايها الناس ان الذنوب
تغيّر النعم فاذا برّ الناس
برّت ائمتهم واذا فجر الناس
عقوا ائمتهم -

بہترین سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ انصار
وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے مسلمان ہونے اور تم
کو مکان دینے میں تمہارے ساتھ سبقت کی جبکہ
تمہاری طرف سے اُن کے ساتھ کوئی حسن
سلوک ظہور پذیر نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے
تم کو اپنے پھل پھول میں حصہ دار نہیں
بنایا۔ انہوں نے تمہارے لئے اپنی گھروں کو وسیع
نہیں کیا۔ انہوں نے اپنی جانوں سے تمکو ترجیح
نہیں دی جبکہ وہ خود بھی فقیر اور محتاج تھے دیکھو
اگر تم میں سے کوئی شخص دو آدمیوں میں حاکم ہو تو تمکو چاہیے
کہ اپنے محسن کا (عذر) قبول کرے اور اسکے گناہوں سے
چشم پوشی کرے دیکھو تم انصار پر اپنے آپکو ترجیح مت دو
دیکھو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تم میرے پاس آنیوالے ہو
تمہارا اور میرا وعدہ حوض کوثر پر ملنے کا ہے۔ پس جو
شخص چاہتا ہے کہ مجھ سے حوض کوثر پر ملے پس
چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ (ظلم سے) اور اپنی زبان
(بدگوئی سے) روک لے۔ مگر مناسب امر میں حرج
نہیں۔ لوگو! گناہ (خدا کی نعمتوں کو بدل دیتے ہیں
جب لوگ نیک ہوں تو انکے پیشوا بھی نیک ہوتے ہیں۔ جب لوگ فاجر و فاسق ہوں تو
اُن کے پیشوا بھی (خدا کے) نافرماں ہوتے ہیں

ان خطبات میں حضور نے تمام احکام الٰہی کو وقتاً فوقتاً پورا کیا۔ باوجودیکہ مرض کی شدت ہی۔ مگر حضور اپنی امت کے غم سے دم بھر کے لئے بھی فارغ نظر نہیں آتے۔ اللہ اللہ کیسا استقلال ہے حضرت عائشہ سے روایت ہی۔ کہ جب بیماری کی شدت اور سخت گھبراہٹ تھی۔ آپ کبھی چادر چہرہ مبارک پر ڈالتے اور کبھی اُٹھا دیتے۔ اس گھبراہٹ میں بھی شرک سے بیزاری کا اظہار فرماتے

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى یہود اور نصاریٰ پر خدا کی لعنت کہ انہوں نے اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدگاہ بنالیا۔ یعنی انکو سجدہ کرتے ہیں اور ان کو معبود بناتے ہیں۔

بعض روائتوں میں انہیں ایام کے یہ جملہ بھی مروی ہیں۔

اَخْرِجُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ یہود اور نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔

مرض میں شدت اور تخفیف ہوتی رہی۔ جس دن حضور نے وفات پائی (دوشنبہ) تو اس روز طبیعت کو کسیقدر سکون تھا۔ حضور نے مسجد کی طرف سے پردہ اٹھا کر نمازیوں کو صبح کے وقت دیکھکر تبسم فرمایا۔ اور پھر پردہ ڈالدیا۔ یہ سب سے آخری موقعہ ہے کہ صحابہ نے حضور کی زیارت کی۔ ضعف اس قدر بڑھ گیا تھا۔ کہ آپ اچھی طرح پردہ بھی نہیں ڈال سکے

جوں جوں آفتاب نکلتا آپکی بےچینی اور اضطراب بڑھتا کبھی غش کبھی ہوش آتا حضرت فاطمہ اس حالت کا مشاہدہ کرکے بے اختیار کہہ اٹھتیں واکرب اباہ اس حالت میں اکثر زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلتے مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (ان لوگوں کے ساتھ جنپر خدا نے انعام کیا) اور کبھی فرماتے اللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى (اے خدا بڑے رفیق میں)

Marfat.com